اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے
اصلاحی بیانات کا نایاب تحفہ

مُبلّغات کی ضرورت

جلد اول

مؤلفہ
زوجہ اقبال عطاریہ

زیرِ نگرانی
علامہ محمد اقبال عطاری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

اسلامی بہنوں کے
سنتوں بھرے اصلاحی بیانات کا نایاب تحفہ

مُبلّغات کی ضرورت

جلد اول

مؤلفہ
زوجہ اقبال عطاریہ

زیرِ نگرانی
علامہ محمد اقبال عطاری

ناشر
اکبر بُک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

نام کتاب .... مبلغات کی ضرورت (جلد اوّل)

موضوع .... اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اصلاحی بیانات

مؤلفہ .... زوجہ علامہ محمد اقبال عطاری

باہتمام .... علامہ محمد اقبال عطاری

صفحات 344

کمپوزنگ .... عبدالسلام، قمر الزمان

اشاعت 2010ء

ناشر .... محمد اکبر قادری

قیمت .... 200 روپے

ملنے کے پتے

☆ کراچی اسلامی ورائٹی ہاؤس بوچڑ خانہ روڈ سیالکوٹ

☆ حافظ بک ایجنسی اقبال روڈ سیالکوٹ

☆ اسلامک بک کارپوریشن، اقبال روڈ، راولپنڈی

☆ مکتبہ المجاہد، بھیرہ شریف

☆ الرضا کیسٹ ہاؤس، اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

انتساب

بانی دعوتِ اسلامی، مجدد دین وملت، ریحان ملت
عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخ شریعت، شیخ طریقت
امیر دعوتِ اسلامی، امیرِ اہل سنت مرشدی حضرت علامہ مولانا
ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ
کے نام

زوجہ علامہ محمد اقبال عطاری

عرضِ مصنفہ

اللہ رب العزت عزوجل کا ہم پر کتنا کرم ہے کہ ہمیں اللہ عزوجل نے ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وغلامی سے بہرہ مند فرمایا۔ اور سب سے بڑی نعمت علم عطا فرمایا اور اس کی اشاعت کا بھی موقع عطا فرمایا۔ اللہ عزوجل کی توفیق سے جو بیانات میں نے جمع کیے اس میں میری خصوصی معاونت محترمہ عالمیہ قاریہ تنزیلہ عطاریہ مدرس جامعہ صفیہ عطاریہ پکی کوٹلی اور ان کی چھوٹی بہن باجی رضیہ صاحبہ نے فرمائی ہے۔ اللہ عزوجل ان کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے۔ ہمارے قارئین کو میری یہ کتاب مبلغات کی ضرورت انشاء اللہ بڑی پسند آئے گی۔ اللہ عزوجل میرے تمام معاونین خصوصاً اکبر بک سیلرز لاہور اور محترمہ عالمہ قاریہ باجی فوزیہ بتول پرنسپل جامعہ غوثیہ رضویہ پکا گڑھا اور محترمہ باجی بنتِ فقیر حسین عطاریہ پرنسپل جامعہ منڈیر شریف سیالکوٹ اور تمام دوسرے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

کنیزِ درِ مرشد

زوجہ علامہ محمد اقبال عطاری

مدرس جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات پکی کوٹلی

(سیالکوٹ)

فہرست

تقریظ

محترمہ قاریہ عالمہ بنت فقیر حسین عطاریہ مدظلہ

فاضلہ جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف، گجرات

پرنسپل ومدرس جامعہ آستانہ عالیہ منڈیر خورد سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چشمۂ صدارت وبصیرت اربابِ فکر ونظر نورِ ایمان سے منظور کرنے والی ہستی عشقِ خدا سے بھرپور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمور قابلِ عزت قابلِ احترام قابلِ رشک زوجہ عزیز القدر مولانا محمد اقبال عطاری قادری نے اسلامی بہنوں کے لئے ایک خوبصورت کتاب ''مبلغات کی ضرورت'' ترتیب دی ہے۔ جس میں عورتوں کی بہت رہنمائی کی گئی ہے۔ مجھے یہ کتاب پڑھنے کے بعد دلی مسرت ہوئی۔ اس کتاب میں زوجہ مولانا قاری صاحب نے بہت محنت کی ہے۔ اللہ عزوجل ان کے علم وفضل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور انہیں بیش از خدمت دین کی توفیق مرحمت فرمائے۔ محترمہ کی مختلف کتابیں پڑھنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ! محترمہ نے علمی حوالہ جات کے ساتھ مدلل جوابات تحریر کئے۔ علامہ محمد اقبال عطاری مدظلہ کی درج ذیل کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جس میں پہلی کتاب

(۱) سنی تحفہ خواتین (۲) تحفہ دلہا

(۳) اربعین طالب (۴) تحفہ دلہن

(۵) اربعین صفیہ (۶) تحقیق رفع یدین

(۷) تحقیق قرأت خلف الامام

(۸) دنیا کی حقیقت

(۹) ننگے سر نماز کا شرعی حکم

(۱۰) جواہر شریعت

(۱۱) عورتوں کی حکایات

(۱۲) تحفہ شادی

پڑھئے اور آپ کا ربّ زیادہ کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ قلم ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کو قید کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: علم کی قید کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لکھنا۔ (مجمع الزوائد)

کتنا خوش نصیب ہے وہ مسلمان جو اللہ عزوجل کی رضا آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی، دینِ اسلام کی اشاعت اور اُمت کی خدمت و اصلاح کے لئے لکھتا ہے۔ ایسے سعادت مندوں میں میرے ایک محترم بھائی علامہ محمد اقبال عطاری کا نام بھی شامل ہے جو دینی تبلیغ اور اصلاحی خدمت جلیلہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے سب کتابوں پر بڑی محنت کی ہے۔ سنی تحفہ خواتین اپنے موضوع میں بہترین کتابیں ہیں۔ مولانا محمد اقبال عطاری نے بڑی لگن سے کام کیا ہے۔ احادیث و مسائل کی تخریج کے لئے اصل مآخذ کی طرف مراجعت کرتے ہوئے ہر چیز بحوالہ نقل کی ہے اور دیگر کتابوں کے ساتھ ساتھ یہ کتاب ''مبلغات کی ضرورت'' میں بھی ہر چیز بحوالہ نقل کی ہے۔ یہ کتاب بھی وسعت مطالعہ پر شاہد ہے۔ اس کتاب میں مولانا محمد اقبال عطاری نے قابلِ رشک خواتین پر بہت احسن طریقے سے بحث کی ہے۔ اس میں عورتوں کے بڑے بڑے کارنامے موجود ہیں۔ نیز اسماء بنتِ عمیس کا واقعہ قابلِ

ذکر ہے کہ یہ خواتین کس طرح صبر کا پہاڑ ہوا کرتی تھیں اور مولانا عطاری نے اولاد کی تربیت اور اہمیت پر بڑا زور دیا ہے۔ اولاد کا سب سے پہلا حق کیا ہے؟ نیک ماں کا انتخاب کرنا‘ کسی نیک پرہیز گار بندے کی گھٹی دینا‘ اس کا نام اچھا رکھنا اور دیگر بہت ضروری باتیں وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ اور نامِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ومرتبہ پیش کیا گیا ہے اور مومن کے ایمان کو تازہ کیا گیا ہے کہ انسان کو جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے اس کا ذکر کثرت کے ساتھ کرتا ہے کیونکہ محبت کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے وہ کونسی ہستی ہے جس کے لئے تیرا دل دھڑکتا رہتا ہے تو دل سے آواز یہی آئے گی کہ وہ محبوب جس کی خاطر یہ ساری دنیا تخلیق کی گئی اس میں مزید برآں اولاد کی تربیت نہ کرنے کا وبال اور جھوٹ کی مذمت جیسے رذائل کا ذکر بڑے نصیحت آموز انداز میں کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں علم وعمل اور خلوصِ وفا کے جو پھول ہیں اللہ عزوجل سب کو چننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور اللہ عزوجل مولانا محمد اقبال عطاری اور ان کی زوجہ کو عروج نصیب فرمائے اور انکی کاوشیں ان کے لئے ذریعہ فلاح ونجات بلندئ درجات بنیں۔ آمین۔

ناصر ان کا خدا حامی رسول ہوں
خدا کرے یہ کتب خاص و عام میں مقبول ہوں

فقط ناچیز

بنتِ فقیر حسین عطاریہ

مدرس: جامعہ فاطمہ زہراء منڈیر خورد سیالکوٹ

رہائش: رحیم پورا گوکی‘ سیالکوٹ

۹ رجولائی ۲۰۱۰ء

تقریظ

حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ عبدالستار سعیدی
رکن دارالافتاء و مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سیّد الانبیاء والمرسلین وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعلٰی امتہٖ الٰی یوم الدین

اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو خیر اُمت کا لقب عطا فرمایا اور اس اُمت کا ایک خاص وصف ذکر فرمایا کہ اُمت مسلمہ نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے منع کرتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ ترجمہ: ''تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو''۔ (آل عمران آیت ۱۱۰ ترجمۃ القرآن البیان علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ) اس بارے میں امت مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنی وسعت اور علم کے مطابق امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے۔

اصلاح معاشرہ اور تربیت اولاد میں عورت اپنی بنیادی اور کلیدی خدمات پیش کرسکتی ہے خاص کر ماں کہ اس کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے۔ ماں بچے کی اعلیٰ تربیت کرکے اسے معاشرے کا ذمہ دار فرد بنا سکتی ہے اور اسے اوجِ کمال کے حصول کے لئے سیڑھی فراہم کرسکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ عورت پہلے خود کو اخلاقِ حسنہ اور زیورِ تعلیم سے آراستہ کرے۔ عصرِ حاضر میں اس کی ضرورت پوری کرتے ہوئے

زوجہ مولانا محمد اقبال عطاری نے یہ کتاب ''مبلغات کی ضرورت'' تالیف کی ہے جس میں اصلاحِ معاشرہ اور تربیت اولاد کے حوالہ سے خاص کر بکھرے ہوئے نصیحت آموز قیمتی موتیوں کو جمع کیا ہے۔ خواتین کو چاہیے کہ اسے دل و جان سے پڑھیں اور اس میں بیان کردہ نصیحت آموز باتوں اور احکام کے مطابق زندگی بسر کریں تاکہ ربّ کریم کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل ہو۔

آخر میں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کی قلم کو حسبِ معمول تسلسل نصیب کرے۔

آمین بجاہ النبی الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

حافظ عبدالستار سعیدی غفرلہ

خادم دارالافتاء والتدریس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

۴؍رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/ بمطابق ۱۵؍اگست ۲۰۱۰ء

تقریظ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم مدظلہ العالی
رکن دارالافتاء و مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

علم عمل کے بغیر ایسے ہے جیسے بغیر پروں کے پرندہ۔ اس دور میں بعض لوگ علم کے باوجود بے عملی کا شکار ہیں اور کچھ لوگ تو سرے سے علم سے ہی کورے ہیں۔ ان سے عمل صالح کی توقع عبث ہے یہ تو مجموعی طور پر مردوں کی حالت ہے باقی رہ گئیں خواتین تو ان بیچاریوں کی حالت تو اس حوالے سے انتہائی ابتر ہے۔ نہ انہیں اس قدر صحیح علم ہے کہ جس سے وہ سعادت مند مسلم خاتون کا کردار ادا کریں اور نہ ہی انہیں بے علمی کی وجہ سے تقویٰ و صلاح حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور بہو کی صورت میں انہیں جو کردار ادا کرنا چاہئے وہ کردار ادا نہیں کر پاتیں۔

زوجہ مولانا محمد اقبال زیدہ مجدہٗ مصنف کتب کثیرہ کی تازہ کتاب ''مبلغات کی ضرورت'' مختلف مقامات سے ملاحظہ کی۔ اسے مذکورہ ضرورت کو پورا کرنے میں بہت مفید پایا۔ یہ کتاب انشاء اللہ العزیز مصنف کی دوسری کتب کی طرح نفرادی

تربیت و اصلاح اور فریضہ دعوت و تبلیغ سر انجام دینے والی بہنوں کے لئے انتہائی نفع بخش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کتاب کے مؤلف کو بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کی خدمات دینیہ کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔

بجاہ طٰہٰ و یٰسین

محمد ہاشم غفرلہ

خادم الافتاء والتدریس

جامعہ نعیمیہ لاہور

۵ رمضان المبارک

۱۴۳۱ھ / ۱۶ اگست ۲۰۱۰ء

تقریظ

حضرت علامہ مولانا اقبال سعیدی

مدرس جامعہ نعمانیہ' سیالکوٹ

الحمد للّٰہ لو الیہ والصلوٰۃ والسلام

علٰی نبیہ وعلٰی الہٖ واصحابہٖ وعلٰی انصار دینہٖ

امابعد! میں نے کتاب ''مبلغات کی ضرورت'' کو چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھا ہے۔ تدریسی مصروفیات کی وجہ سے مکمل کتاب تو نہ پڑھ سکا مگر چند مقامات کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اَحۡسَنَ مَا کَتَبَ کا مصداق ہے اس سے پہلے بھی مؤلف کی کئی مفید کتب منظر عام پر درجہ' قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ مؤلف کی زیادہ تر توجہ خاتونِ مسلم کی اصلاح پر مرکوز ہے جو فی زمانہ احسن اقدام ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ضروری بلکہ اشد ضروری ہے وجہ یہ ہے کہ ماحول اور معاشرہ ماں کے پیٹ سے جنم لیتا ہے اور ماں کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اگر ماں ہدایت پا جائے تو کوئی مشکل نہیں ہے ہماری معاشرتی برائیاں کافی حد تک ختم نہ ہوں اگر ماں اپنے آپ کو شمعِ محفل اور حسنِ بازار کی بجائے زینت خانہ اور چراغِ چار دیواری تک محدود کرلے تو مشکل نہیں کہ ملت کی قیادت کی باگ ڈور سنبھالنے والے حاکم کی بجائے خادمِ قوم کا کردار ادا کریں۔ اگر ماں شرم وحیا کا پیکر ہوگی' خوفِ خدا اور شرمِ نبی سے لبریز ہوگی تو آج بھی محمود غزنوی اور صلاح الدین ایوبی کے جانشین پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر ماں میں احساسِ ذمہ داری

پیدا ہو جائے تو آج ایک کی بجائے لاکھوں ڈاکٹر قدیر خان جیسے محبّ وطن اور محافظِ وطن قوم کا سر فخر سے بلند کر سکتے ہیں' لیکن افسوس کہ اب ماں ہی خانہ خراب ہوگئی ہے اور اسلام کا بنیادی ڈھانچہ ماں نے ہی بگاڑ کے رکھ دیا ہے تو امید کی کرن کہاں سے نظر آئے۔ خالقِ کائنات زوجہ مولانا محمد اقبال عطاری سلمہ کو جزائے خیر دے جنہوں نے آج کی لڑکی اور کل ماں کی تربیت کی طرف بہت اچھا اقدام کیا ہے اور اپنی حد تک اصلاحِ معاشرہ کی کوشش کی ہے۔ فجزاہ اللہ فی الدارین وصلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ وسلم

خیر اندیش

محمد اقبال سعیدی

مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ

۲۶ / جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

۱۰ / جون ۲۰۱۰ء جمعرات

بِسْمِ اللّٰهِ کے فضائل واہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ!فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

﴿فضیلت دورد پاک﴾

حضور انور شہنشاہِ بحر و بر محبوب ربّ اکبر(عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا: اے لوگو! بے شک بروز قیامت اس کی وحشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا، جس نے مجھ پر دنیا میں کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔

(فردوس الاخبار، جلد۲، صفحہ ۴۷۰، رقم الحدیث ۸۲۱۰)

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نُوْرٍ کز وشد نورہا پیدا
زمیں در حب او ساکن عرش در عشق او شیدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

اُدھورا کام

سرکار مکہ مکرمہ سردار مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھی

اہم کام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

(الدر المنثور ج ا ص ۲۶)

بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے جایئے

پیاری اسلامی بہنو! کھانے کھلانے، پینے پلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے اُٹھنے اُٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتی جلانے، پنکھا چلانے، دستر خوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھاتے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے نعت شریف سنانے، جوتی پہننے عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، الغرض ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت بنا کر اس کی برکتیں لوٹنا عین سعادت ہے۔

جنات سے سامان کے حفاظت کا طریقہ

حضرت سیدنا صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ انسان کے ساز و سامان اور ملبوسات کو جنات استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا پہننے کے لئے اُٹھائے یا اُتار کر رکھے تو ''بسم اللہ شریف'' پڑھ لیا کرے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام مہر ہے (یعنی بسم اللہ پڑھنے سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان للسیوطی ص ۹۸)

پیاری اسلامی بہنو! اس طرح ہر چیز رکھتے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے ان شاء اللہ عزوجل شریر جنات کی دست برد سے حفاظت

حاصل ہوگی۔

بسم اللہ درست پڑھیئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے میں درست مخارج سے حروف کی ادائیگی لازمی ہے۔ اور کم از کم اتنی آواز بھی ضروری ہے کہ رکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سن سکیں۔ جلد بازی میں بعض لوگ حروف چبا جاتے ہیں۔ جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا ممنوع ہے اور معنیٰ فاسد ہونے کی صورت میں گناہ! لہٰذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غلط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اصلاح کرلیں نیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو وہاں صرف ''بسم اللہ'' کہہ لیں تب بھی درست ہے۔

کھلبلی مچ گئی

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نازل ہوئی تو بادل مشرق کی سمت دوڑے، ہوائیں ساکن ہو گئیں، سمندر جوش میں آ گیا، چوپایوں نے غور سے سننے کے لئے اپنے کان لگا دیئے اور شیطانوں کو آسمانوں سے پتھر مارے گئے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ''مجھے میری عزت وجلال کی قسم! جس شئے پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی گئی میں اس میں برکت دوں گا''۔

(الدر المنثور ج ۱ ص ۲۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پارہ ۱۹ سورۃ نمل کی تیسویں (۳۰) آیت کا حصہ بھی ہے اور قرآن مجید کی ایک پوری آیت مبارکہ بھی جو کہ دو سورتوں کے مابین فاصلہ کے لئے اُتاری گئی۔ (حلبی کبیر ص ۳۰۸)

بسم اللہ کی ''ب'' کی جامعیت

اللہ عزوجل نے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر صحائف اور کتب نازل فرمائیں جن کی تعداد ۱۰۴ ہے ان میں سے ۶۰ صحیفے حضرت سیدنا شعیب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۳۰ صحیفے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر ۱۰ صحیفے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر تورات شریف اُترنے سے قبل نازل ہوئے نیز چار بڑی کتابیں نازل ہوئیں۔

1- تورات شریف حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔

2- زبور شریف حضرت سیدنا داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔

3- انجیل مقدم حضرت عیسیٰ رُح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔

4- قرآن مبین جناب رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

ان تمام کتابوں اور جملہ صحائف کا متن اور مضامین قرآن مجید میں اور سارے قرآن مجید کا مضمون سورۃ فاتحہ میں اور سورۃ فاتحہ کا سارا مضمون بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں اور بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا سارا مضمون اس کے حرف ''ب'' میں موجود ہے اور اسکے معنی یہ ہے کہ بی کان کا کان و بی یکون ما یکون (یعنی جو کچھ بھی ہے مجھ (یعنی اللہ عزوجل) ہی سے ہے اور جو کچھ ہوگا مجھ (یعنی اللہ عزوجل) ہی سے ہوگا)۔

(المجالس السنیۃ ص ۳)

اسم اعظم

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان سردار

دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (کی فضیلت) کے بارے میں استفسار کیا۔ تو اللہ کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اللہ عزوجل کے اسم اعظم اور اسکے درمیان ایسا ہی قرب ہے جیسے انکھ کی سیاہی (پتلی) اور سفیدی میں۔

(المستدرک للحاکم ج اوّل میں ۷۳۸رقم للحدیث (۲۰۷۰)

اسم اعظم کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے

پیاری اسلامی بہنو! اسم اعظم کی بہت برکتیں ہیں اسم اعظم کے ساتھ جو دعاء کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت رئیس المتکلمین مولینا نقی علی خان علیہ رحمتہ المنان فرماتے ہیں۔ بعض علماء نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو اسم اعظم کہا سرکار بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بسم اللہ زبان عارف (عارف یعنی اللہ عزوجل کو پہچاننے والا) سے ایسی ہے جیسے کلام خالق عزوجل سے کن ("کن" یعنی "ہوجا")۔

پیاری بہنوں! اپنے نیک اور جائز کاموں میں برکت داخل کرنے کے لئے ہمیں پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کی عادت بنانے کے آرزومند ہیں تو دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمایا کریں۔

پُراسرار بوڑھا اور کالا جن

مسجد النبوی الشریف اعلیٰ صاحب الصلوٰۃ والسلام کے پر بہار فضاؤں میں ایک بار امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان میں قرآن پاک کے فضائل پر مذاکرہ ہو رہا تھا۔ اس دوران حضرت سیدنا عمرو بن

معدیکرب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یاامیر المومنین! آپ حضرات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی عجائبات کو کیوں بھول رہے ہیں خداعزوجل کی قسم! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بہت ہی بڑا عجوبہ ہے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے۔ اے ابوثور! (یا حضرت سیدنا عمرو بن معد یکریب کی کنیت تھی) آپ ہمیں کوئی عجیبہ سنایئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ زمانہ جاہلیت تھا۔ قحط سالی کے دوران تلاش رزق کی خاطر میں ایک جنگل سے گزرا دور سے ایک خیمہ پر نظر پڑی قریب ہی ایک گھوڑا اور کچھ مویشی بھی نظر آئے۔ جب قریب پہنچا تو وہاں ایک حسین وجمیل عورت بھی موجود تھی اور خیمہ کے صحن میں ایک بوڑھا شخص ٹیک لگا کر بیٹھ ہوا تھا۔ میں نے اُس دھمکاتے ہوئے کہا جو کچھ تیرے پاس ہے میرے حوالے کردے! اُس نے کہا۔ اے آدمی! اگر تو مہمانی چاہتا ہے تو آجا اور اگر امداد درکار ہے تو ہم تیری مدد کریں گے میں نے کہا۔ باتیں مت بنا، تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کردے! تو وہ بوڑھا کمزوروں کی طرح طرح بمشکل تمام کھڑا ہوا اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر میرے قریب آیا اور نہایت پھرتی سے مجھے پر جھپٹا اور مجھے پٹخ کر میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا۔ اب بول! میں تجھے ذبح کروں یا چھوڑ دوں؟ میں نے گھبرا کر کہا۔ چھوڑ دو۔ وہ میرے سینے سے ہٹ گیا۔ میں نے دل میں اپنے اپ کو ملامت کی اور کہا۔ اے عمرو۔ تو عرب کا مشہور شہسوار ہے اس کمزور بوڑھے سے ہار کر بھاگنا نامردی ہے اس ذلت سے تو مرجانا ہی بہتر ہے چنانچہ میں نے پر اُس سے کہا۔ ”تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کردے! یہ سنتے ہی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر وہ پُراسرار بوڑھا پھر مجھ پر حملہ آور ہوا اور چشم زدن میں مجھے گرا کر سینے پر سوار ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ بول تجھے ذبح کردوں یا چھوڑ دوں؟ میں نے کہا مجھے

معاف کر دو۔ اُس نے چھوڑ دیا مگر پھر میں نے اُس سے سارے مال کا مطالبہ کر دیا اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر پھر پچھاڑ کر مجھ پر قابو پالیا۔ میں نے کہا مجھے چھوڑ دو! اُس نے کہا اب تیسری بار میں ایسے ہی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ کہہ کر اُس نے پکار کر کہا۔ اے کنیز! تیز دھار دار تلوار لے آ! وہ لے آئی اُس نے میرے سر کے اگلے حصے کی چوٹی کاٹ ڈالی اور مجھے چھوڑ دیا۔ ہم عربوں میں رواج ہے کہ جب کسی کی چوٹی کے بال کاٹ دیئے جاتے ہیں تو وہ دوبارہ اُگنے سے قبل اپنے گھر والوں کو منہ دکھاتے ہوئے شرماتا ہے۔ کیونکہ چوٹی کٹ جانا شکست خوردہ کی علامت ہے۔ چنانچہ میں ایک سال تک اُس پُراسرار بوڑھے کی خدمت کا پابند ہو گیا۔ سال پورا ہو جانے کے بعد وہ مجھے ایک وادی میں لے گیا وہاں اُس نے بلند آواز سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی تو تمام پرندے اپنے گھونسلوں سے باہر نکل کر اُڑ گئے۔ دوبارہ اسی طرح پڑھنے پر تمام درندے اپنے پناہ گاہوں سے باہر نکل کر چلے گئے۔ پھر تیسری بار زور سے پڑھنے پر اُونی لباس میں ملبوس کھجور کے تنے جتنا لمبا خوفناک کالا جن ظاہر ہوا۔ اُس کو دیکھ کر میرے بدن میں جھرجھری کی لہر دوڑ گئی۔ پُراسرار بوڑھے نے کہا۔ اے عمرو! ہمت رکھ! اگر یہ مجھ پر غلبہ پائے تو کہنا۔ اب کی بار میرا ساتھی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی برکت سے غالب ہوگا! پھر وہ پُراسرار بوڑھا اور کالا جن دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ پُراسرار بوڑھا ہار گیا اور کالا جن اُس پر غالب آ گیا اس پر میں نے کہا: اب کی بار میرا ساتھی لات وعزیٰ (یعنی کافروں کے ان دونوں بتوں) کی وجہ سے جیت جائے گا۔ یہ سن کر پُراسرار بوڑھے نے مجھے ایسا زوردار طمانچہ رسید کیا کہ مجھے دن دہاڑے تارے نظر آ گئے اور ایسا محسوس ہوا کہ ابھی میرا سر اُکھڑ کر دھڑ سے جدا ہو جائے گا۔ میں نے معذرت چاہی اور کہا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ چنانچہ دونوں میں پھر مقابلہ ہوا۔ پُراسرار بوڑھا اُس کالے جن کو دبوچنے میں کامیاب ہو گیا

تو میں نے کہا میرا ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی برکت سے غالب آ گیا۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ پُر اسرار بوڑھا نے نہایت پھرتی کے ساتھ اُس کو زمین میں لکڑی کی طرح گاڑ دیا اور پھر اُس کا پیٹ چیر کر اُس میں سے لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا۔ اے عمرو! یہ اس کا دھوکہ اور کفر ہے۔ میں نے اُس پر اسرار بوڑھے سے استفسار کیا۔ آپ کا اور اس کالے جن کا قصہ کیا ہے؟ کہنے لگا ایک نصرانی جن میرا دوست تھا اُس کی قوم ہے ہر سال ایک جن میرے ساتھ جنگ لڑتا ہے اور اللہ عزوجل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی برکت سے مجھے فتح عطا فرماتا ہے۔ پھر ہم آگے بڑھ گئے۔ ایک مقام پر وہ پُر اسرار بوڑھا جب غافل ہو کر سو گیا تو موقع پا کر میں نے اُس کی تلوار چھین کر نہایت پھرتی کے ساتھ اُس کی پنڈیوں پر ایک زوردار وار کیا جس سے دونوں ٹانگیں کٹ کر جسم سے جُدا ہو گئیں۔ وہ چیخنے لگا او غدار تو نے مجھے سمت دھوکہ دیا ہے! مگر میں نے اس کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا۔ پے در پے وار کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے! پھر جب میں خیمہ میں واپس آیا تو وہ کنیز بولی۔ اے عمرو! جن سے مقابلے کا کیا بنا؟ میں نے کہ؟ بوڑھے شیخ کو جنات نے قتل کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی! تو جھوٹ بول رہا ہے۔ او بے وفا! اُس کے قاتل جنات نہیں بلکہ تو خود ہے یہ کہہ کر اس نے بیقرار اشکبار ہو کر عربی میں پانچ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ ہے۔

1- اے میری آنکھ تو اُس بہادر شہسوار پر خوب رو اور پے در پے آنسو بہا۔

2- اے عمرو تیری زندگی پر افسوس ہے۔ حالانکہ تیرے دوست کو زندگی نے موت کی طرف دھکیل دیا ہے۔

3- اور (اے عمرو اپنے دوست کو اپنے ہاتھوں) قتل کرنیکے بعد تو (اے قبیلے) بنی زبیدہ اور کفار (یعنی ناشکروں) کے گروہ کے سامنے کس طرح فخر کے ساتھ چل سکتا ہے۔

4- مجھے میری عمر کی قسم! اے عمرو اگر تو لڑنے میں واقعی سچا ہوتا یعنی بغیر دھوکہ دیئے مردوں کی طرح اس سے مقابلہ کرتا تو اُس کی طرف سے فوراً تیز دھار دار تلوار تجھ تک پہنچ کر رہتی (اور تیرا کام تمام کر دیتی)۔

5- (اے اُس بوڑھے کو قتل کرنے والے) بادشاہ حقیقی (اللہ تعالیٰ) تجھے بُرا اور ذلت والا بدلہ دے (تیرے جرم کے بدلے میں) اور تجھے بھی اس کی طرف سے ذلت و رسوائی والی زندگی ملے (جس طرح کہ تو نے اپنے دوست کے ساتھ ذلت و رسوائی والا سلوک کیا ہے) میں بھل کر قتل کرنے کے لئے اُس پر چڑھ دوڑا مگر وہ حیرت انگیز طور پر میری نظروں سے اوجھل ہوگئی گویا اُس کو زمین نے نگل لیا۔ (ملخص از: لقط المرجان فی احکام الجان للسیوطی ص ۱۴۱ تا ۱۴۳)

پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی کس قدر حیرت انگیز برکات ہیں۔

بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ بسم اللہ کیجئے! آو جی بسم اللہ میں نے بسم اللہ کر ڈالی۔ تاجر حضرات جو دن میں پہلا سوداد بیچتے ہیں۔ اُس کو عموماً بونی کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی بسم اللہ کہتے ہیں۔ مثلاً میری تو آج ابھی تک بسم اللہ ہی نہیں ہوئی! جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غلط انداز ہیں اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے کہتا ہے آیئے آپ بھی کھایئے۔ عام طور پر جواب ملتا ہے۔ بسم اللہ یا اس طرح کہتے ہیں بسم اللہ کیجئے۔ بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۳۲ پر ہے کہ اس موقع پر اس طرح بسم اللہ کہنے کو علماء نے بہت سخت ممنوع قرار دیا ہے کہ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں بسم اللہ پڑھ کر کھالیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے مثلاً

بارك الله لنا ولكم یعنی اللہ عزوجل ہمیں اور تمہیں برکت دے یا اپنی مادری زبان میں کہہ دیجئے۔ اللہ عزوجل برکت دے۔

بسم اللہ کہنا کب کفر ہے

حرام وناجائز کام سے قبل بسم اللہ شریف ہرگز ہرگز نہ پڑھی جائے کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے

شراب پیتے وقت، زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم کہنا کفر ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

فرشتے نیکیاں لکھتے ہیں

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ سلطان باقرینہ ،قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تم وضو کرو تو بسم الله والحمد الله کہہ لیا کرو۔ جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے فرشتے یعنی کراماً کاتبین تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(طبرانی مغیراج اص ۷۳ رقم الحدیث ۱۸۶)

ہر ہر قدم پر ایک نیکی

جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بسم الله اور الحمد لله پڑھ لےتو اُس جانور کے ہر قدم پر اُس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔

(تفسیر نعیمی جلد اول ص ۴۲)

کشتی میں نیکیاں ہی نیکیاں

جو شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت بسم الله اور الحمد لله پڑھ لے۔ جب

تک وہ اُس میں سوار رہے گا اُسکے واسطے نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔

(تفسیر نعیمی جلد اوّل ص ۴۲)

محترم اسلامی بہنو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ پڑھ یا سن کر جی چاہتا ہے کہ ہر وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی پڑھتے رہیں مگر یہ سعادت صرف ربّ ہی کی عنایت سے مل سکتی ہے۔

زہر قاتل بے اثر ہو گیا

ایک مرتبہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کچھ مجوسیوں نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں کوئی ایسی نشانی بتایئے جس سے ہم پر اسلام کی حقانیت واضح ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے زہر قاتل منگوایا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اُسے کھالیا۔ بسم اللہ کی برکت سے اس زہر قاتل نے آپ رضی اللہ عنہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مجوسی آتش پرست بے ساختہ پکار اُٹھے دینِ اسلام حق ہے۔

(تفسیر کبیر ج اول ص ۱۵۵)

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ کھانے پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لینے سے جہاں آخرت کا عظیم ثواب ہے وہیں دنیا میں بھی اس کا یہ فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مضر (نقصان دہ) اجزاء شامل ہوں بھی تو وہ اِنشاءاللہ عزوجل نقصان نہیں کریں گے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر یہ زہر اثر نہ کرنے کا یہ واقعہ دیگر کتب میں کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ بھی ملتا ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک سے زیادہ بار یہ کرامت ظاہر ہوئی ہو۔

خوفناک زہر

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مقام ''حیرہ'' میں جب اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کیا یا سیدی ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ عجمی لوگ

آپ کو زہر نہ دے دیں لہٰذا محتاط رہئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لاؤ میں دیکھ لوں کہ عجمیوں کا زہر کیسا ہوتا ہے؟ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ نے **بسم اللّٰہ** پڑھ کر کھالیا۔ **الحمد للّٰہ** عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو بال برابر بھی فرر یعنی نقصان نہ پہنچا اور ''کلبی'' کی روایت میں یہ ہے کہ ایک عیسائی پادری جس کا نام عبدالمسیح تھا۔ ایک ایسا زہر لے کر آیا کہ اُس کے کھا لینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے زہر مانگ کر اُس کے سامنے ہی **بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ رَبِّ الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسۡمِہٖ دَآءٌ** ۔ پڑھا اور زہر کھا گئے۔ یہ منظر دیکھ کر عبدالمسیح نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! انتہائی حیرتناک بات ہے کہ یہ اتنا خطرناک زہر کھا کر بھی زندہ ہیں۔ اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صلح کر لی جائے۔ ورنہ ان کی فتح یقینی ہے۔ یہ واقعہ امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔

(ملخص از حجۃ اللہ علی العلمین ج ۲ ص ۶۱۷)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر اللہ عزوجل کا کتنا خاص کرم تھا اور یقیناً باذن اللہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی۔ کرامت کی بیشمار اقسام ہیں۔ جن میں سے ایک قسم مہلکات (یعنی ہلاک کر دینے والی اشیاء) کا اثر نہ کرنا بھی ہے۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھے

کھانے پینے سے قبل بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہو جاتا ہے۔

(یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے)۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۲ رقم الحدیث ۲۰۱۲)

کھانے کو شیطان سے بچاؤ

کھانے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھنے سے کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے۔
حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تاجدار رسالت، ماہ نبوت، مالک کوثر و جنت، محبوب ربّ العزت عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر تھے۔کھانا پیش کیا گیا۔ابتداء میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخر میں بری بے برکتی دیکھی۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا۔ہم سب نے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی۔پھر ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا۔اُس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھایا۔

(شرح السنہ ج ۶ ص ۶۲ رقم الحدیث ۲۸۱۸)

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

اُم المومنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان باقرینہ ہے۔جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ عزوجل کا نام لے۔یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے، بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۷)

شیطان نے کھانا اُگل دیا

حضرت سیدنا اُمیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہ غیور، محبوب ربّ غفور عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما تھے۔ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا۔جب کھا چکا اور صرف ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا تو وہ لقمہ اُٹھایا اور اُس نے کہا۔بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ ۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسکرا کر ارشاد فرمایا۔شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا جب اس نے اللہ عزوجل کا نام لیا۔تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۸)

نگاہِ مصطفیٰ سے کچھ پوشیدہ نہیں

محترم پیاری بہنوں! جب بھی کھانا کھائیں یاد کر کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیا کریں۔جو نہیں پڑھتا اس کا قرین نامی شیطان بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔سیدنا امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس نگاہیں سب کچھ دیکھ لیا کرتی ہیں۔جبھی تو شیطان کو قے کرتا ہوا ملاحظہ فرما لیا اور شیطان کی بدحواسی دیکھ کر مسکرا دیئے۔چنانچہ مفتی احمد یار خان علیہ ارحمتہ المنان فرماتے ہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس نظریں حقیقت میں چھپی ہوئی مخلوق کو بھی ملاحظہ فرماتی ہیں۔اور حدیث مبارک بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔جیسے ہمارا پیٹ مکھی والا کھانا جبکہ مکھی اس میں موجود ہو قبول نہیں کرتا۔ایسے ہی شیطان کا معدہ بسم اللہ والا کھانا ہضم نہیں کر پاتا اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا۔مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور بھوکا ہی رہ جاتا ہے اور

ہمارے کھانے کی فوت شدہ برکت لوٹ آتی ہے۔ غرضیکہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور شیطان کے دو نقصان اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بغیر بسم اللہ والا کھانا بھی اس ڈر سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں بسم اللہ پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے حدیث پاک میں جس آدمی کا ذکر ہے غالباً وہ اکیلا کھا رہا تھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھاتا تو بسم اللہ نہ بھولتا کیوں کہ وہاں تو حاضرین بسم اللہ بلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو بسم اللہ کہنے کا حکم کرتے تھے۔

(مراۃ شرح مشکوۃ ج ۶ ص ۳۰)

76 ہزار نیکیاں

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ منورہ، سردار مکہ مکرمہ، سرور دوسرا، محبوب کبریا عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان فرحت نشان ہے جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر حرف کے بدلے اُس کے نامہ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا چار ہزار گناہ بخش دے گا اور چار ہزار درجات بلند فرمائے گا۔

(فردوس الاخبار ج ۴ ص ۲۶ رقم الحدیث ۵۵۷۳)

پیاری اسلامی بہنو! جھوم جایئے! اپنے پیارے پیارے اللہ کی رحمت پر قربان ہو جایئے۔ ذرا حساب تو لگایئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں ۱۹ حروف ہیں۔ یوں ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے سے چھتر ہزار نیکیاں ملیں گی۔ چھتر ہزار گناہ معاف ہوں گے اور چھتر ہزار درجات بلند ہوں گے۔ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ

(یعنی اور اللہ عزوجل صاحب فضل وعظمت ہے)

بوقت ذبح الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کی حکمت

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ المنان خدائے رحمٰن عزوجل کی رحمت بے پایاں کا

تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ غور تو کرو کہ سورۃ توبہ میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی گئی اسی طرح ذبح کے وقت پوری بسم اللہ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں بسم اللّٰہ اللہ اکبر۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ حکمت یہ ہے کہ سورۃ توبہ میں اوّل سے آخر تک جہاد اور قتال کا ذکر ہے اور یہ کافروں پر قہر ہے اسی طرح ذبح میں جانوروں کی جان لی جاتی ہے یہ بھی جبر و قہر کا وقت ہوتا ہے اس موقع پر رحمت کا ذکر نہ کرو۔ سبحان اللہ عزوجل تو جو شخص پوری بسم اللہ شریف یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا ورد کرے تو ان شاء اللہ عزوجل خدا کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیر نعیمی جلد اوّل ص ۴۳)

اُنیس حروف کی حکمتیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ۱۹ حروف ہیں اور دوزخ پر عذاب دینے والے فرشتے بھی اُنیس۔ پس امید ہے کہ اس کے ایک ایک حرف کی برکت سے ایک ایک فرشتے کا عذاب دور ہو جائے دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں ۲۴ گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لئے اور ۱۹ گھنٹوں کے لئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اُنیس حروف عطا فرمائے گئے پس جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اُنیس حروف عطا فرمائے گئے پس جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا ورد کرتا رہے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ معاف ہوں گے۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل ص ۱۵۶)

قبر سے عذاب اٹھ گیا

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قبر کے قریب گزرے تو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو ملاحظ فرمایا کہ اُس قبر میں

نور ہی نور ہے اور وہاں رحمت الٰہی عزوجل کی بارش ہورہی ہے۔ آپ علیہ السلام بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الٰہی عزوجل میں عرض کیا کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا۔ اے عیسیٰ علیہ السلام یہ شخص سخت گنہگار ہونے کے سبب عذاب میں گرفتار تھا۔ لیکن بوقت انتقال اُس کی بیوی امید سے تھی اُس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اُس کو مکتب بھیجا گیا۔ اُستاد نے اُس کو بسم اللہ پڑھائی۔ مجھے حیا آئی کہ میں اُس شخص کو زمین کے اندر عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین کے اوپر میرا نام لے رہا ہے۔ (تفسیر کبیر ج اوّل ص ۱۵۵)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ سبحان اللہ عزوجل، سبحان اللہ عزوجل، سبحان اللہ عزوجل ہم سب کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو ٹاٹا پاپا، سکھانے کی بجائے ابتداء ہی سے اللہ عزوجل کا نام لینا سکھائیں اور یہ نہیں کہ صرف مرنے والے والدین کو ہی اس کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں خود سیکھنے اور سکھانے والے کو بھی اس کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں لہٰذا اپنے مدنی مُنے اور مدنی مُنّی سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیت سے اُن کے سامنے بار بار اللہ اللہ کرتے ہیں تو وہ بھی ان شاء اللہ عزوجل زبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ اللہ کہیں گے اس طرح کی پاکیزہ سوچ ہمیں کہاں سے ملے گی۔ دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی سے وابستہ رہنے سے ملے گی۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اگر آپ رضائے الٰہی کو پانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ اس کی برکت سے آپ کا سینہ مدینہ بن جائے گا۔

الحمدللہ دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی

جاتی ہیں، خوش نصیب اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہی ہیں۔ آپ بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جایئے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنایئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نورانی سیرت اپنایئے اور دونوں جہانوں میں عزت پایئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت وریاضت میں مصروف رکھے اور اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر کاربند رکھے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

فضیلت تلاوۃ القرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت دورد پاک

حضور تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ، سلطانِ باقرینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔ جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو (200) بار درود پاک پڑھا۔ اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

(کنز العمال جلد: ۱ صفحہ ۲۵۶، رقم الحدیث ۲۲۳۸ طباعۃ دار الکتب العلمیہ بیروت)

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم صل علیٰ — آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی جلا
آؤ اُن کا ذکر کریں — جو ہیں دافعِ رنج و بلا
جن کو اُن کا قرب ملا ہے — بن گئے ہادی و راہنما
سب پر اُن کی چشمِ کرم ہے — واہ رے شانِ جودِ و سخا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

پیاری اسلامی بہنو! اللہ عزوجل نے قرآن میں اپنی قدرت وحکمت اور کبریائی

تکوینی دلیلیں پیش فرمائیں۔ ان میں سے اہل علم ہی اس سے ڈرتے ہیں اس طرح اہل علم کے علم کی عزت افزائی بھی فرمادی اور یہ بھی بتا دیا کہ اہل علم وہ ہیں جو آیات ربانی میں غور وفکر کرتے ہیں۔ اور ان اسرار و رموز کا سرغ لگاتے ہیں جو کائنات کے مختلف رویوں میں جلوہ نما ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اسے وہ رازداری اور اعلانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں اور وہ ایسی تجارت کے امیدوار بھی ہیں۔

ہرگز نقصان نہیں دے گی تا کہ اللہ انہیں پورا پورا اجر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ان کے اجر میں مزید اضافہ فرمائے بیشک وہ بہت بخشنے والا بڑا قدردان ہے یہ لوگ ایسی تجارت کر رہے ہیں جس میں نفع ہی نفع ہے جس میں خسارے اور گھاٹے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو ایسے پاکبازوں کو اللہ ان کے اعمال حسنہ کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا صرف اسی اجر پر بس نہیں بلکہ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ انہیں اپنے فضل و کرم سے مزید بخشے گا اس بخشش سے مزید کا اندازہ کون لگائے اس کو کس ترازو سے تولا جائے اور کس پیمانے سے ناپا جائے وہ غفور بھی ہے اور شکور بھی خاص عمل اگر تھوڑا بھی ہو تو وہ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس پر ثواب بے انداز عطا کرتا ہے۔

يَقْبَلُ الْقَلِيْلَ مِنَ الْعَمَلِ الْخَالِصِ وَ يُثِيْبُ عَلَيْهِ الْجَزِيْلَ مِنَ الثَّوَابِ

(قرطبی منقول از ضیاء القرآن)

اللہ والے کون ہیں؟

تلاوت کی فضیلت میں حدیث سنئے اور جھومئے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور سراج السالکین محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اللہ والوں کی عزت کرے صحابہ

کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اللہ والا بھی کوئی ہے؟ تو حضور تاجدار رسالت، پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! پوچھا گیا وہ کون ہے تو حضور محبوب العزت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا میں اللہ والے وہ ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں خبردار جوان کی عزت وتکریم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت وتکریم فرماتا ہے اور اسے جنت بھی عطا فرماتا ہے اور جو شخص ان کی توہین اور بے عزتی کرتا ہے تو اللہ اسے ذلیل ورسوا کرتا ہے اور اسے دوزخ میں داخل کرے گا مزید حضور اکرم نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرآن کریم کے حافظ سے بڑھ کر کوئی بھی زیادہ معزز ومحترم نہیں ہے۔ مزید حضور دو جہاں کے تاجور، سلطان بحرو بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً حافظ قرآن سے اللہ کی بارگاہ میں سوائے انبیاء کرام کے کوئی بھی معزز ومحترم نہیں۔

(درۃ الناصحین)

حافظ قرآن کی فضیلت

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں کہ قیامت کے دن میری امت میں سب سے افضل کون ہوگا تو آپ کے صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ خبروا کرم فرمائیے۔ تو حضور رسول اکرم، سرور معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل وہ لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرمائیں گے کہ میدانِ محشر میں یہ اعلان کردو کہ جو شخص قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا وہ اُٹھ کر کھڑا ہوجائے وہ دو یا تین دفعہ اعلان کرے گا۔ تو رحمان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت

کرنے والوں کی صفیں کھڑی ہو جائیں گی اور ان میں سے کسی کو بھی یارائے گفتگو نہ ہو گا یہاں تک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اے لوگو! قرآن کریم پڑھو اپنی آوازوں کو بلند کرو ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے کلام سے وہ کچھ پڑے گا جو اللہ نے اسے الہام کیا ہو گا۔ تو جو بھی قرآن کریم کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کے درجات کو ان کی خوبصورت آواز، حسن لحن، غور وفکر اور تدبر کی وجہ سے بلند فرما دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے میرے اہل! کیا تمہیں معلوم ہے کہ دنیا میں تمہارے ساتھ کس نے زیادہ احسان کیا ہے وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم انہیں خوب جانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ جاؤ میدان محشر میں تلاش کرو اور ہر وہ آدمی جسے تم جانتے ہو کہ اس نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے اسے اپنے ساتھ جنت میں داخل کر دو۔

(درۃ الناصحین)

حافظ قرآن کو ناراض کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب

حضور مکی مدنی سرکار، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس رات ربّ ذوالجلال نے مجھے معراج کا شرف بخشا تو میں نے اس رات سنا کہ کہنے والا یہ کہہ رہا تھا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو حکم دو کہ وہ تین اشخاص کی عزت کریں۔ (۱) اپنے والد کی (۲) عالم ربانی کی (۳) حافظ قرآن کی۔ مزید فرمایا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ انہیں ناراض کرے یا ان کی توہین کرے کیونکہ جو انہیں ناراض کرے گا تو اس پر میرا غضب شدید ہو گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اہل قرآن ہی میرے اہل ہیں میں نے انہیں دنیا میں تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تا کہ ان کے صدقے اہل دنیا کو عزت واحترام

حاصل ہو اگر قرآن کریم ان کے سینوں میں محفوظ نہ ہوتا تو میں دنیا اور اہل دنیا کو ہلاکت کر دیتا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حاملین قرآن کو نہ عذاب دیا جائے گا اور نہ ہی قیامت کے دن ان سے حساب لیا جائے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حافظ قرآن جب اس دنیا سے رحلت فرماتا ہے تو اس پر میرے آسمان میری زمین اور میرے ملائکہ روتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین شخصوں کی جنت بہت مشتاق ہے۔ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (۲) آپ کے دونوں دوست ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی (۳) حافظ قرآن کی

پیاری اسلامی بہنو! تلاوت قرآن کا اجر و ثواب

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور پُرنور مکی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی کتاب یعنی قرآن سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک حسنہ حاصل ہوگی اور حسنہ سے مراد دس نیکیاں ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ الم ایک حرف نہیں بلکہ الف الگ حرف ہے لام الگ حرف ہے اور میم الگ حرف ہے تو گویا جس نے الم پڑھا اس کے نامہ اعمال میں تیس نیکیاں لکھ دی گئیں۔

(ترمذی شریف، امام ترمذی کے نزدیک یہ حسن اور صحیح ہے)

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس نے قرآن کریم پڑھا اور اسے لوگوں کو پڑھایا۔ جس ذات نے یہ ارشاد فرمایا اس نے سچ فرمایا۔

قوموں کے عروج و زوال

جو لوگ قرآن کریم پڑھتے ہیں اس میں غور و فکر کرتے ہیں اس کے حقوق کا تحفظ

کرتے ہیں۔ اس میں بیان کردہ اوامر کی پیروی کرتے ہیں اور نواہی سے اجتناب کرتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ بلند مراتب پر فائز فرما دیتا ہے اور جو ان مذکورہ بالا چیزوں کو نظر انداز کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا فرماتا ہے اگرچہ بظاہر انہیں دنیا کی شان و شوکت حاصل ہوتی ہے لیکن حقیقت میں وہ نائب و خاسر ہوتے ہیں کیونکہ اخروی نعمتوں میں سے انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا جیسے حضور سراج السالکین محبوب ربّ العلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ اس قرآن کریم کے صدقے قوموں کے درجات بلند فرماتا ہے اور اس کے علاوہ دوسروں کو عزت و رفعت کے مرتبہ سے گرا دیتا ہے۔

جو شخص قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہوتا ہے اور وہ نہ تو اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرتا ہے اور نہ ہی ذکر اذکار کی محفلوں میں شریک ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے کہیں زیادہ عطا فرماتا ہے جو اس سے مانگنے والوں کو عطا کرتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جس آدمی کو قرآن کریم میرے ذکر سے اور مجھ سے مانگنے سے مشغول کر دے تو میں اسے کہیں زیادہ افضل عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت باقی تمام کلام پر اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔

قرآن کریم پڑھنے والے کی اور نہ پڑھنے والی کی مثال

حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اکرم، سرور معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے، لیموں کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی بہت عمدہ ہوتا ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور وہ منافق جو قرآن کریم پڑھتا ہے اور ریحانہ یعنی نیاز بو کی طرح ہوتا ہے جس کی خوشبو عمدہ اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور وہ منافق جو قرآن کریم نہیں پڑھتا وہ حنظلہ یعنی اندرائن کی طرح ہے نہ جس میں خوشبو ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور ایک روایت میں منافق کی جگہ فاجر کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔

(احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ابن ماجہ نے یہ حدیث پاک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اسے پڑھتا ہے اس کی مثال اُترجہ یعنی لیموں کی طرح ہے جس کی خوشبو پاکیزہ اور ذائقہ عمدہ ہوتا ہے اور وہ مومن جو قرآن کریم پڑھتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے وہ کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ لذیذ ہوتا ہے۔ اور وہ فاجر آدمی جو قرآن کریم پڑھتا ہے وہ ریحانہ یعنی نیاز بو کی طرح ہے جس کی خوشبو عمدہ اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور وہ فاجر جو قرآن کریم نہیں پڑھتا وہ حنظلہ یعنی اندرائن کی طرح ہے جس کی نہ خوشبو ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور نیک ہم نشین کی مثال صاحب کستوری کی طرح ہے اگر آپ اس سے کچھ بھی حاصل نہ کریں تو اس کی خوشبو تیرے ہشام جان کو ضرور معطر کر دیتی ہے اور بُرے ہم نشین کی مثال دھونی دکھانے والے کی طرح ہے اگر تجھے اس کا کوئی نقصان نہ پہنچے تو بھی اس کا دھواں تیرے نتھنوں میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

تلاوت قرآن نزول رحمت اور تسکین کا سبب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سراج السالکین محبوب ربّ العٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک طویل حدیث شریف روایت کی ہے جس میں حضور تاجدارِ رسالت، پیکر عظمت وشرافت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے اور ان کے لئے آسانی پیدا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قیامت کی تکلیفوں کو دور فرمانے اور آسانی پیدا کرنے کا ذکر فرمایا ہے اس کا یہاں ذکر کر دینا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور محبوب ربّ العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور فرما دیتا ہے اور جو کسی فقیر کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے تو اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی فرماتا ہے اور جو آدمی کسی مسلمان کا عیب چھپاتا ہے اللہ دنیا اور آخرت میں اسے پردے میں چھپالیتا ہے یعنی اسے رسوا نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب جنت کی طرف جانے والا راستہ اس کے لئے آسان بنا دیتا ہے اور اگر اللہ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد میں ایک جماعت جمع ہو جائے وہ اس میں اللہ کی کتاب کی تلاوت سے ذوق وشوق، دل کا نور اور قلب سے ظلمات نفسانیہ کا دور کرنا عطا فرما دیتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ (اس سے مراد ایک فرشتہ ہے جو بندہ مومن کے دل میں اُترتا ہے اور اسے نیک کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور اللہ کی اطاعت پر برانگیختہ کرتا ہے) اور انہیں اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے (اور اللہ کے

فرشتے ان کے گرد گھومتے ہیں یعنی وہ ان کا قرآن کریم پڑھنا سنتے ہیں اور انہیں مصیبتوں سے بچاتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان سے ملاقات کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اس مخلوق میں کرتا ہے جو ان سے بہتر ہے یعنی ملائکہ اور وہ آدمی جس کا عمل آخرت میں اسے پیچھے ہٹا دے گا تو اس کا نسب اسے جنت کی طرف نہیں لے جائے گا یعنی کسی شخص کا صرف نسب اس کی نجات کا باعث نہیں ہو گا۔ جبکہ ایمان و اعمال سے وہ تہی دامن ہو گا۔

سورۃ البقرہ پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔ بے شک جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ الخ رقم ۷۸۰ ص ۳۹۳)

سورۃ البقرہ اور آل عمران پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سید المبلغین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو روشن سورتیں یعنی بقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ کرنے والے بادل کی طرح آئیں گی کہ گویا پرندوں کے جھنڈ ہیں جو اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں پھر یہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے۔ سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے پڑھنا باعث برکت اور چھوڑ دینا باعث حسرت ہے اور بطلہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے سیدنا معاویہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ بطلہ سے مراد

جادوگر ہیں۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرہ رقم ۸۰۴ ص ۴۰۳)

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورۃ البقرہ اور آل عمران سیکھو کیونکہ یہ روشن قیامت کے دن اپنے قاریوں پر سایہ کریں گی گویا سایہ کرنے والے بادل یا پر پھیلائے ہوئے پرندوں کا جھنڈ ہیں۔

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب اخبار فی فضل سورۃ البقرہ الخ رقم ۲۱۰۱ ج ۲ ص ۲۶۵)

سورۃ یٰسین پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم، جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ قرآن پاک کی رفعت ہے اور اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی ۸۰ ملائکہ نازل ہوئے اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو عرش کے نیچے سے نکال کر اس سورت کے ساتھ ملایا گیا اور سورۃ یٰسین قران کا دل ہے جو اسے اللہ عزوجل کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

(مسند احمد، حدیث معقل بن یسار، رقم ۲۰۳۲۲ ج ۷ ص ۲۸۶)

حضرت سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہِ نبوت، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی رات میں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے سورۃ یٰسین پڑھی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ فصل فی قیام الیل رقم ۲۵۷۵ ج ۴ ص ۱۲۱)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل

سورۃ یٰسین ہے اور جو ایک مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل یٰس رقم ۲۸۹۶ ج ۴ ص ۴۰۶)

سورۃ ملک پڑھنے کا ثواب

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیمکرم نور مجسم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص روزانہ رات میں تبارک الزی بیدہ الملک پڑھے گا اللہ عزوجل اسے عذاب قبر سے محفوظ فرمادے گا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسے مانعہ (یعنی عذاب قبر سے بچانے والی) کہا کرتے تھے اور بیشک یہ قرآن کی ایک ایسی سورت ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے۔ وہ بہت زیادہ اچھا عمل کرتا ہے۔

(عمل الیوم واللیلۃ مع السنن الکبری للنسائی الجزء الثالث رقم ۱۰۵۴۷ ج ۶ ص ۱۷۹)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا پھر وہ اس کے سر کی طرف آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا۔ تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذاب قبر سے روکتی ہے تو راۃ میں اس کا نام سورۃ ملک ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔

(المستدرک، کتاب التفسیر باب المانعہ من عذاب القبر سورۃ الملک رقم ۳۸۹۲ ج ۳ ص ۳۲۲)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگایا مگر انہیں علم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہاں کسی شخص کی قبر ہے جو سورہ ملک پڑھ رہا ہے اور اس نے پوری سورت ختم کی وہ صحابی حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے ایک قبر پر خیمہ تان لیا مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے جبکہ وہاں ایک ایسے شخص کی قبر ہے جو روزانہ پوری سورۃ ملک پڑھتا ہے۔ تو حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی روکنے والی ہے، یہی نجات دلانے والی ہے جس نے اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھا۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فضل سورۃ ملک رقم ۲۸۹۹ ج ۴ ص ۴۰۷)

پیاری اسلامی بہنو! قرآن نہ پڑھنے اور اس کی طرف عدم توبہ کی سزا

وہ شخص جس نے قرآن کریم میں سے کچھ بھی حاصل نہ کیا ہو وہ اس گھر کی مانند ہے جو کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اکرم، نور کے پیکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آدمی جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہ ہو تو وہ اس گھر کی مانند ہے جو کھنڈرات میں بدل چکا ہو یعنی نہ اس کی دیواریں اور چھت درست ہوں اور نہ ہی اس میں کوئی مکین ہو۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے قرآن کریم سے منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت دونوں میں سزا دیتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ

بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ (طٰہٰ ۱۲۶، ۱۲۴)

اور جس نے منہ پھیرا میری یاد قرآن سے تو اس کے لئے زندگی کا جامہ تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے اٹھائیں گے قیامت کے دن اندھا کر کے تو وہ کہے گا۔ اے میرے رب! کیوں اٹھایا تو نے مجھے نابینا کر کے میں تو (پہلے بالکل) بینا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس طرح آئی تھیں تیرے پاس ہماری آیتیں سو تو نے انہیں بھلا دیا۔ اسی طرح آج تجھے فراموش کر دیا جائے گا۔

علامہ ابن کثیر اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو شخص ذکر الٰہی سے منہ موڑتا ہے اور احکام خداوندی سے روگردانی کرتا ہے وہ دولت اور ثروت کے انبار جمع کر لینے کے باوجود جاہ جلال کے بلند ترین مناسب پر فائز ہونے کے باوجود اطمینان قلب کی نعمت سے محروم رہتا ہے۔ اس کے دستر خوان پر لذیز ترین کھانے چنے جاتے ہیں وہ بیش قیمت لباس زیب تن کئے ہوتا ہے لیکن اس کا دل اُداس روح بے چین اور طبیعت افسردہ رہتی ہے۔ سچی خوشی سے وہ کبھی بہرہ مند نہیں ہوتا دن رات دولت یا اقتدار کے حصول میں سرگرداں رہتا ہے پھر اس کی حفاظت کی فکر ہر وقت دامن گیر رہتی ہے وہ حرام اور ناجائز ذرائع استعمال کرنے سے باز نہیں آتا۔ اس طرح اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے اور یہ ملامت بڑی شدید اور دل گداز قسم کی ہوتی ہے وہ خود اپنی آنکھوں سے محروم ہوتا ہے اس کے دامن کے بدنما داغ اسے ہر وقت گھورتے رہتے ہیں۔ یہ سزا تو دنیا میں اسے ملی اور جب وہ روز محشر اُٹھے گا تو اندھا ہو کر اٹھے گا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا ہوا محسوس ہوگا۔ دوسری آیت میں ہے:

وَنَحۡشُرُهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوۡهِهِمۡ عُمۡيًا وَّبُكۡمًا وَّصُمًّا ؕ

(بنی اسرائیل ۹۷)

یعنی ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اُٹھائیں گے اندھے، گونگے اور بہرے۔

اس وقت وہ اپنے آپ کو اندھا پا کر کہے گا الٰہی میں تو دنیا میں بینا تھا میری آنکھیں بڑی خوبصورت تھیں میری بینائی بڑی تیز تھی آج کیا ہو گیا مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ آخر مجھے اتنی سخت سزا کیوں دی جا رہی ہے تو اسے جواب ملے گا تم درست کہتے ہو لیکن تمہیں یاد ہے کہ میری آیتیں پڑھ کر تمہیں سنائی گئیں ہدایت کی دعوت دی گئی میرے بندوں نے تجھے سمجھانے کی بڑی کوشش کی لیکن تو نے میری آیات کو فراموش کر دیا اور انہیں پس پشت ڈال دیا سو یہ اس کی سزا ہے یہاں آج تمہیں فراموش کر دیا گیا ہے نسی ما معنی بھلانا بھی ہے اور نظر انداز کر دینا بھی یہاں دوسرا بھی زیادہ مناسب ہے۔

(ضیاء القرآن شریف)

الحمدللہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کی سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں، آپ بھی 63 مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے۔ اِن شاء اللہ عزوجل اس کی برت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْنُ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

فضائل درود وسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضیلت دورد پاک

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مجھ پر درود وسلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا جواب دینے کے لئے میری قوتِ گویائی لوٹا دیتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، رقم الحدیث ۲۰۴۱، جلد ۲، صفحہ ۳۲۵)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْبِ: صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

پیاری اسلامی بہنو! حصول برکت اور ترقی معرفت اور حضور پُر نور، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کے لئے درود وسلام سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہے یقیناً

سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ ان کو احاطہ بیان میں لانا ممکن نہیں۔ درود شریف کے فضائل میں بے شمار کتب تصنیف کی جا چکی ہیں۔ اس کے فضائل وثمرات اکثر مبلغین بیان کرتے رہتے ہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے۔ بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں۔ مگر فضائل درود وسلام بہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔

دن ہو یا رات ہمیں اپنے محسن وغمگسار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہئے۔ اسی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے یوں بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ بطن سیدہ آمنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنائے آب وگل میں جلوہ افروز ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دعا جاری تھی۔

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ پروردگار! میری اُمت میرے حوالے فرما: رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِـیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے۔ حق عزوجل نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر معراج پر روانگی کے وقت اُمت عاصیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہو گئے۔ دیدار جمال خداوندی عزوجل اور خصوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگاران اُمت کو یاد فرمایا۔ عمر بھر گناہ گاران امت کے لئے غمگین رہے لہٰذا محبت اور عقیدت بلکہ مروت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ غمخوار اُمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد اور درود وسلام سے کبھی غفلت نہ کی جائے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذکر اُس کا اپنی عادت کیجئے

اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو چاہئے کہ محسن کا بدلہ دیا جائے۔ اگر بدلہ نہ ہو سکے تو کم از کم اُس کے لئے دعاء کر دی جائے۔ اگر کسی کے گھر دعوت کھائیں تو اُس

کے لئے بھی دعا کریں۔ غور فرمائیں پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر کتنے احسانات ہیں مگر یہ کب ممکن ہے کہ ہم ان کا شکریہ ادا کرسکیں۔ بس اتنا ہی کریں کہ اُن پر درود وسلام کے تحفے بھیجا کریں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں دعائے رحمت کیا کریں۔ جیسے فقراء سخی داتا کو دائیں دیتے ہیں۔ شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا! دل تم پہ فدا جان حسن تم پہ فدا ہو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

مذکورہ بالا آیت کریمہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخترع نعت ہے اس میں ایمان والوں کو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے لطف کی بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں کافی احکامات صادر فرمائے مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ وغیرہ۔ مگر کسی جگہ یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں۔ ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور ایمان والو! تم بھی کیا کرو۔ صرف درود شریف کے لئے ہی ایسا فرمایا گیا ہے۔ اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خدا عزوجل کا بھی ہو اور بندے کا بھی۔۔ یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ کے کام ہم نہیں کر سکتے۔ اور ہمارے کاموں سے اللہ عزوجل بلند و بالا ہے۔

اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ عزوجل کا بھی ہو ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو وہ صرف اور صرف آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے جس طرح ہلال عید پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خود خالق عزوجل کی بھی نظر ہے۔ جنکے ہاتھوں کے بنائے ہوئے حسن و جمال! اے حسین تیری ادا اُس کو پسند آئی ہے ایسا تجھے خالق

عزوجل نے طرحدار بنایا! یوسف علیہ السلام کو تیرا طالب دیدار بنایا اللہ عزوجل کا درود ہے رحمت نازل فرمانا، جبکہ فرشتوں کا اور ہمارا درود دعائے رحمت کرنا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

پیاری اسلامی بہنو! اللہ عزوجل نے آیت مبارکہ میں یہ خبر دی ہے کہ ہم ہر آن اور ہر گھڑی اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتوں کی بارش برساتے ہیں۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ عزوجل خود ہی رحمتیں نازل فرما رہا ہے تو ہمیں درود شریف پڑھنے یعنی رحمت کے لئے دعا مانگنے کا کیوں حکم دیا جا رہا ہے۔ کیوں کہ مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو تو جب پہلے ہی سے رحمتیں اُتر رہی ہیں پھر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی سوالی کسی دروازہ پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کے مال واولاد کے حق میں دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ سخی کے بچے زندہ رہیں مال سلامت رہے، گھر آباد رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ دعائیں مالک مکان سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ مہذب سوالی ہے بھیک مانگنا چاہتا ہے۔ مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ خوش ہو کر کچھ نہ کچھ جھولی میں ڈال دیتا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا: اے ایمان والو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہم تو اولاد سے پاک ہیں۔ مگر ہمارا ایک پیارا حبیب ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ اُس کے اہل بیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُس کے اصحاب کی خیر مانگتے ہوئے۔ اُن کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں کو اُن پر بارش ہو رہی ہے اُس کا تم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔ درود شریف پڑھنا دراصل اپنے پروردگار کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اعلیٰ ترکیب ہے۔ وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا! ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بنایا۔ نیز اس آیت مقدسہ میں

مسلمانوں کو متنبہ (خبردار) فرما دیا گیا کہ اے درود وسلام پڑھنے والو! ہرگز ہرگز یہ گمان بھی نہ کرنا کہ ہمارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں۔ اور ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے درود وسلام کے محتاج ہیں۔ تم درود پڑھو یا نہ پڑھو۔ ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی ہی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا درود وسلام پڑھنا تو اب ہو۔ پیارے حبیب، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتوں کی برسات تو جب سے ہے جبکہ ''جب'' اور ''کب'' بھی نہ بنا تھا۔ ''جہاں'' ''وہاں'' ''کہاں'' سے بھی پہلے ان پر رحمتیں ہی رحمتیں ہیں۔ تم سے درود وسلام پڑھوانا یعنی پیارے محبوب پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعائے رحمت منگوانا تمہارے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے تم درود وسلام پڑھو گے تو اس میں تمہیں کثیر اجر وثواب ملے گا۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ

درود وسلام پڑھنے والی اسلامی بہنو! اپ کو مبارک ہو۔ جب آپ ایک بار درود شریف پڑھتے ہیں تو اللہ عزوجل دس بار رحمت بھیجتا ہے دس درجات بلند کرتا ہے۔ دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ دس گناہ مٹاتا ہے۔ دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غزوات میں شمولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (جذب القلوب)

درود پاک سبب قبولیت دعا ہے۔ اس کے پڑھنے سے شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب ہو جاتی ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باب جنت پر قرب نصیب ہوگا۔ درود پاک تمام پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لئے کافی ہے۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے صدقہ کا قائم مقام بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے درود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے

خوف دور ہوتا ہے۔ ظلم سے نجات حاصلہوتی ہے۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی محبت پیدا ہوتی ہے فرشتے اُس کا ذکر کرتے ہین۔ اعمال کی تکمیل ہوتی ہے۔ دل و جان اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ پڑھنے والا خوشحال ہو جاتا ہے برکتیں حاصل ہوتی ہیں اولاد در اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے۔ (جذب القلوب) درود شریف پڑھنے سے قیامت کی ہولنا کیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے سکرات موت میں آسانی ہوتی ہے۔ دنیا کی تباہ کاریوں سے خلاصی (نجات) ملتی ہے۔ تنگدستی دور ہوتی ہے۔ بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں۔ ملائکہ درود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں درود شریف پڑھنے والا جب پل صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پا جائے گا۔ اور عظیم تر سعادت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور سراپا نور تاجدار مدینہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے محاسن نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل میں گھر کر جاتی ہیں اور کثرتِ درود شریف سے صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور ذہین میں قائم ہو جاتا ہے اور خوش نصیبوں کو درجہ قربت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو جاتا ہے اور خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار فیض آثار نصیب ہوتا ہے روز قیامت مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ روز قیامت مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واسطہ رکھنے والوں کو فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور محبت رکھتے ہیں فرشتے اُس کے درود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے ہیں۔ اور اُس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور فرشتگان سیاحین (زمین پر سیر کرنیوالے فرشتے) اُس کے درود شریف کو مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں پڑھنے والے اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ (جذب القلوب)

سعادت عظمیٰ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جذب القلوب) میں مزید فرماتے ہیں کہ درود و سلام پیش کرنے والے کے لئے سعادت در سعادت یہ ہے کہ اُسے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس جواب سلام سے مشرف فرماتے ہیں۔ ایک ادنیٰ غلام کے لئے اس سے بالاتر سعادت اور کون سی ہو سکتی ہے؟

کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود جواب سلام کی صورت میں دعائے خیر و سلامتی فرمائیں۔ اگر تمام عمر میں صرف ایک بار بھی یہ شرف حاصل ہو جائے تو ہزارہا شرافت و کرامت اور خیر و سلامتی کا موجب ہے۔

یہی آرزو ہو جو سرخرو ملے دو جہان کی آبرو! میں کہوں غلام ہوں آپ کا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہر دس بار درود شریف

اللہ عزوجل نے جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آنکھ کھولتے ہی عرش پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا دیکھا۔ عرض کیا۔ یا اللہ عزوجل تیری بارگاہ میں کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے؟ ارشاد باری عزوجل ہوا ہاں۔ اس نام والا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا۔ میرے نزدیک تجھ سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اے پیارے آدم علیہ السلام اگر میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمایا نہ ہوتا تو نہ آسمان پیدا کرتا نہ زمین، نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، پھر جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک پسلی سے حضرت حوا علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا۔ چونکہ اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا

فرمادی تھی حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا، یا اللہ عزوجل میرا اس کے ساتھ نکاح کردے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔ اس کا مہر ادا کرو۔ عرض کیا مولیٰ اس کا مہر کیا ہے؟ فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے۔ اس نام والے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس بار درود پاک، پڑھو عرض کی یا اللہ عزوجل اگر درود شریف پڑھوں تو حوا علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کردے گا؟ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیہ السلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ عزوجل نے ان کا حضرت حوا علیہ السلام کے ہمراہ نکاح کردیا۔

(سعادۃ الدارین)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

امداد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک غریب شخص تھا جس پر پانچ سو درہم کا قرضہ تھا۔ اُسے ایک رات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اُس نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنی پریشانی عرض کی: سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم ابوالحسن کیسانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے۔ وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے۔ وہ اگر تم سے کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا۔ تم ہر روز دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سو بار درود پاک کا تحفہ پیش کرتے رہو۔ مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ گیا۔ اور اپنا حال زار بیان کیا ساتھ ہی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام بھی سنایا تو ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ سنتے ہی وجد میں آگئے اور تخت سے اُتر کر دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر کہا

اے بھائی! یہ میرے اور اللہ عزوجل کے درمیان ایک راز تھا۔ دوسرا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔ پھر ابوالحسن کیسانی نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ ان کو پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو، پھر کہا اے بھائی! پانچ سو درہم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کی تعمیل میں پیش کر رہا ہوں۔ ایک ہزار درہم مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ لیکر ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا نذرانہ ہے۔ مزید کہا کہ آپ کو آئندہ جب کبھی کوئی ضرورت پیش ہو میرے پاس ضرور تشریف لایا کریں۔

(معارج النبوۃ)

مشکل جو آ پڑی کبھی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام نبیوں کے سرور امام ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

پیاری اسلامی بہنو! اللہ عزوجل کے کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا۔ جو اپنی اُمت کے تمام احوال کو جانتے ہیں۔ اُمت کی پریشانیوں کو بھی جانتے ہیں۔ مدد اور دستگیری بھی فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا (یعنی اور یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر گواہ ہیں) کے تحت فرماتے ہیں تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم پر قیامت کے دن اِس وجہ سے گواہی دیں گے کہ وہ نورِ نبوت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے ہیں کہ اُس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں امتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے الحاصل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات سے بھی باخبر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے اچھے بُرے اعمال سے بھی واقف ہیں اور تمہارے اخلاص ونفاق پر بھی آگاہ ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورۃ بقرہ)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا عزوجل ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عید کرادی!

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ جوکہ پابند شریعت اور متبع سنت اور درود شریف کی کثرت کرنے والے بزرگ تھے فرماتے ہیں۔ مجھ پر گردش کے دن آگئے۔ فقر وتنگدستی یہاں تک بڑھی کہ فاقہ کی نوبت آگئی۔ اسی عالم فاقہ مستی میں عید کی رات آگئی میں بے حد پریشان تھا کہ صبح عید کا دن ہے بچوں کے لئے نہ کوئی نئے کپڑے ہیں اور نہ ہی کھانے پینے کی چیزیں ابھی رات کی چند گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو ہاتھوں میں قندیلیں اٹھاتے کچھ لوگ دروازہ پر کھڑے ہیں میں بے حد پریشان تھا کہ نہ جانے اس وقت یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں کہ ان میں سے ایک خوش پوش شخص جو اس علاقہ کا رئیس تھا آگے بڑھا اور اُس نے بتایا الحمد للہ ابھی میں سو رہا تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غریب خانہ پر تشریف لائے ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں۔ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر وفاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ عزوجل نے بہت کچھ دے رکھا ہے جا اور جا کر اُن کی خدمت کر، اُس کے بچوں کے لئے کپڑے بھی ساتھ لیتا جا

اور کچھ خرچی بھی دے آتا کہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ یہ کچھ سامان عید قبول فرمائیں اور میں درزی کو بھی ساتھ لیتا آیا ہوں۔ آپ بچوں کو بلالیں تاکہ اُن کے لباس کا ناپ لے کر اُن کے کپڑے تیار کر دیئے جائیں۔ پھر اس رئیس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو اور بعد میں بڑوں کے لہٰذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔

(سعادۃ الدارین)

تیرے کرم سے اے کریم ﷺ مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منہ چوم لیا!

امام سخاوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سونے سے پہلے ایک مقررہ تعداد میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک رات آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے گھر کو منور فرمایا ہے اور مجھ سے فرما رہے ہیں۔ اپنا منہ قریب کر جس سے تو مجھ پر درود بھیجا کرتا ہے تاکہ میں اس پر بوسہ دوں فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی شرم آئی۔ میں اپنا منہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دہن مبارک کے قریب کیسے کروں؟ پس میں اپنا رخسار (گال) آپ کے منہ مبارک کے قریب لے گیا آپ سراپا پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا جب میں بیدار ہوا تو میرا سارا گھر مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور آٹھ یوم تک معطر رہا اور میرے رُخسار سے بھی آٹھ روز تک خوشبو آتی رہی۔ جذب القلوب

عنبرز میں عبیر ہوا مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگزر کی ہے

دورد پاک تمام اعمال سے افضل ہے!

حضرت عبدالعرفان سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر ایک شخص کا قطعی طور پر قبول ہوتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ اس میں کوئی شب نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک تمام اعمال سے افضل ہے۔ اور یہ اُن کا ملائکہ کا ذکر ہے جو اطراف جنت میں رہتے ہیں اور جب وہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی برکت سے جنت کشادہ ہو جاتی ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلٰوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ)

جب فرشتے قبر میں صورت دکھائیں آپ کی
ہو زبان پر پیارے، آقا الصلوٰۃ و السلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب!

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے ایک سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حجۃ السلام سے مشرف ہو اور بعد اُس کے ایک غزوہ میں شرکت کرے تو اس کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا۔ وہاں پر کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جو حج کی استطاعت اور جہاد کی قوت نہ رکھتے تھے۔ یہ بات سن کر اُن کے دل ٹوٹ گئے کیونکہ وہ اس ثواب کو حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ ربّ العزت کا دریائے رحمت جوش میں آیا۔ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی فرمائی۔ اے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص تم پر درود بھیجے گا اُس کو چار سو غزوات کا

ثواب ملے گا اور ہر غزوہ چار سو حج کے برابر ہوگا (جذب القلوب)

سبحان اللہ عزوجل! ایک بار درود شریف پڑھنے کا ثواب چار سو غزوات کے برابر اور ہر غزوہ چار سو حج کے برابر۔ چار سو کو چار سو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ایک لاکھ ساٹھ ہزار آیا! الحمد للہ! درود شریف پڑھنے سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے! وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

ابرِ رحمت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروری ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس درود شریف پڑھنے والے کے سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے پھر اُسے برسنے کا حکم دیتا ہے۔ جب وہ برستا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے اور پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرہ سے چاندی پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرے کی برکت سے اُس کو ایمان کی دولت نصیب فرماتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

دم بدم صلِ علیٰ!

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتا دیجئے کہ دن کو کتنا حصہ درود خوانی کے لیے مقرر کردوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس قدر

چاہو مقرر کرلو۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ دن رات کا چوتھائی حصہ درود خوانی کے لئے مقرر کرلوں؟ تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جس قدر چاہو مقرر کرلو اگر تم چوتھائی سے زیادہ حصہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا! حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دن رات کا دوتہائی مقرر کرلوں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو وقت مقرر کرلو اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مقرر کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں دن رات کا کل حصہ درود خوانی ہی میں خرچ کروں گا۔ تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو درود شریف تمہاری تمام فکروں اور غموں کو دور کرنے کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اور تمہارے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔

وہی رب عزوجل ہے جس نے تجھے کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بنایا

(حدائق بخش)

پیاری اسلامی بہنو! سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے رہنے کے سبب اگر دعا کا وقت بھی نہ ملے تو ساری حاجتیں خود ہی بر آتی ہیں کیونکہ درود خود دعا ہے اور دعا بھی پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں یقیناً آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات بلند تر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری دعا کی حاجت نہیں۔ مگر ہم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعائیں مانگیں گے تو یقیناً سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں محروم نہیں چھوڑیں گے۔ دستور ہے کہ اگر کسی رئیس اور مالدار آدمی کو کوئی غریب آدمی تحفہ دے اگرچہ وہ مالدار شخص حاجت مند نہیں لیکن پھر بھی وہ قبول کر کے اُس کا بہتر بدلہ دینے کی سعی کرتا ہے تو

ہم گنہگار سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود وسلام کا گلدستہ بطور تحفہ پیش کریں تو پھر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم سے ہمارے بگڑے کام کیوں نہ سنور جائیں۔

بھر کے جھولی میری میری سرکار ﷺ نے
مُسکرا کر کہا اور کیا چاہئے؟
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

پیاری اسلامی بہنو! خصوصی اہتمام کے ساتھ تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت سے ہم سے جتنا بھی ہو سکے درود پاک کی کثرت کرنی چاہئے۔

اب درود پاک کے چند صحیفے پیش کئے جاتے ہیں جن کی برکت سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار ہونے کی امید ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ! اَلْجَامِعِ الْاَسْرَارِ كَ وَالدَّالِّ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

اے اللہ عزوجل اپنی رحمت وسلامتی فرما۔ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو جامع ہیں تیرے اسرار کے اور دلالت کرنے والے ہیں تیری ذات پر اور سلام ہو ان کے آل واصحاب پر۔

مذکورہ بالا درود پاک کے بارے میں حضرت علامہ سید احمد دحلان علیہ رحمتہ اپنے ''مجموعہ'' میں فرماتے ہیں کہ جو روزانہ ایک ہزار باریہ درود شریف پڑھے گا اُس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگی علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ) میں فرماتے ہیں کہ

یہ نہیں فرمایا کہ خواب میں زیارت ہوگی یا بیداری میں ظاہر یہ ہے کہ خواب میں

زیارت ہوگی! اے اللہ عزوجل رحمت نازل فرما

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ!

محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح پر عالم ارواح میں اوران کے جسم پاک پر عالم اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مندرجہ بالا درود پاک پڑھے گا اُس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اُس کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر کا جام پیئے گا اور اُس کے جسم کو اللہ عزوجل دوزخ پر حرام کردے گا۔

(کشف الغمہ۔ القول البدیع)

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ!

اے اللہ عزوجل محمد امی لقب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رحمت نازل فرما۔

مندرجہ بالا درود شریف کے فضائل میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ مفاخر الاسلام کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا تو وہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا یا جنت میں اپنی منزل دیکھ لے گا۔ اگر پہلی بار میں مقصد پورا نہ ہو تو دوسرے جمعہ کو بھی اس کو پڑھ لے۔ ان شاء اللہ عزوجل پانچ جمعوں تک اس کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوجائے گی۔ (جذب القلوب)

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ عزوجل! اُمی لقب محمد نبی پر اوران کی آل پر رحمت وسلامت نازل فرما۔

''جذب القلوب'' میں ہے کہ جو شب جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) دو رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی گیارہ بار پھر گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد مذکورہ بالا درود شریف سو بار پڑھے ان شاء اللہ تین جمعہ نہیں گزریں گے کہ زیارت فیض بشارت سے سرفراز ہوگا۔

دیدار کی بھیک کب بٹے گی؟
منگتا ہے امیدوار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِیِّ

اللہ عزوجل کی رحمت ہو نبی امی پر جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۃ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ مندرجہ بالا درود شریف پڑھے۔ ان شاء اللہ عزوجل خواب میں دیدار فیض آثار سے مشرف ہوگا!

1- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

اے اللہ عزوجل! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے ہمیں حکم دیا اُن کے لئے رحمت مانگنے کا۔

2- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

اے اللہ عزوجل ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود بھیج جس کے آپ حقدار ہیں۔

3- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

اے اللہ عزوجل! درود پہنچا محمد پر جیسے تو چاہتا ہے اور اُن کے لئے پسند کرتا ہے

4- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

اے اللہ عزوجل! روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عالم ارواح میں درود پہنچا!

5- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

اے اللہ عزوجل! جسم محمد پر عالم اجسام میں رحمت نازل فرما۔

6- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

اے اللہ عزوجل! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر رحمت نازل فرما عالم قبور میں۔

7- صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اللہ کی رحمت ہو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمٰن نے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمتہ المنان کے بعض معمولات و وظائف کو ایک کتابچہ میں جمع کیا ہے جس کا نام ''الوظیفۃ الکریمہ'' ہے اس میں مندرجہ بالا درود پاک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ حصول زیارت اقدس کے لئے اس سے بہتر کوئی صیغہ نہیں ہے روزانہ عشاء کی نماز کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے یہ تصور کرے۔ روضہ انور کے حضور حاضر ہوں۔ اور یقین جانے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میری آواز سن رہے ہیں۔ میرے دل کے خطرات پر مطلع ہیں۔ دست بستہ (ہاتھ باندھ کر) ۴۱ بار یا ۱۰۱ بار یا ۱۰۰۱ بار غرض طاق بار روزانہ جتنا نبھا سکے پڑھے اور ہاں خاص تعظیم شانِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پڑھے۔ اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے پڑھنے سے زیارت نصیب ہوگی۔ آگے اُن کا کرم بے حد، بے انتہا ہے۔ فراق ووصل چہ خواہی رضائی دوست طلب۔

جلوہ یار اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا

پیاری اسلامی بہنو! زیارت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جتنے بھی درود

پاک کے صیغے ہیں جس پر چاہیں عمل کریں لیکن اس نیت سے پڑھنا کہ ''میں درود پاک پڑھوں گا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائیں گے''۔ مناسب نہیں ہے بہتر یہی ہے کہ عمل خاص تعظیم اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حصول ثواب کی نیت سے کیا جائے۔ آگے اُن کا کرم بے شمار ہے

تلا ہوا ہے کرم بندہ پروری کے لئے
کشادہ دامن رحمتہ ہے ہر کسی کے لئے

اگر زیارت میں تاخیر ہو جائے یا کسی کو زیارت ہوتی ہی نہیں تو اس میں بھی دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ اُن کی مرضی ہے تاخیر میں بھی کوئی نہ کوئی حکمت ہو گی ہمیں اس شعر کا مصداق بن جانا چاہیے۔

وہ سنیں یا نہ سنیں اُن کی بہر حال خوشی!
دردِ دل ہم تو کہے جائیں گے ان شاء اللہ

تاخیر سے دل برداشتہ ہونے والی اسلامی بہن فرماتے ہیں۔ میں متواتر چودہ سال تک حج کی سعادت عظمیٰ سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک درویش کو کعبہ معظّمہ کا دروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی لَا لَبَّیْكَ میں نے چودھویں سال اُس شخص سے پوچھا! اے درویش تو بہرہ تو نہیں اُس نے جواب دیا! میں سب کچھ سن رہا ہوں!

میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟

اُس نے کہا یا شیخ! میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہو اور بجائے سال بھر کے ہر روز ہزار بار یہ جواب ''لا لبیک'' سنائی دے تو پھر بھی اس دروازے سے سر نہ اُٹھاؤں گا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروف گفتگو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گرا۔ اُس نے وہ

کاغذ میری طرف بڑھایا۔ میں نے پڑھا۔ اُس میں لکھا تھا۔

اے مالک رضی اللہ عنہ! تو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے کہ میں نے اس کے چودہ سال کے حج قبول نہیں کئے۔ ایسا نہیں بلکہ اس مدت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اس کی پکار ہی کی برکت سے قبول کئے ہیں تا کہ کوئی میری بارگاہ سے محروم نہ جائے۔ پیاری اسلامی بہنو! زیارت ہو یا نہ ہو کثرت درود شریف کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مقصود صرف اللہ عزوجل اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا ہونی چاہئے۔ ان شاء اللہ عزوجل کبھی نہ کبھی زیارت ضرور ہوگی۔

دُیدار کی بھیک کب بٹے گی؟
منگتا ہے امیدوار آقا ﷺ

الٰہی منتظر ہوں وہ خرام ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں بار بار سارے انبیاء کے سردار، سید ابرار، شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار فیض آثار کا شرف نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین!

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و علا کی قسم

(حدائق بخشش)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اگر آپ رضائے الٰہی کو پانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ اِس کی برکت سے آپ کا سینہ مدینہ

بن جائے گا۔

الحمد للہ! دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، خوش نصیب اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہی ہیں، آپ بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جایئے، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنایئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نورانی سیرت اپنایئے اور دونوں جہانوں میں عزت پایئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت و ریاضت میں مصروف رکھے اور اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر کاربند رکھے۔

اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت واہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

﴿فضیلت دورد پاک﴾

ام المومنین، محبوبہ محبوب ربّ العٰلمین، صدیقہ بنت صدیق، طیبہ، طاہرہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کپڑا سی رہی تھیں کہ سوئی گر گئی اور چراغ بھی بجھ گیا، اتنے میں حضور سید عالم، تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ وہ سوئی بھی مل گئی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے! اِس پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے اُس کے لئے جو قیامت میں مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون ہے جو حضور

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ دیکھ سکے گا؟ فرمایا: وہ بخیل ہے۔ عرض کی گئی: بخیل کون ہے؟ فرمایا: جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(القول البدیع صفحہ ۱۴۷، نزہۃ الناظرین صفحہ ۳۱)

خُدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ: صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

پیاری اسلامی بہنو! آج ساری دنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پائی جارہی ہے۔ کوئی ملک، کوئی شہر اور کوئی گاؤں بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں بدامنی اور بے چینی نہ پائی جاتی ہو۔ آج ہر شخص بے چینی کا شکار نظر آرہا ہے۔

آہ! نادان انسان شراب و رباب کی محفلوں، سینما گھروں کی گیلریوں، ڈارمہ گاہوں، فحش و عریانی سے مرقع نائٹ کلبوں اور جنسی و رومانی ناولوں کے مطالعہ میں سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے، آخر سکون کہاں ملے گا؟ آیئے قرآن سے سوال کرتے ہیں، اے اللہ عزوجل کے سچے اور پاکیزہ کلام! تو ہی ہماری رہنمائی فرما اور ہمیں ارشاد فرما کہ سکون کہاں ملتا ہے؟ جب ہم نے قرآن مجید کی خدمت میں استفسار کیا تو جواب ملا۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (پ ۱۳ ع ۱۰)

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کو چین ہے۔ (کنز الایمان)

گویا یہ بے چینی اور بے اطمینانی ذکر اللہ عزوجل سے غفلت کی وجہ سے ہے اللہ عزوجل کا ذکر دل کی غذا ہے اور دل اگر اپنی غذا نہ پائے تو بے چین نہ ہو تو کیا ہو۔ معلوم ہوا کہ یہ پریشانیاں اور حیرانیاں محض اللہ عزوجل کے ذکر سے غفلت کے باعث ہیں۔

غافل انسان اپنے ربّ کو دیا کر
دل کی اُجڑی بستیاں آباد کر

ہر چیز تسبیح کرتی ہے!

پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے کہ دنیا کی ہر چیز اللہ عزوجل کی تحمید وتقدیس میں رطب اللسان ہے۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (پ ۵ ع ۵)

یعنی اور کوئی چیز نہیں جو اُسے سراہتی ہوئی اُس کی پاکی نہ بولے۔ چنانچہ اس کے مطابق کوئی شے بھی اُس کی تسبیح سے غافل نہیں۔ حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہر زندہ چیز اللہ عزوجل کی تسبیح کرتی ہے۔ اور ہر چیز کی تسبیح اُس کے حسب حیثیت ہے۔ مفسرین نے کہا ہے کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرتا ہے۔ اور ان سب کی تسبیح "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ" ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم نے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتہائے مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے دیکھے اور یہ بھی دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف میں ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اُس پتھر کو جانتا ہوں، جو میری بعثت کے زمانے میں مجھے سلام کرتا تھا۔ (مسلم شریف)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رو دیا۔ غم خوار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اُس پر دست کرم پھیرا۔ اور شفقت فرمائی اور تسکین دی۔

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

غافل جانور ذبح کر دیا جاتا ہے!

ان تمام احادیث سے جماد (یعنی بے جان چیزیں مثلاً پتھر لکڑی وغیرہ) کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔ شجر و حجر، جمادات وحیوانات سبھی اُس کی یاد میں مشغول ہیں اور جو غافل ہوا اُس نے نقصان اُٹھایا۔ چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کسی درخت پر کلہاڑا اُسی وقت چلتا ہے جبکہ وہ ذکر اللہ عزوجل سے غفلت اختیار کرے۔

جو جانور ذکر اللہ عزوجل سے غافل ہوتا ہے وہ ذبح کر دیا جاتا ہے۔ (الملفوظ)

غافل پرندے کی سزا!

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کسی شخص نے ایک پرندہ تحفہ کے طور پر بھیجا۔ آپ نے قبول فرما کر اسے پنجرے میں بند کر دیا اور کچھ مدت اپنے پاس رکھ کر ایک دن اُسے آزاد کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا۔ حضرت! آپ نے اِسے آزاد کیوں کر دیا؟ تو فرمایا۔ مجھے اُس پرندے نے بڑی منت سے کہا تھا کہ اے جنید! افسوس تو تو اپنے دوستوں کے ساتھ ملاقات کا لطف اُٹھائے اور مجھے میرے دوستوں کی ملاقات سے یوں دور رکھے اور پنجرے میں بند رکھے مجھے اُس پر رحم آیا اور چھوڑ دیا۔ اُڑتے وقت وہ کہنے لگا کہ پرندہ یا جانور جب تک ذکر اللہ عزوجل میں مصروف رہتا ہے۔ آزاد رہتا ہے۔ اور جہاں اُس پر غفلت طاری ہوئی قید میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اے جنید! میں یادِ الٰہی سے ایک ہی دن غافل ہوا تھا جس کی سزا میں مجھے

پنجرے کی سخت قید بھگتنا پڑی۔ ہائے اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اکثر اوقات ذکر اللہ عزوجل سے غافل رہتے ہیں۔ اے جنید! میں آپ کے سامنے پکا وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ذکر اللہ عزوجل سے غافل نہ رہوں گا۔ یہ کہہ کر پرندہ اُڑ گیا۔ پھر وہ پرندہ حضرت جنید بغدادی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی زیارت کے لئے آیا کرتا اور اُن کے ہمراہ دستر خوان پر دانے وغیرہ بھی کھایا کرتا تھا۔ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو وہ پرندہ بھی زمین پر گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس کے بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا، انہوں نے جواب دیا چونکہ اُس پرندے پر میں نے رحم کھایا تھا اللہ عزوجل نے بھی مجھ پر رحم کیا۔ (نزہۃ المجالس)

غافل مچھلیاں اور دانا بچی!

ایک بزرگ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کی چھوٹی لڑکی بھی بیٹھی تھی۔ آپ جو بھی مچھلی پکڑتے وہ اپنی لڑکی کو دیتے جاتے اور وہ لڑکی اپنے والد سے مچھلیاں لے کر پھر دریا میں ڈالتی جاتی۔ حضرت جب فارغ ہو کر اٹھے تو لڑکی سے فرمایا۔ بیٹی! مچھلیاں کہاں ہیں؟ تو وہ بولی! میں نے تو اُن سب کو پھر دریا میں ڈال دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا: تم نے یہ کیا کیا؟ ساری محنت برباد کر دی تو وہ بولی کہ آپ ہی نے تو بتایا تھا کہ جو مچھلی ذکر اللہ عزوجل سے غافل ہو جاتی ہے وہی جال میں پھنستی ہے تو آپ جس مچھلی کو پکڑتے تھے میں سمجھ لیتی تھی کہ یہ مچھلی ذکر اللہ عزوجل سے غافل ہے جبھی تو پکڑی گئی ہے۔ اس لئے میں نے اِس خیال سے کہ غافل مچھلیاں کھا کر اُن کی صحبت سے کہیں ہم بھی ذکر اللہ عزوجل سے غافل نہ ہو جائیں لہٰذا میں نے وہ ساری مچھلیاں پھر دریا میں ڈال دیں۔ (نزہۃ المجالس)

ذکر تین طرح کا ہوتا ہے!

(۱) ذکر باللسان

(۲) ذکر بالقلب

(۳) ذکر بالجوارح

(۱) ذکر باللسان (یعنی زبان سے ذکر کرنا) سے مراد اللہ عزوجل کی تسبیح، تقدیس، ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے۔ خطبہ توبہ استغفار، دعا وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں۔ (خزائن العرفان)

(۲) ذکر بالقلب اللہ عزوجل کی نعمتوں کا یاد کرنا، اُس کی عظمت و کبریائی اور اُس کے دلائل قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباط مسائل (قرآن وحدیث سے مسائل اخذ کرنا) میں غور کرنا بھی اِس میں داخل ہے۔ (خزائن العرفان)

(۳) ذکر بالجوارح اِس ذکر کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل کی عظمت وجلال میں غور کرے۔ اُس کی جبروت وملکوت (یعنی عظمت وسلطنت) میں محوفکر ہوا اور زمین وآسمان میں اللہ عزوجل نے اپنی ذات وصفات پر جونشانیاں قائم کی ہیں اُن نشانیوں کوتلاش کرے۔ اور اُس نشان پر پہنچ کر صاحب نشان یعنی اللہ عزوجل کو یاد کرے) مثلاً درندوں کی چیرہ دستی (یعنی قوت وہیبت) کو دیکھ کر اللہ عزوجل کے قہر وغضب کو یاد کرے۔ اولاد پر ماں کی شفقت کو دیکھ کر اللہ عزوجل کی رحمت کو یاد کرے اور بلند وبالا پہاڑوں کو دیکھ کر اللہ عزوجل کی عظمت وہیبت کو یاد کرے۔ وسیع ومحیط آسمانوں کو پہنائی کو دیکھ کر اللہ عزوجل کی عظمت کو یاد کرے۔ (ذکر بالجہر)

رات بھر فرشتہ حفاظت کرتا ہے!

جب آدمی سونے کے لئے اپنے بستر پر آتا ہے۔ تو فوراً فرشتہ اور شیطان اُس

کے پاس آتے ہیں۔فرشتہ کہتا ہے اپنا عمل بھلائی پر ختم کر۔شیطان کہتا ہے بُرائی پر ختم کر۔پھر اگر وہ ذکر اللہ عزوجل کر کے سو جاتا ہے تو فرشتہ رات بھر اُس کی حفاظت کرتا ہے۔اگر چار پائی سے گر کر مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔(حصن حصین)

اللہ عزوجل قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ (پ ۲ ع ۲)

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

اللہ عزوجل اپنے ذاکر بندوں کو کس طرح یاد فرماتا ہے اس کی تفصیل اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے چنانچہ

اللہ عزوجل بھی ذاکر کا ذکر کرتا ہے!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ راحت وقلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،میرے متعلق میرا بندہ جو گمان رکھتا ہے میں اُس کے لئے ایسا ہی ہوتا ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں اُس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرے تو میں اُسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اُن سے بہتر ہے۔(بخاری)

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جس خوش نصیب کو یاد کرے اور وہ بھی بہتر جماعت یعنی فرشتوں کے گروہ میں! یقیناً اُس کے لئے تو دنیا وآخرت دونوں ہی سنور جائیں گے۔

اللہ عزوجل اپنے ذاکر کا ذکر فرماتا ہے!

حضرت سیدنا ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ میرا ذکر کرتا ہے تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے۔لوگوں نے پوچھا، یہ کیوں کر؟ اُنہوں نے فرمایا،

جب میں اُس کا ذکر کرتا ہوں تو وہ میرا ذکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (تنبیہ المغترین)

جہاں ذکر ہوتا ہے ہر چیز گواہ ہو جاتی ہے!

ابوالملیح رحمۃ اللہ علیہ جب ذکر اللہ عزوجل کرتے تو اُن کو وجد آ جاتا اور فرماتے کہ مجھے اس لئے وجد آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اگر وہ کسی جگہ جاتے ہوئے راستہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتی تو واپس آ جاتے اور دوبارہ اسی راستہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے گزرتے، اگرچہ ایک منزل کا فاصلہ ہوتا۔ اور فرماتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ میں جس جس بقعہ زمین (علاقے) سے گزروں وہ سب قیامت میں میرے ذکر اللہ عزوجل کی گواہی دیں۔ (تنبیہ المغترین)

سبحان اللہ! ہمارے بزرگوں کا تو حال یہ تھا کہ ہر وقت اللہ اللہ عزوجل کرتے رہتے۔ اگر کسی گلی سے گزرتے ہوئے ذکر سے غفلت ہو جاتی تو پھر دوبارہ لوٹ جاتے اور پھر ذکر کرتے ہوئے وہیں سے گزرتے کہ کوئی گلی، کوئی کوچہ ایسا نہ ہو جو ذکر اللہ عزوجل سے خالی رہ جائے اور آہ! ہم فحش گوئی، موسیقی اور فضول باتوں کا ہر شے کو گوارہ بنائے جا رہے ہیں!

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ اُس کا ذکر ہم ہر جگہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی خاص مقام اور وقت مقرر نہیں فرمایا۔ جہاں جائیں۔ جدھر جائیں اللہ اللہ کر سکتے ہیں جیسا کہ

ذکر اللہ کے لئے کوئی مقام مخصوص نہیں!

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے قول اُذْکُرُوْنِی

اُذْکُرْکُمْ ''تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچہ کروں گا'' سے ہم پر آسانی کر دی ہے کہ ذکر اللہ عزوجل کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہیں فرمائی۔ اگر اللہ عزوجل ہمارے لئے ذکر کے لئے کوئی جگہ مخصوص فرما دیتا تو ہمیں وہاں جانا واجب ہو جاتا خواہ وہ مقام ایک صدی کی مسافت پر ہوتا جیسا کہ حج کے لئے لوگوں کو کعبہ میں بلایا ہے پس اس کا شکر اور احسان ہے۔ (تنبیہ المغترین)

اللہ اللہ کرنے والا ہی محبت میں بیٹھے

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں جو شخص بیٹھنا چاہتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس سے شرط کر لیتے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے ذکر سے غفلت نہ کرے گا۔ (تنبیہ المغترین)

جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نائی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان ہر وقت ذکر اللہ عزوجل سے تر رہتی تھی ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نائی کے پس خط بنوا رہے تھے، جب مونچھیں تراشنے کا موقع آیا۔ نائی نے عرض کی عالی جاہ! برائے مہربانی کچھ دیر کے لئے ذکر موقوف فرما دیں تا کہ میں مونچھیں تراش لوں، ورنہ ہونٹ کٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ ارشاد فرمایا۔ آپ اپنا کام جاری رکھیں ہونٹ کٹتے ہوں تو کٹ جائیں لیکن میں ذکر اللہ عزوجل بند نہیں کر سکتا۔ (انیس الواعظین)

غافل کی روح دنیا سے پیاسی جاتی ہے:

حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ذاکرین کی ارواح کے سوا باقی تمام روحیں دنیا سے پیاسی نکلتی ہیں۔

(تنبیہ المغترین)

ذکر میں دل نہیں لگتا:

ایک شخص رات کو ذکر اللہ عزوجل میں مشغول تھا۔ اور اس کی زبان پر اللہ عزوجل اللہ عزوجل کا ورد جاری تھا۔ شیطان نے اُس کو دھڑک کر کہا! اے کمبخت! کب تک اللہ اللہ عزوجل کی رٹ لگائے جائے گا۔ اُدھر سے تو کوئی جواب نہیں ملتا اور تو ہے کہ مسلسل اُسی کو پکارے جا رہا ہے شیطان کی بات سن کر اُس شخص کا دل ٹوٹ گیا۔ سر جھکایا تو نیند آ گئی۔ عالم خواب میں دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اے نیک بخت! تو نے ذکر حق عزوجل کیوں چھوڑ دیا؟ اُس نے کہا کہ بارگاہ الٰہی عزوجل سے مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔ اس لئے فکر مند ہوں کہ کہیں میرے ذکر اللہ عزوجل کو ردّ ہی نہ کر دیا گیا ہو۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بار گاہ الٰہی عزوجل سے مجھ کو حکم ہوا ہے کہ تیرے پاس جاؤں اور تجھ کو بتاؤں کہ تو جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہی ہمارا جواب ہے۔ تیرے دل میں جو سوز و گداز پیدا ہوتا ہے وہ ہمارا ہی تو پیدا کیا ہوا ہے اور یہ ہمارا ہی کام ہے کہ تجھ کو ذکر اللہ عزوجل میں مشغول کر دیا ہے۔ تیرے ہر ''یا اللہ'' کہنے میں ہماری سو لبیک پوشیدہ ہیں۔

جان جاہل زین دعا جز دور نیست
زانک یا ربّ گفتنش دستور نیست

یعنی ایک جاہل اور غافل کو سچے دل سے دعا کی توفیق ہی نہیں ہوتی کیونکہ ''یا ربّ عزوجل'' کہنا اُس کی عادت ہی نہیں۔ (مثنوی مولانا روم)

پیاری اسلامی بہنو! اس پیاری پیاری حکایت میں اُن لوگوں کے لئے درس ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں ذکر کی لذت نہیں آتی، ہماری دعا قبول نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔ یہ نکتہ ذہن میں رکھئے کہ مریض کا منہ کڑوا ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے ہمیں ذکر و عبادت میں کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی تاہم جس طرح مریض دوا اور غذا کا استعمال نہیں

چھوڑتا۔ ہمیں بھی ذکر وعبادت کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ جیسے ہی ہمارا گناہوں کا مرض دور ہوگا تو ہمیں بھی لذت ذکر حاصل ہونا شروع ہو جائے گی اور دیگر عبادات میں بھی دل لگے گا۔ بہر حال دل لگے یا نہ لگے زبان سے ذکر و درود ترک کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔ جس پروردگار نے ہماری زبان کو اپنا ذکر کرنے کی توفیق بخشی۔ وہ ہمارے دلوں کو بھی ذاکر بنا ہی دے گا۔ جس خدا عزوجل نے ہمیں اپنی بارگاہ میں سر جھکانے سجدہ ریز ہونے کی سعادت بخشی وہی ہمارے دلوں کو بھی اپنی طرف پھیر دے گا سجدے کی لذت سے اور دلوں کو بھر دے گا۔ اے اللہ عزوجل ہماری زبانوں کو توفیق دے کہ وہ ہر آن تیرے ذکر سے تر رہا کریں۔ اور ہمارے دلوں کو بھی اپنا ذاکر بنادے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

الحمد للہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیری غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کا سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں، آپ بھی 63 مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے

نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ان شاءاللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت دعام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کی دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

فضیلتِ نماز اور اہمیتِ نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت درود پاک

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضائل درود سن کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا: میں (فرائض کے علاوہ) اپنا سارا وقت درود خوانی میں صرف کروں گا، اس پر سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری فکروں کو دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔ (ترمذی شریف، جلد۴، صفحہ ۲۰۷، رقم الحدیث ۲۴۶۵)

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

پیاری اسلامی بہنو! ہر عاقل بالغ اسلامی بھائی اور بہن پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے نماز کے فرض ہونے کا جو انکار کرے وہ کافر ہے ایک بھی نماز جان بوجھ کر وقت گزار کر پڑھنا (یعنی قضا کرنا) کبیرہ گناہ ہے اور معاذ اللہ بالکل ہی نہ پڑھنا یہ تو نہایت ہی سخت کبیرہ گناہ ہے بدقسمتی سے آج مسلمانوں کو نماز کی بالکل پرواہ ہی نہیں رہی۔ ہماری مسجدیں ویران رہتی ہیں۔ آیئے! نماز کے فضائل پڑھئے اور دیکھئے اللہ عزوجل نے ہم پر نماز فرض کر کے خود ہم پر ہی احسان عظیم فرمایا ہے۔ ہم تھوڑی سی محنت کریں نماز پڑھیں تو اللہ عزوجل ہمیں کتنا زبردست اجر و ثواب مرحمت فرماتا ہے اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں جابجا نماز کی تاکید فرمائی ہے ارشاد ہوتا ہے

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ : اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

اللہ عزوجل ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ترجمہ کنزالایمان

''بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے (پ۵ ع۱۲)

آج کل ہم نے بڑی ترقی کر لی ہے اور اوقات معلوم کرنا اب کوئی مشکل بات ہی نہیں۔ وقت معلوم کرنے کے لئے گھڑیاں موجود ہیں۔ پہلے لوگ سورج چاند اور ستاروں کو دیکھ کر وقت معلوم کرتے تھے۔ نماز کے لئے اوقات اب ہی انہیں ذرائع سے معلوم کر کے توقیت دان علماء ہماری سہولت کے لئے، اوقات نماز کا نقشہ تیار کرتے ہیں اور عموماً ہماری مساجد میں یہ نقشے آویزاں ہوتے ہیں۔

ہر نماز اپنے وقت میں ہی پڑھنا چاہئے:

سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں میں سب بندوں سے زیادہ عظمت والے لوگ وہ ہیں جو سورج اور چاند کا دھیان رکھتے

ہیں۔ ساتھیوں نے کہا: اے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا اس سے موذن مراد ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جو نماز کے وقت کا خیال رکھتے ہیں۔

(تنبیہ الغافلین)

ام المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے! اگر بندہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اُسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (حاکم)

نماز بڑھیا کی ایمان افروز حکایت:

حضرت سیدنا نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم پر طوفان آیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ جو اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں اُن کو اپنے ساتھ لے لو اور کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ آپ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور ایک بڑھیا سے وعدہ فرمالیا کہ جب طوفان آئے گا تو میں تم کو بھی ساتھ کشتی میں لے لوں گا۔ مگر جب طوفان آیا تو حضرت نوح علیہ السلام کو اُس بڑھیا کے متعلق خیال نہ آیا۔ طوفان آ کر اپنی تباہیاں مچاتا رہا اور بڑھیا اپنے مکان میں نماز میں مشغول رہی۔ طوفان گزر جانے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو اچانک بڑھیا کا خیال آیا اور بے حد افسوس ہوا۔ جب آپ علیہ السلام اُس کے مکان کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ بڑھیا اپنے مکان میں موجود ہے اور عبادت میں مشغول ہے۔ آپ علیہ السلام نے اُس کو سلام کیا بڑھیا بولی! کیا طوفان آ گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا محترمہ! طوفان تو آ کر گزر بھی گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں ہوئی؟ بڑھیا بولی! واقعی مجھے تو طوفان کے مطلق خبر ہی نہ ہوئی۔ میں تو یہاں نماز میں مصروف تھی ہر نماز پچھلی نماز کے بعد ہونے والا گناہ ہر نماز پچھلی نماز کے بعد ہونے والا گناہ مٹا دیتی ہے۔

ہر نماز پچھلی نماز کے بعد ہونے والے گناہ مٹا دیتی ہے:

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن تشریف فرما تھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ موذن آ گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر فرمایا کہ میں نے مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور میں نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ ظہر کی نماز پڑھے تو اللہ عزوجل اُس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے (یعنی وہ گناہ جو فجر کی نماز اور اس ظہر کی نماز کے درمیان ہوئے ہوں۔ پھر جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو ظہر اور عصر کے مابین (بیچ کے) گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے پھر جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو عصر اور مغرب کے درمیان کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے پھر ہو سکتا ہے کہ رات بھر وہ لیٹ کر ہی گزار دے اور پھر جب اُٹھ کر وضو کرے اور فجر کی نماز پڑھے تو عشاء اور فجر کے مابین (بیچ کے) گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

(تنبیہ الغافلین)

نماز سے گناہ دھلتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو جہاں مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے اگر تمہارے کسی کے صحن میں نہر ہو۔ ہر روز وہ پانچ بار اُس میں غسل کرے تو کیا اُس پر کچھ میل رہ جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا جی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے۔ جیسا کہ پانی میل کو دھوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

عیسیٰ علیہ السلام اور میلا کچیلا جانور:

ایک دفعہ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ وسلام دریا کے کنارے جا رہے تھے۔ دفعتاً آپ علیہ السلام کی نظر ایک سفید نورانی رنگ کے جانور پر پڑی۔ دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جانور دریا کی میلی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ جس سے اُس کا بدن میلا ہو گیا۔ پھر وہ جانور وہاں سے نکل کر دریا میں نہاتا ہے جس سے وہ پھر اجلا ہو جاتا ہے۔ یہی عمل اُس جانور نے پانچ مرتبہ کیا۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جانور کے اس فعل سے تعجب ہوا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو متعجب دیکھ کر فرمایا کہ اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام! یہ جانور جو آپ کو دکھایا گیا ہے۔ یہ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمازیوں کی مثال ہے اور یہ کیچڑ اُن کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا اُن کی نمازوں کی مثال ہے یہ کیچڑ میں لوٹنا اُن کے گناہ کرنے کی مثال ہے پس جس طرح یہ جانور کیچڑ میں لوٹا اور نہا کر پاک وصاف ہو گیا اسی طرح اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہگاران پانچ نمازوں کے سبب اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے۔ (نزھۃ المجالس)

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہماری کس قدر سعادت مندی ہے خوش قسمتی ہے کہ اللہ عزوجل نے ہم پر نماز فرض فرمائی اور بتقاضائے بشریت جو گناہ ہم سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ وہ نماز کی برکت سے اور اپنے فضل وکرم سے ہمیں معاف فرمایا کرتا ہے۔ یہ واقعی ہمارے پروردگار کا بے حد کرم ہے اللہ عزوجل کے اس کرم کے خزانے کو جو نہ لوٹے وہ کس قدر بدنصیب اور محروم ہے۔

فجر کی نماز کی فضیلت:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں۔ جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ عزوجل کے ذمہ میں ہے۔ (طبرانی)

ایک دوسری رویت میں ہے تم اللہ عزوجل کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ عزوجل کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اُسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا (طبرانی)

شیطان کا ساتھی:

جو کوئی اسلامی بھائی فجر کی نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے مسجد میں حاضر ہوتا ہے اس کے ساتھ ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بدنصیب بغیر نماز فجر ادا کئے بازار کو جاتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ ہو لیتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو صبح کی نماز کو گیا۔ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس کے ساتھ گیا۔ (ابن ماجہ)

نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی فضیلت:

جو کوئی خوش نصیب اسلامی بہن فجر کی نماز جماعت کے وقت ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہے تو دیگر فضائل کے ساتھ ساتھ یہ بھی فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ سوئے رہنے کے باوجود اُسے ساری رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت ہے کہ جو نماز صبح کے لئے ثواب ہو کر حاصر ہوا۔ گویا اُس نے تمام رات قیام کیا اور جو نماز عشاء کے لئے حاضر ہوا گویا اُس نے آدھی رات قیام کیا۔

فجر وعشاء چالیس دن باجماعت پڑھنے والا جہنم سے بری کر دیا جاتا ہے:

جو کوئی خوش نصیب اسلامی بہن فجر وعشاء کی نماز مسلسل چالیس روز تک پابندی

کے ساتھ نماز ادا کرتی ہے وہ جہنم اور منافقت کی مصیبت سے آزاد کردی جاتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے چالیس دن فجر وعشاء باجماعت پڑھی اُس کو اللہ تعالیٰ عزوجل دو براءتیں عطا فرمائے گا۔ ایک نار سے دوسری نفاق سے۔

دوزخ سے آزادی:

جو کوئی خوش نصیب اسلامی بہن مسلسل چالیس دن تک عشاء کی نماز پابندی سے ادا کرلیتی ہے وہ دوزخ سے آزاد کردی جاتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسجد میں باجماعت چالیس راتیں نماز عشاء پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اُس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

چور بھی اگر صبح نماز پڑھے تو سدھر سکتا ہے:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا اور صبح کو چوری کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب نماز اِسے بُرے عمل سے روک دے گی۔ (مکاشفۃ القلوب)

ایک عجیب وغریب واقعہ:

نماز بُرائیوں سے بچاتی ہے'' کے ضمن میں حضرت عبدالرحمٰن منصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نزہۃ المجالس'' میں ایک عجیب وغریب حکایت بیان فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہوگیا اور شب وروز اُس کے فراق میں بے قرار رہنے لگا۔ آخرکار ہمت کرکے اُس نے ایک چٹھی لکھی اور اپنے عشق کا اظہار کرتے ہوئے وصال (ملاپ) کا طالب ہوا۔ وہ خاتون نہایت شریف خاندان سے

تعلق رکھتی تھی (میک اپ کر کے تعلیم یافتہ جاہل اور بے حیا عورتوں کی طرح گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنے والیوں میں سے نہ تھی۔ نہ اُس نے کبھی کسی غیر مرد کے ساتھ ہنس ہنس کر بے تکلفی کے ساتھ بات چیت کی تھی۔ کیوں کہ اُس کو معلوم تو تھا کہ کسی غیر مرد کے ساتھ بے تکلف ہونا بلکہ اُس کے سامنے بے پردہ آ جانا یہ سب گناہ ہے اور اِس قسم کی حرکت کوئی غیرت مند خاتون کرتی ہی نہیں۔ بلکہ سوچ بھی نہیں سکتی۔ چنانچہ وہ اپنے زبردستی کے عاشق کی چٹھی پا کر بھنبپ گئی۔ چونکہ شادی شدہ بھی تھی اور اُسے اپنے شوہر نامدار کے حقوق کی بھی خبر تھی۔ کہ شوہر کی نافرمانی سے دنیا و آخرت میں تباہی اور بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ لہٰذا کچھ سوچ سمجھ کر وہ چٹھی اپنے شوہر نامدار کی خدمت میں پیش کر دی۔ اُس کا شوہر نہایت ہی پرہیز گار ہونے کے ساتھ ساتھ عقلمندی بھی تھا (احمقوں اور بے شرموں کی طرح کبھی اُس نے اپنی بیگم صاحبہ کو فیشن کرا کے بے شرموں اور بے حیاؤں کی فہرست میں اپنا نام کبھی نہیں لکھوایا تھا۔ اُس نے اپنی بیگم صاحبہ کو نماز اور سنتوں اور پردہ کی تربیت دے کر کامل مومنہ بنایا تھا۔ نادانوں کی طرح فیشن کی پتلی بنا کر اُس کے ساتھ فحش اور اُلٹے سیدھے گانے سن کر ڈرامہ دیکھ کر اُسے "مومنہ" سے "میم صاحبہ" نہیں بنا دیا تھا) اِسے اپنی زوجہ پر پورا اعتماد تھا۔ دونوں ایک دوسرے سے بالکل خوش تھے اور ازدواجی زندگی نہایت ہی خوشگوار تھی۔ حسن اتفاق سے وہ ایک مسجد میں امامت بھی کرتا تھا۔ لہٰذا اُس چٹھی کے جواب میں اپنی زوجہ ہی کی معرفت اُس نے یہ جواب دلوایا کہ پہلے فلاں مسجد میں فلاں امام کے پیچھے متواتر چالیس روز پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرو۔ پھر آگے دیکھا جائے گا۔ مرتا کیا نہ کرتا بیچارہ عاشق جو ٹھہرا۔ اُس نے شرط منظور کر لی اور پابندی سے نماز باجماعت شروع کر دی۔ جوں جوں دن گزرتے گئے۔ نماز کی برکتیں اُس پر آشکار ہوتی چلی گئیں جب چالیس دن گزر گئے تو اُس کے دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی۔

چنانچہ یہ پیغام بھیج دیا۔

محترمہ! نماز کی برکت سے میری آنکھ کھل گئی ہے۔ میں معاذ اللہ عزوجل حرام کاری کے خواب دیکھتا تھا۔ لیکن اللہ عزوجل کے کروڑہا کروڑ شکر کہ اُس نے مجھے تیری محبت سے چھٹکارا عطا کر دیا ہے اور اب میرے دل میں اپنے ربّ عزوجل کی محبت موجیں مار رہی ہے۔ الحمد للہ عزوجل میں نے تیری محبت اور اپنی بدنیتی سے توبہ کر لی ہے اور تجھ سے معافی کا طلب گار ہوں!

جب اُس نیک خاتون نے اپنے شوہر کو یہ پیغام سنایا تو سنتوں کا درد رکھنے والا نیک مرد ایک بگڑے ہوئے اسلامی بھائی کی اصلاح کی خوشخبری پا کر مسرت سے جھوم اُٹھا۔ اور اُس کی زبان سے بے ساختہ یہ جاری ہو گیا۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ فِیْ قَوْلِهٖ!

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ! (پ ۲۱ ع ۱)

یعنی ربِّ عظیم نے بالکل سچ فرمایا بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے

پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے؟ نماز کی برکت سے ایک عاشق ناشاد راہ راست پر آ گیا اور اُن کے دل میں مالک حقیقی کا عشق موجیں مارنے لگا اور اُسے سکون قلب حاصل ہو گیا۔ اور واقعی اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے ہی ایسی کہ جس خوش نصیب کو یہ چاشنی نصیب ہو جائے وہ یقیناً پھر کسی اور سے دل لگا ہی نہیں سکتا ہے۔

جس کو ہے تجھ سے عشق وہ قسمت کا دھنی ہے ہاں ہاں وہ غنی ہے
اُلفت ہے تیری رحمت باری کا خزینہ یا شاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز ایمان کی علامت ہے:

منیۃ المصلی میں ہے کہ ارشاد فرمایا ہر شے کے لئے ایک علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت نماز ہے۔

نماز کا خوب خیال رکھو:

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کا خوب دھیان رکھو! کہ وہ اہل ایمان کا ایک بہترین وصف (خوبی) ہے اللہ عزوجل کے کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں ہمیں پیدا فرمایا اور ہماری بخشش کے بیشمار ذرائع مہیا کئے۔ یہاں تک کہ کمزوروں کے طفیل بھی بہت سارے مسلمانوں کی بگڑی بن جاتی ہے چنانچہ

رحمت ہی رحمت:

حضرت لیث رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کرتے ہیں کہ میری اُمت بخشی بخشائی ہے اللہ تعالیٰ عزوجل ان کے اخلاص اور ان کی دعاؤں ان کی نماز اور ان کے کمزور ناتواں افراد کے طفیل عذاب کو ان سے دور فرما دیتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین) اللہ عزوجل کے نیک بندوں کی نمازیں چونکہ ظاہری و باطنی آداب اور سنتوں سے سجی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لئے اُن کی نمازوں کا انہیں خوب فیض ملا کرتا ہے۔ اور اُن کی دعاؤں میں بھی بڑی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے یہ حضرات جب ہاتھ اُٹھا دیتے ہیں تو اللہ عزوجل اِن کی دعا کو یقیناً رد نہیں فرماتا۔ اس سلسلے میں ایک ایمان افروز حکایت پڑھئے اور جھومئے!

نماز کی برکت سے گھوڑا زندہ ہو گیا:

حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چند رفقاء کے ساتھ سفر فرما رہے تھے اسی

دوران راہ میں اُن کا گھوڑا مر گیا۔ رفقائے سفر اُن کی عظمت وشان سے واقف تھے۔ چنانچہ اُنھوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ اپنا سامان ہمیں دے دیجئے تاکہ اسے اپنی سواریوں پر رکھ لیں۔ حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے پسند نہ فرمایا اور ساتھیوں سے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ ابھی جواب دیتا ہوں۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً وضو کیا۔ دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ عزوجل کی جناب میں دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا ہی میں مشغول تھے کہ مردہ گھوڑے میں حرکت پیدا ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

بچہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کا حکم دو:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور دس برس کے ہو جائیں تو مار کے پڑھاؤ۔

(ابوداؤد)

گھر سے پاک صاف ہو کر باوضو نماز کے لئے مسجد کی طرف چلیں تو ہر قدم کے عوض ایک نیکی ملتی ہے اور فی قدم ایک درجہ بھی بلند ہوتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنے گھر سے طہارت و وضو غسل کر کے فرض ادا کرنے کے لئے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو (معاف) ہو جاتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم شریف)

منا انگاروں سے کھیلتا رہا:

سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک زمانہ تھا۔ ایک عورت نیک اور صالحہ تھی۔ اُس سے ایک مرتبہ تنور میں روٹیاں لگائیں۔ ابھی روٹیاں

تنور میں ہی تھیں کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ عورت نے وضو کیا اور نماز شروع کر دی۔ شیطان نماز کی یہ پابندی دیکھ کر جل بھن کر کباب ہو گیا۔ عورت کے ایمان میں خلل ڈالنے کے لئے اُس نے ایک عورت کا روپ دھارا۔ اور اُس عورت کے پاس آ کر بولا۔ بی بی! تیری روٹیاں تنور میں جلی جا رہی ہیں۔ مگر جن لوگوں کو آتش دوزخ میں جلنے کا ڈر ہو! اور دلوں میں ایمان بھی کامل ہو روٹی کی فکر اُنہیں عبادت سے کب ہٹا سکتی ہے؟ اُس اللہ عزوجل کی نیک بندی نے شیطان کی بات پر بالکل توجہ نہ دی۔ بلکہ نماز ہی میں مشغول رہی۔ شیطان نے جب دیکھا کہ عورت پر اس کے فریب کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ اُس نے عورت کے ننھے منھے بچے کو اُٹھا کر تنور کے گرم گرم انگاروں پر ڈال دیا۔ اسی اثناء میں اُس نیک عورت کا خاوند گھر آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کا بچہ تنور میں گرم انگاروں سے کھیل رہا ہے یہ شخص سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ نبینا وعلیہ اسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اُس نیک خاتون کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ حاضر ہوئی۔ تو آپ علیہ السلام نے اُس سے پوچھا۔ اے بی بی! تو کون سا نیک عمل کرتی ہے جس کی وجہ سے یہ واقعہ رونما ہوا؟ نیک خاتون نے عرض کی! اے روح اللہ علیہ السلام! صرف اتنی سی بات ہے کہ جب بے وضو ہوتی ہوں۔ اور جب وضو کر لیتی ہوں تو نماز کے لئے کھڑی ہو جاتی ہوں۔ اور جب کسی کو کوئی حاجت پیش آتی ہے تو اس کی حاجت پوری کرتی ہوں۔ اور جو تکالیف لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہیں۔ اُن پر صبر کرتی ہوں۔ (نزہۃ المجالس)

کیا ہماری اسلامی بہنیں اس ایمان افروز حکایت سے درس حاصل کریں گی؟ ہو سکتا ہے کہ گھر کے کام کاج اور دھونے پکانے کے بہانے اور منے، منیوں کی پرورش کا عذر کر کے وہ دنیا میں کسی کو قائل بھی کر دیں لیکن کیا یہ حیلے بہانے قیامت میں بھی چل جائیں گے؟ کیا یہ افسوس کا مقام نہیں؟ کہ آج ہماری اسلامی بہنوں کے پاس

''شاپنگ'' کے لئے تو وقت نکل آتا ہے۔ گلیوں، بازاروں میں بے پردہ پھرنے اُلٹی سیدھی نمائشوں اور میلوں جھمیلوں کی رونق بڑھانے تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں جانے بلکہ خود اپنے ہی گھر میں ٹی وی بلکہ وی۔سی۔آر پر گھنٹوں فلمیں اور ڈرامے دیکھ کر گناہ کا ارتکاب کرنے کا وقت تو نکل آتا ہے لیکن افسوس صد افسوس! اگر وقت نہیں ملتا تو نماز کے لئے نہیں ملتا۔

نماز کے بغیر آدمی کس کام کا؟

۲۸ ذوالحجہ ۲۳ھ کو نماز فجر میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک مجوسی غلام ابولولو فیروز نے قاتلانہ حملہ کر کے چھ کاری زخم لگائے وہ اس مذموم مقصد کے لئے پہلے ہی محراب میں چھپا بیٹھا تھا۔ جونہی امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وارضاہ نے نماز کی نیت باندھ کر سورۂ فاتحہ کی قرأت شروع کی۔ اُس نے محراب سے نکل کر آن کی آن میں آپ کو زخمی کر کے گرادیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فوراً آگے بڑھ کر مختصراً نماز پڑھائی۔ قاتل نے بھاگنے کی کوشش میں کئی اور صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو زخمی کیا اور آخر جب دیکھا کہ گرفتار ہو گیا ہے تو خودکشی کر لی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُٹھا کر گھر لایا گیا ہوش میں آئے تو سب سے پہلے بات یہ کی کہ ''نماز کا وقت ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے قبلہ رخ کر دو اور اسی حالت میں نماز ادا کی اور فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے یہ فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بھلا نماز کے بغیر آدمی کس کام کا ہے؟ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا میرا قاتل کون ہے؟ لوگوں نے اُس مجوسی غلام کا نام لیا۔ تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: الحمد اللہ عزوجل! میرا قاتل کوئی مسلمان نہیں اور نہ میرے قتل کی وجہ سے کوئی

مسلمان جہنم کا ایندھن بنا۔ نماز کے بے شمار فوائد و فضائل ہیں۔ دنیا میں بھی اس کی برکتیں ہیں اور آخرت میں بھی اس کی بے شمار یہ برکتیں ہیں اور سب سے بری فضیلت یہ ہے کہ نماز رضائے الٰہی عزوجل کا ذریعہ ہے۔

نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے:

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ نماز اللہ عزوجل کی رضا کا ذریعہ ہے۔ ملائکہ کی محبت کا باعث ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا محبوب عمل ہے۔ معرفت کا نور ہے ایمان کی اصل ہے۔ دعاء کی قبولیت کا سامان ہے دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے۔ شیطان کی ناراضگی کا سامان ہے اعمال کے مقبول ہونے کا ذریعہ ہے رزق میں برکت کا ذریعہ ہے جسم کی راحت کا سبب ہے۔

نمازی اور ملک الموت کے درمیان سفارشی ہے قبر کا چراغ ہے قبر کے اندر بچھو ہے۔ منکر نکیر کے لئے جواب ہے۔ قیامت تک کے لئے قبر میں نمازی کی مونس و غمغوار ہے۔ اور جب قیامت ہوگی تو یہی نماز اُس کے اوپر سائبان کی طرح ہوگی۔ اُس کے سر کا تاج اور بدن کا لباس بنے گی اُس کے اور دوزخ کے درمیان حائل ہو گی۔ اللہ عزوجل کے حضور مومنین کے لئے حجت اور دلیل بنے گی۔ میزان عمل میں انتہائی وزنی ہوگی۔ پل صراط پر سے گزرنے کا ذریعہ ہوگی اور جنت کی کنجی ہوگی۔ اس لئے کہ نماز اللہ عزوجل کی پاکیزگی اور حمد و ثناء عظمت و کبریائی کے بیان ہر قرأت اور دعا پر مشتمل ہے اور اسے وقت پر ادا کرنا ہی تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

اللہ عزوجل کے نیک بندے نماز و عبادت کے ذریعہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ایک خاص مقام حاصل کر لیتے ہیں اُن کے دل میں خوف خدا عزوجل راسخ ہو جاتا ہے۔ وہ کائنات کی کسی شے سے مطلق نہیں گھبراتے۔ بلکہ درندے تک اُن سے ڈرتے ہیں اور اُن کی اطاعت کرنے لگتے ہیں۔

شیر سامان کی حفاظت کرتا رہا:

حضرت عروہ بن عقبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا زیادہ تر حصہ جہاد میں گزرا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاد کے موقعوں پر دن کو میدان کارزار میں ہوتے اور شب کو نماز پڑھتے۔ ضرورت پیش آ جانے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوجی سامان کی حفاظت بھی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی طرح شب کو فوج کے سامان پر پہرہ دے رہے تھے کہ شیر کی دہاڑ سنائی دی۔ شیر قریب آیا تو آپ نے اُسے اشارے سے اپنے پاس بلایا اور فوجی سامان کی حفاظت اُس کے سپرد کر دی اور خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ صبح کاذب تک آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی اطمینان اور خشوع و خضوع سے عبادت خدا عزوجل میں مصروف رہے اور شیر اُس خیمے کے چاروں طرف چکر لگاتا رہا اور سامان کی حفاظت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے۔ خیمے کے قریب پہنچے تو شیر کی طرف دیکھ کر مسکرائے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شیر کو چلے جانے کی اجازت دی شیر خاموشی سے چلا گیا خوش نصیب ہی نماز پڑھتے ہیں اور جو بے چارے بدنصیب ہوتے ہیں اُن کا دل نماز میں لگتا ہی نہیں اور وہ مسجد سے بھاگنے ہی کی فکر میں رہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھئے کہ نماز پڑھنے والا اللہ عزوجل پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کسی کو نماز کی توفیق عطا فرما دے۔

ستر ہزار فرشتے ساتھ ساتھ نماز پڑھتے ہیں:

اللہ عزوجل اپنے تین بندوں سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔ چنانچہ! حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ اللہ عزوجل تین آدمیوں کے سبب فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

1- ایک وہ آدمی جو چٹیل میدان میں اذان اور اقامت کہہ کر اکیلا نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے۔ میرے بندے کو دیکھو جو تنہا نماز پڑھتا ہے میرے سوا اسے کوئی نہیں دیکھ رہا جاؤ ستر ہزار فرشتے اُس کے پیچھے نماز ادا کرو۔

2- دوسرے اُس آدمی پر جو رات کو اُٹھ کر تنہائی میں نماز پڑھتا ہے سجدہ میں جائے اور اس حالت میں (اگر اتفاق سے) نیند آ جائے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ میرے بندے کو دیکھو! اُس کی روح میرے پاس اور جسم میرے حضور سجدہ ریز ہے۔

3- تیسرے اُس آدمی پر جو گھمسان کی جنگ میں ثابت قدم رہا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔

(تنبیہ الغافلین)

پہاڑ کی چوٹی پر اذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا جنتی ہو جاتا ہے:

پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث پاک سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جماعت سے نماز پڑھنے سے تنہا نماز پڑھنا افضل ہے ہرگز ایسا نہیں۔ یہ فضیلت تو ایسے جنگل، بیابان اور پہاڑ وغیرہ کے لئے ہے کہ جہاں بندہ تنہا ہو اور کوئی ایسی مسجد بھی نہیں کہ جس میں جا کر باجماعت نماز ادا کر سکے۔

اِس کی تائید میں مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہے تیرا ربّ

عزوجل اُس بکری کے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کے کسی ٹیکرے کی چوٹی پر اذان پکارتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میری اس بندے کو دیکھو، یہ نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے بے شک میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں تمام تر ظاہرین و باطنی آداب کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو:

اگر آپ رضائے الٰہی کو پانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ اس کی برکت سے آپ کا سینہ مدینہ بن جائے گا۔

الحمدللہ دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، خوش نصیب اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہی ہیں۔ آپ بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جائیے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنائیے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نورانی سیرت اپنائیے اور دونوں جہانوں میں عزت پائیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت و ریاضت میں مصروف رکھے اور اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر کاربند رکھے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

بے نمازی کا انجام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضیلت درود پاک

آقائے دو عالم، شہنشاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ درود پڑھا ہوگا۔

(آبِ کوثر بحوالہ کنز العمال، جلد۲، صفحہ ۴۸۹)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اِس کی ہولناکیوں اور دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔

(آبِ کوثر صفحہ ۳۶ بحوالہ القول البدیع صفحہ ۱۲۱)

کشتی نوح میں، نارِ نمرود میں، بطن ماہی میں، یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

بے نمازی کی سزائیں:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! الحمد اللہ عزوجل ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہئے مگر بد قسمتی سے آج ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دور ہوتی جا رہی ہے شاید اسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اولاد کا طلب گار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار، الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے اللہ عزوجل قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ○ (الشوریٰ آیت ۳۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف کر دیتا ہے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

یقیناً دنیا و آخرت کی ہر پریشانی کا حل اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے کاموں میں لگ جانا ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے کاموں میں لگ جاتی ہے اللہ عزوجل اُس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

نماز کی برکتیں:

مسلمانوں کے لئے سب سے پہلا فرض نماز ہے مگر افسوس کہ آج ہماری مسجدیں

ویران ہیں۔ یقیناً نماز دین کا ستون ہے نماز اللہ عزوجل کی خوشنودی کا سبب ہے نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے۔ نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے نماز دعاؤں کی مقبولیت کا سبب ہے۔ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے، نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے۔ نماز عذاب قبر سے بچاتی ہے نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز پل صراط کے لئے آسانی ہے، نماز جہنم کے عذاب سے بچاتی ہے۔ نماز میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے نماز کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی اور نمازی کے لئے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُسے بروز قیامت اللہ تعالیٰ عزوجل کا دیدار ہوگا۔

بے نمازی کا ہولناک انجام:

بے نمازی سے اللہ تعالیٰ عزوجل ناراض ہوتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ نماز میں سستی کرنے والے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اُس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی اور اُس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اُس پر ایک خوفناک گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا۔ نیز قیامت کے روز اُس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والوں کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ○ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ○ (ماعون: ۴،۵)

تو اُن نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

جہنم میں ایک "ویل" نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔ قصداً نماز قضا

کرنے والوں کے لئے احادیث میں بھی عذاب وارِد ہوئے ہیں۔ چنانچہ پڑھئے اور خوف خداوندی عزوجل سے لرز یئے۔

نماز قضا کرنے کی سزا:

معراج کی رات سرورِ کائنات شاہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک منظر یہ بھی ملاحظہ فرمایا: کچھ مردوں اور عورتوں کے سروں پر فرشتے ضربیں لگاتے تھے اور چوٹ سے اُن کے دماغ اس طرح بہتے تھے جس طرح بڑی نہر بہتی ہو۔ اور وہ درد سے چیختے ہوئے کہتے تھے۔ ہائے افسوس! ہائے ہلاکت! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کیا گیا: یہ لوگ بے وقت نماز پڑھتے تھے۔
(ملخص از درۃ الناصحین)

پیاری اسلامی بہنو! اگر سر میں ہمیں معمولی سی چوٹ بھی لگ جائے تو تڑپ اٹھتیں ہیں۔ تو اگر نمازیں قضا کرنے کی صورت میں ہمارے نازک سروں پر فرشتوں نے ہتھوڑے برسانے شروع کر دیئے تو ہمارا کیا بنے گا! کاش! ہماری کوئی نماز قضا نہ ہوتی۔ اب فجر کی نماز میں سوئے رہنے والے نماز کا وقت سو کر گزارنے کی ہولناک سزا کا احوال پڑھیں اور توبہ کریں۔

سر کچلنے کی سزا:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام) اور میکائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سرہانے ایک شخص پتھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھر سے اُس کا سر کچل رہا ہے ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا۔ سبحان اللہ عزوجل یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا۔ آگے تشریف لے چلئے، مزید مناظر دکھانے کے بعد

فرشتوں نے عرض کیا! کہ پہلا شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگیا۔ (ملخص از بخاری شریف)

قصداً نمازیں قضا کرنے والے اور جھوٹی قسمیں کھانے والے کو جہنم میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

جہنم میں جانے کا حکم:

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اُسے جہنم میں جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا۔ یا اللہ عزوجل مجھے کس لئے جہنم میں بھیجا جا رہا ہے ارشاد ہوگا، نمازوں کو اُن کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (مکاشفۃ القلوب)

قبر میں آگ کے شعلے:

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی بہن کی قبر پر آیا اور اُس کو کھودا تا کہ تھیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! چنانچہ اُس نے جوں توں قبر پر مٹی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا پیاری امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا! ''افسوس! تیری بہن نماز میں سستی کیا کرتی تھی اور نماز اوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نماز قضا کر

کے پڑھتی تھی)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

کہیں شیطان آپ کو اس وسوسے میں مبتلا نہ کر دے کہ نماز قضا کرنا ہی سخت گناہ ہے۔ لہٰذا نماز رہ جائے تو اسے قضا ہی نہیں کرنا چاہئے ایسا نہیں ہے قضا نماز ادا کرنے کے بعد توبہ سے معافی کی قوی امید ہے مگر جو نماز سرے ہی سے نہ پڑھے اُس کو توبہ سے نماز معاف نہیں ہو جاتی۔ ہاں اللہ عزوجل کسی مسلمان کو محض اپنی رحمت سے بے حساب جنت میں داخل فرما دے تو وہ اُس کی شان کریمی ہے۔ بہر حال نمازوں کی عادت ڈالئے اور اگر پچھلی نمازیں باقی ہیں تو ان کا بھی حساب لگا کر قضا عمری کا اہتمام کیجئے۔ امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمٰن فرماتے ہیں، اگر کسی پر ساٹھ سال کی نمازیں باقی ہوں اور وہ ساری نمازیں قضا عمری کرنے کی نیت سے گھر سے باہر قدم رکھے اور موت آ جائے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

قرآن مجید میں ہے کہ جب جنتی جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ وہ نہایت ہی حسرت و افسوس کے ساتھ جواب دیں گے۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰى اَتٰـنَا الْيَقِيْنُ ۝ (المدثر آیت ۴۷)

ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

یاد رکھئے ہر عاقل و بالغ مرد و عورت مسلمان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے جو نماز کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے چاہے اس کا نام اور اس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہوں اور فرض تو مانے مگر ادا نہ کرے وہ مسلمان تو ہے مگر ایک نماز بھی جو ترک کر دے وہ سخت فاسق و گنہگار مستحق عذاب نار ہے۔ اللہ عزوجل کا مقدس قرآن میں فرمان عظمت نشان ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا٥ (مریم آیت ۵۹)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف ائے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں ''غی'' کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کنواں:

مذکورہ بالا آیات مقدسہ میں ''غی'' کا تذکرہ ہے ''غی'' جہنم کی ایک خوفناک وادی کا نام ہے اُس کی گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک ہولناک کنواں ہے جس کا نام ''ہب ہب'' ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ عزوجل اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ ہولناک کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سودخوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

(بہار شریعت)

دنیوی کنواں:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

خوف خداوندی عزوجل سے لرز اُٹھو! اور گھبرا کر جلد اپنے گناہوں کی توبہ کرلو کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ مذکورہ روایت میں بے نمازیوں، شرابیوں، زانیوں، سود

خوروں اور والدین کو ایذا دینے والوں کے لیے درس عبرت ہے اُس خوفناک آتشیں کنویں کو سمجھنے کے لئے کبھی کسی دنیوی گہرے کنویں کے کنارے کھڑے ہو کر اُس کو گہرائی میں ذرا نظر ڈالیے اور سوچئے کہ اگر اس دنیا کو کنویں ہی میں قید کر دیا جائے تو کیا اس سزا کو برداشت کر سکیں گے؟ نہیں تو پھر جہنم کے کنویں کا عذاب کیونکر برداشت ہو سکے گا!

حکایت:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے تھے جب سبب گریہ دریافت کیا جاتا تو فرماتے میں سوچتا ہوں کہ اگر گناہوں کے سبب مجھے حمام کے گرم پانی میں غوطے دیئے جائیں تب بھی میں اس کو برداشت نہیں کر سکتا حالانکہ مجرموں کو جہنم کی آگ اور وہاں کے کھولتے ہوئے پانی میں غوطے دیئے جائیں گے تو وہ کس طرح برداشت ہو سکے گا! قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝ (الرحمٰن ۴۳، ۴۴)

یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں۔

خوفناک سانپ اور خچر نما بچھو:

حدیث پاک میں ہے۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''لملم'' ہے اس میں اُونٹ کی گردن کی طرح موٹے موٹے سانپ ہیں۔ ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اُس کا زہر اُس کے جسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''حب

الحزن'' ہے۔اس میں کالے خچر کی مانند بچھو ہیں ہر بچھو کے ستر ڈنگ ہیں اور ہر ڈنگ میں زہر کی تھیلی ہے۔ وہ بچھو جب بے نمازی کو ڈنگ مارتا ہے تو زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور اس زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے۔اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے اور اُس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (قرۃ العیون)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

لرز اٹھو! اور گھبرا کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کر کے نمازوں کا اہتمام شروع کر دو۔ ورنہ یاد رکھو! اللہ عزوجل کا عذاب برداشت نہ ہو سکے گا۔

قارون کے ساتھ حشر:

رسول اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان معظم ہے جس نے نماز کی محافظت (یعنی ہمیشہ حفاظت) کی اُس کے لئے وہ نماز بروز قیامت نور اور برہان (یعنی دلیل) اور نجات ہو گی۔ اور جس نے محافظت نہ کی اُس کے لئے نہ نور ہے نہ نجات اور وہ قیامت کے روز قارون و فرعون و ہامون و اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (احمد، دارمی، بیہقی، شعب الایمان)

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ مکاشفۃ القلوب میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں!

بعض علماء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو مال و دولت کی مشغولیت کی وجہ سے نماز ترک کرے گا وہ بروز قیامت قارون کیساتھ اُٹھایا جائے گا۔ جو حکومت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز میں غفلت کرے گا وہ قیامت کے روز فرعون کے ساتھ اُٹھے گا جو وزارت (ملازمت) کی مصروفیت کے سبب نماز سے محروم ہو گا اسے فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ روز قیامت میں اُٹھایا جائے گا۔ اور جو تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز ترک

کرے گا۔ وہ مکہ مکرمہ کے بدنام کافر تاجر ابیبن خلف کے ساتھ محشر اکے دن اُٹھایا جائے گا۔

جان لیوا خراش:

ابی بن خلف پکا دشمن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھا۔ ہجرت سے قبل وہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا کرتا تھا۔ میں نے ایک گھوڑا پالا ہے اُسے کھلا پلا کر خوف فربہ کر کے ایک ان اُس پر سوار ہو کر معاذ اللہ عزوجل آپ کو شہید کروں گا۔ ایک بار اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے فرمادیا۔ اِن شاء اللہ عزوجل میں ہی تجھے قتل کروں گا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد سے اس پر دہشت طاری ہوگئی اور یقین ہو چلا کہ اب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر مجھ پر اپنا لعاب دہن بھی ڈال دیں گے تو میں مارا جاؤں گا۔ بہر حال غزوہ اُحد میں موقع پا کر وہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معاذ اللہ عزوجل شہید کرنے کے ناپاک ارادے سے آگے بڑھا جان نثار صحابہ کرام علیہم الرضوان اُس کی طرف لپکے مگر مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب کو روک دیا جب وہ قریب ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے برچھا لے کر اس کی گردن پر ہلکی سی خراش لگادی وہ بوکھلا کر گھوڑے سے گرا اور چیختا ہوا اپنے لشکر کی طرف بھاگا۔ وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا۔ خدا عزوجل کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے قتل کر دیا۔ روایت میں ہے کہ اُس کے چلانے کی آواز ایسی ہو گی تھی جیسی بیل کی ہوتی ہے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے اُس کو شرم دلاتے ہوئے کہا۔ معمولی سی خراش پر کیا چلا چلا کر آسمان سر پر اُٹھا رکھا ہے وہ بولا! آپ کو کیا معلوم کہ یہ مار کس کی ہے یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مار ہے لات وعزیٰ (کافروں کے مشہور دو بتوں کے نام) کی قسم! مجھے اس خراش میں اِس قدر تکلیف ہو رہی ہے کہ اگر

یہ تکلیف تمام اہل حجاز میں تقسیم کر دی جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں مجھ سے فرمایا تھا کہ ان شاء اللہ عزوجل میں تجھے قتل کروں گا میں اُسی وقت سمجھ گیا تھا! کہ اُن کے ہاتھوں میری ہلاکت یقینی ہے کہ اُن کی کوئی بات کبھی غلط ہوتی نہیں دیکھی چنانچہ مکہ پاک پہنچے سے ایک دن قبل ہی وہ راستے میں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو۔ (تاریخ خمیس)

مقام غور:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

مقام غور ہے کہ ایک طرف تو ایک قطعی کافر اور دشمن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا کامل یقین ہے کہ سلطان دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے جب اُس نے یہ سن لیا کہ میں ان شاء اللہ عزوجل تجھے قتل کروں گا۔ تو وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا۔ اور دوسری طرف ہم غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حال ہے کہ ہم اپنے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے جان نثاری کا دعویٰ کرنے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ہر فرمان پر سچے دل سے ایمان رکھنے کے باوجود نافرمانیوں کے بارے میں اُن کے بیان کردہ عذاب کے معاملے غفلت کا شکار ہیں۔

بے نمازی سے شیطان بھی بھاگتا ہے:

منقول ہے کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا شیطان بھی اُس کے ساتھ ہو لیا اُس شخص نے دن بھر میں ایک بھی نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہو گئی شیطان اُس سے بھاگنے لگا۔ اُس شخص نے متعجب ہو کر بھاگنے کا سبب پوچھا تو شیطان بولا، میں نے عمر بھر میں صرف ایک بار آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا انکار کیا تو ملعون ہوا اور تو نے آج

پانچوں نمازیں ترک کردیں۔ مجھے خوف آ رہا ہے کہ کہیں تجھ پر قہر نازل ہوا اور میں بھی اُس میں نہ پھنس جاؤں۔ (درۃ الناصحین)

پندرہ خوفناک سزائیں:

نبی پاک صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے۔ جو نماز کے معاملے میں سستی برتے گا اللہ عزوجل اُسے پندرہ قسم کی سزائیں دے گا ان میں چھ دنیا میں تین موت کے وقت تین قبر میں اور تین قبر سے نکلنے کے بعد دے گا۔ دنیا کی چھ سزائیں یہ ہیں۔

1- اللہ عزوجل اُس کی عمر سے برکت زائل کردیگا۔
2- اللہ عزوجل اُس کے چہرے سے نیک لوگوں جیسی نورانیت چھین لے گا۔
3- اللہ عزوجل اُس کے کسی عمل کا اجر وثواب نہیں دے گا۔
4- اُس کی کوئی دعا آسمان تک بلند نہ ہوگی۔
5- اللہ عزوجل لوگوں کے سامنے اُسے ذلیل وخوار کرے گا۔
6- نیک لوگوں کی دعا میں اُس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

موت کے وقت کی تین سزائیں۔

1- ذلیل ہوکر مرے گا۔
2- بھوکا مرے گا۔
3- مرتے وقت اتنی سخت پیاس لگے گی کہ اگر اُسے سارے دریاؤں کا پانی بھی پلا دیا جائے۔ تو پیاس نہ جائے۔

قبر کی تین سزائیں۔

1- اُس کی قبر تنگ کردی جائے گی اور اِسے قبر اس قدر بھینچے گی کہ اُس کی پسلیاں

ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔

2- اُس کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی جس میں اُلٹ پلٹ ہوتا رہے گا۔

3- اُس پر قبر میں ایک اژدھا مسلط کر دیا جائے گا جس کا نام اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع (یعنی گنجا سانپ جو سخت زہریلا ہوتا ہے) ہے اُس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوں گے ہر ناخن کی لمبائی ایک دن مسافت کے برابر ہوگی وہ بجلی کی طرح کڑک کر کہے گا! میں اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع ہوں مجھے میرے ربّ عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے پر ظہر تک عصر نماز ضائع کرنے پر عصر تا مغرب، نماز مغرب ضائع کرنے پر مغرب تا عشاء، نماز عشاء ضائع کرنے پر عشاء تا صبح مارتا رہوں اور جب جب وہ ایک ضرب لگائے گا تو مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا۔ پھر وہ اژدھا اپنے ناخن زمین میں گاڑ کر اُس کو نگالے گا۔ تو یہ عذاب اُس پر قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔

قبر سے اٹھنے کے بعد کی تین سزائیں۔

1- اللہ عزوجل جہنم کی آگ کا ایک بادل اُس کے چہرے کے سامنے مسلط فرمائے گا جو اُس کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔

2- حساب کے وقت اللہ عزوجل اُس کی طرف غضبناک نظر ڈالے گا۔ جس سے اُسکے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا۔

3- اُس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔ اللہ عزوجل اُس کو دوزخ میں لے جانے کا حکم صادر فرمائے گا۔ (ملخص از قرۃ العیون)

مکاشفۃ القلوب میں حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمتہ علیہ السلام فرماتے ہیں بروز قیامت وہ (یعنی نماز کے معاملے میں سستی کرنے والا) اس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گیں۔

1- اس اللہ عزوجل کا حق برباد کرنے والے۔
2- اسے اللہ عزوجل کے غضب کے ساتھ مخصوص۔
3- جس طرح دنیا میں تو نے حق اللہ عزوجل کی ضائع کیا اسی طرح آج تو بھی اللہ عزوجل کی رحمت سے مایوس ہے۔

بے نمازی بہنو! اپنی ناتوانی پر ترس کھایئے سستی اُڑایئے اور نمازوں کا اہتمام شروع کیجئے! جب آپ کو نماز کی عادت پڑ جائے گی تو پھر نماز پڑھے بغیر آپ کو ان شاء اللہ عزوجل چین ہی نہیں آئے گا اور ان شاء اللہ عزوجل شیطان خود ہی آپ کی جان چھوڑ دے گا۔

حکایت:

ایک بزرگ کو شیطان نظر آ گیا تو فرمانے لگے کوئی ایسا طریقہ بتا کہ میں تجھ جیسا بن جاؤں۔ شیطان نے کہا کہ نماز میں سستی کر اور خوب جھوٹی قسمیں کھایا کر۔ وہ بزرگ فوراً بول اُٹھے۔ میں اللہ عزوجل سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی نماز میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ اور کبھی جھوٹی قسم نہیں کھاؤں گا شیطان نے بوکھلا کر کہا۔ میں بھی عہد کرتا ہوں کہ کبھی کسی انسان کو نصیحت نہیں کروں گا۔ (تنبیہ الغافلین)

بھیانک قبر میں:

ایک بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے معافی بھی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا بڑا ہے خلیفہ نے پوچھا۔ کیا تیرا گناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا بڑا ہے پوچھا کہ تیرا گناہ عرش و کروسی سے بھی بڑا ہے؟ عرض کیا اُس سے بھی بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا بھائی یقیناً تیرا

گناہ اللہ عزوجل کی رحمت سے بڑا نہیں ہو سکتا یہ سن کر اُس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آیا۔ اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خلیفہ نے کہا۔ بھئی آخر مجھے بھی تو پتا چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے اس پر اُس نے کہا۔ حضور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے تاہم عرض کئے دیتا ہوں شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے یہ کہہ کر اُس نے اپنی داستان دہشت نشان سنانی شروع کی کہنے لگا۔ عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام:

کفن چرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قبر کھودی تو مردے کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا میں خوف زدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا کوئی کہہ رہا تھا۔ اِس مردے سے عذاب کا سبب دریافت کرے۔ میں نے گھبرا کر کہا مجھ میں ہمت نہیں تم ہی بتاؤ آواز آئی یہ شخص شرابی اور زانی تھا۔

خنزیر نما مردہ:

پھر میں نے دوسری قبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مردے کا منہ خنزیر جیسا ہو چکا ہے اور طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے غیب سے آواز آئی یہ جھوٹی قسمیں کھاتا تھا اور حرام روزی کماتا تھا۔

آگ کی کیلیں:

تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا مردہ گدی کی طرف زبان نکلائے ہوئی تھا اور اُس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں غیبی آواز نے بتایا کہ غیبت کرتا تھا چغلی کھاتا تھا اور لوگوں کو آپس میں لڑواتا تھا۔

آگ کی لپیٹ میں:

چوتھی قبر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا۔ مردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے آگ کے گُرزوں یعنی ہتھوڑوں سے مار رہے تھے مجھ پر ایک دم دہشت طاری ہوگئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بد نصیب نماز اور روزہ رمضان میں سستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا انعام

جب پانچویں قبر کھودی تو اس کی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس تھی۔ قبر مدِ نظر تک وسیع تھی اور اندر ایک نوجوان چاند سا چہرہ چمکاتا ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا، غیبی آواز نے بتایا۔ اِس نے جوانی میں توبہ کر لی تھی اور نماز و روزہ کا سختی سے پابند تھا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

مندرجہ بالا حکایت بار بار پڑھئے اور خوف خداوندی عزوجل سے لرز یئے۔ اللہ عزوجل کبھی کبھی قبر کے مناظر یعنی برزخ کے حالات اِس لئے دکھاتا ہے تاکہ لوگ ان سے درس عبرت حاصل کریں اور گناہوں سے بچنے کا سامان کریں۔

بچھو نما خطرناک جانور:

سرکار نامدار مالک و مختار، شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ خوشبودار ہے بروز قیامت بچھو جیسا حریش نامی ایک جانور جہنم سے برآمد ہوگا۔ جس کی لمبائی زمین سے لیکر آسمان تک اور چوڑائی مشرق تا مغرب ہوگی جبرائیل علیہ السلام اُس سے استفسار فرمائیں گے اسے حریش! کہاں چلے؟ کہے گا میدان قیامت میں جا رہا ہوں۔

پوچھیں گے کس کس کو طلب کرتے ہو؟ کہے گا پانچ طرح کے شخصوں کو۔

(1) بے نمازی

(2) جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا

(3) شرابی

(4) ماں باپ کا نافرمان

(5) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والا

(ملخص از درۃ الناصحین)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

مندرجہ بالا حدیث بار بار پڑھیئے اور خوف خداوندی عزوجل سے لرزیئے اور اگر آپ نماز نہیں پڑھتے تو فوراً اس کا اہتمام شروع کر دیجئے اور اگر آپ صاحب نصاب ہیں اور آپ پر زکوٰۃ فرض ہے تو زکوٰۃ اُس کے مستحقین تک پہنچا دیجئے۔ اگر والدین کا دل دکھایا ہے تو اُس سے ہر صورت میں معافی مانگ لیجئے اور اُن کو راضی کر لیجئے۔ شراب نوشی کی اگر عادت ہے تو اُس سے بھی توبہ کر لیجئے اور مسجد میں دنیا کی باتوں سے بھی پرہیز کیجئے، اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں روزانہ پانچوں وقت کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب فرما۔ اور ہم میں سے جن جن کی قضا نمازیں باقی ہیں اُن کو جلد تر قضا عمری کی توفیق عطا فرما اور تاخیر سے پڑھنے کا گناہ بھی معاف کر دے اور ہم سے سدا کے لئے راضی ہو جا ہماری اور ہمارے والدین کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

غیبت کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت دورد پاک

نبیوں کے سالار ہم غریبوں کے غمگسار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان خوشبودار ہے: جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ (عزوجل) اُس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تین دنیا کی ہیں اور ستر آخرت کی۔

(کنز العمال، کتاب الاذکار، جلد ۱، صفحہ ۲۵۵، رقم الحدیث ۲۲۲۹)

ہم غریبوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

غیبت کی تعریف بہار شریعت میں:

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ

لقوی نے غیبت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ص ۱۷۵)

غیبت کی تعریف ابن جوزی:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

افسوس کہ آج ہماری اکثریت کو غیبت کی تعریف تک معلوم نہیں حالانکہ اس کے بارے میں ضرور احکام جاننا فرض علوم میں سے ہے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب ''آنسوؤں کا دریا'' صفحہ 256 پر حضرت علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں غیبت کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے تو اپنے بھائی کو ایسی چیز کے ذریعے یاد کرے کہ اگر وہ سن لے یا یہ بات اسے پہنچے تو اسے ناگوار گزرے اگرچہ تو اس میں سچا ہو خواہ اس کی ذات میں کوئی نقص (خامی) بیان کرے یا اس کی عقل میں یا اس کے کپڑوں میں یا اس کے فعل یا قول میں کوئی کمی بیان کرے یا اس کے دین یا اس کے گھر میں کوئی نقص بیان کرے تا اس کی سواری یا اس کی اولاد اس کے علام یا اس کی کنیز میں کوئی عیب بیان کرے یا اس سے متعلق (یعنی تعلق رکھنے والی) کسی بھی شے کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کرے یہاں تک کہ تیرا یہ کہنا کہ اس کی آستین یا دامن لمبا ہے سب غیبت میں داخل ہیں (بعد الدموع ۱۸۷)

غیبت کیا ہے:

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں علماء کرام رحمھم اللہ السلام فرماتے ہیں انسان کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اخلاق، مال، اولاد،

بیوی، خادم، غلام، عمامہ، لباس، حکایت وسکنات، مسکراہٹ، دیوانگی، ترش روئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو جو اس کے متعلق ہو۔ جسمانیت میں غیبت کی مثالیں، اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹھگنا، لمبا، کالا اور زرد وغیرہ کہنا دین میں غیبت کی مثالیں۔ فاسق، چور، خائن، ظالم، نماز میں سستی کرنے والا اور والدین کا نافرمان وغیرہ کہنا مزید آگے چل کر نقل فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سرور ہے اللہ عزوجل اس آفت سے ہماری حفاظت فرمانے اور ہماری طرف سے غیبت والوں کے حقوق (محض اپنے فضل وکرم سے) خود ہی ادا فرمائے کیونکہ اُس عزوجل کے علاوہ انہیں کوئی شمار نہیں کرسکتا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر ج ۲ ص ۱۹)

گنا گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا
مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

اپنے کلام کے اس مقطع کے مصرعہ اولیٰ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمٰن نے خوب انکساری فرمائی ہے لہٰذا رضا کی جگہ سگِ مدینہ عفی عنہ نے اپنے گناہوں کے تصور سے گدا لکھا ہے۔

اکثر گھر میدان جنگ بنے ہوئے ہیں:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اللہ عزوجل کی قسم! غیبت انتہائی تباہ کار ہے۔ اسی غیبت کے باعث آج اکثر گھر میدان کارزار بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں اور برادریوں میں، محلوں اور بازاروں میں، عوام وخواص کے اکثر طبقوں میں، بلکہ سنت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے متعدد افراد کے درمیان بھی اِسی غیبت کے باعث نفرت کی منحوس دیواریں قائم ہیں۔

آہ! مرنے کے بعد نازک بدن غیبت کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کرسکے

گا! سنو! سنو!

سینوں سے لٹکے ہوئے لوگ:

سرورکائنات، شاہ موجودات، محبوب رب الارض والسموٰت عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے۔ معراج کی رات میں ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے۔ تو میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی! یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ (پ۱۳ الھمزہ ۱)

خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے۔ پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

(شعب الایمان ج۵ ص۳۰۹ حدیث ۶۷۵)

تانبے کے ناخن:

سرکار دوعالم، نورمجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے۔ میں شب معراج ایسی قوم کے پس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور اُن کے عزت خراب کرتے تھے۔

(سنن ابوداؤد ج۴ ص۳۵۱ حدیث ۴۸۷۸)

عورتیں زیادہ غیبتیں کرتی ہیں:

مفسر شہیر حکیم الالمت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمتہ فرماتے ہیں۔ ان پر خارش کا عذاب مسلط کردیا گیا تھا اور ناخن تانبے کے دھاردار اور نوکیلے تھے ان سے سینہ چہرہ کھبلاتے تھے اور زخمی ہوتے تھے۔ اللہ عزوجل کی پناہ یہ عذاب سخت عذاب

ہے۔ یہ واقعہ بعد قیامت ہوگا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھوں سے دیکھا مزید فرماتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبرو یزی (عزت خراب) کرتے تھے یہ کام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انہیں اس سے عبرت لینی چاہیے۔ (مراۃ، ج۶ ص ۶۱۹)

پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر کھلانے کا عذاب:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

کبھی تنہائی میں غور کیجئے کہ ہماری کمزور کی حالت تو یہ ہے کہ معمولی خارش بھی برداشت نہیں ہوتی۔ ناخن کا معمولی چرکا (یعنی ہلکا سا چیرا) بھی سہا نہیں جاتا تو اگر غیبت کر کے بغیر توبہ کئے مر گئے اور تانبے کے ناخنوں سے چہرہ اور سینہ چھیلنے اور نوچنے کی سزا دی گئی تو اس سخت ترین اذیت کی سہار کیوں کر ہوگی! غیبت کے ایک اور دل ہلا دینے والے عذاب کی روایت سنئے اور تھر تھر کانپئے! حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے۔ جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر خود اُن ہی کو کھلایا جا رہا تھا۔ انہیں کہا جاتا کھاؤ! تم اپنے بھائیوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ عرض کی آقا! یہ لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی ج۲ ص ۳۹۳، تنبیہ الغافلین ص ۸۶)

قیامت میں مردہ بھائی کا گوشت کھلایا جائے گا:

حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظیم ہے جو دنیا میں اپنے جس بھائی کا گوشت کھائے گا (یعنی غیبت کرے گا) وہ یعنی (جس کی غیبت کی تھی) قیامت کے دن اُس کے قریب لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔ اسے مردہ

حالت میں بھی کھا جس طرح اسے زندہ کھاتا تھا۔ پس وہ اسے کھائے گا اور تیوری چڑھائے گا (یعنی منہ بگاڑے گا) اور (سخت تکلیف کی وجہ سے) شوروغل مچائے گا۔
(المعجم الاوسط للطبرانی ج۱ ص ۴۵۰ حدیث ۱۶۵۶)

زبان جلنے سے محفوظ رہے گی:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

غیبتوں اور گناہوں بھری باتوں سے رشتہ توڑیئے اور اللہ عزوجل کی یادوں۔ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتوں سے رشتہ جوڑیئے خوب درود وسلام کے لئے زبان کو استعمال کیجئے اور خوب خوب تلاوت قرآن پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کیجئے۔ چنانچہ ''روح البیان'' میں یہ حدیث قدسی ہے۔
جس نے ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ختم سورۃ تک پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا۔ اس کی تمام نیکیاں قبول فرمائیں اور اس کے گناہ معاف کر دیئے اور اس کی زبان کو ہرگز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذاب قبر، عذاب نار، عذاب قیامت اور بڑے خوف سے نجات دوں گا۔

(تفسیر روح البیان ج۱ ص۹)

ملانے کا مزید وضح طریقہ ملاحظہ فرمایئے۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ
سورۃ پوری کیجئے۔

رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطان سے گناہ
ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یا ربّ عزوجل
کر عفو سہہ نہ سکوں گا کوئی سزا یا ربّ عزوجل

نماز و روزہ کی نورانیت گئی:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

غیبت کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی نحوست سے عبادت کی نورانیت رخصت ہو جاتی ہے چنانچہ ایک بار کا ذکر ہے کہ دو روزہ دار جب نماز ظہر یا عصر سے فارغ ہوئے تو (غیب جاننے والے) پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں وضو کرو اور نماز دہراؤ اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اِس روزے کی قضاء کرنا۔ اُنہوں نے عرض کی یارسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حکم کس لئے ہوا؟ فرمایا تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

(شعب الایمان ج۵ ص۳۰۳ حدیث ۶۷۲۹)

پیاری اسلامی بہنو! غیبت عبادت کے حق میں بڑی تباہ کار ہے۔ اس ضمن میں دو فرامین مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ فرمائیے۔ روزہ سپر ہے جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا جھوٹ یا غیبت سے۔

(المعجم الاوسط ج۳ ص۲۶۴ حدیث ۴۵۳۶)

روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو۔ روزہ تو یہ ہے کہ لغو بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔

(المستدرک للحاکم ج۲ ص۶۷ حدیث ۱۶۱۱)

کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

غیبت سے روزہ وغیرہ عبادت کی نورانیت چلی جاتی ہے۔ چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد اول صفحہ ۹۸۴ پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینٰا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ اللہ القوی فرماتے ہیں۔ احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا۔ (درمختار ج۳ ص۴۲۱، ۴۲۸)

اگرچہ غیبت بہت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا۔ جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا اور حدیث میں فرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے۔ (المعجم الاوسط ج۵ ص۶۳ حدیث ۶۵۹)

اگرچہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ صفحہ ۹۹۶ پر فرماتے ہیں۔ جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ (یعنی بے حیائی کی) بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزے میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزے میں کراہت آتی ہے۔

کھولتے پانی اور آگ کے درمیان دوڑنے والا:

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے چار طرح کے جہنمی جو کہ حمیم اور جحیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے ویل و ثبور (ہلاکت) مانگتے ہوں گے ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنمی کہیں گے۔ اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟ یہ ''بد بخت'' لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔

(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا ص۸۹ رقم ۴۹)

خوف گناہ ہو تو ایسا:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

آہ جہنم کا خوفناک عذاب! غیبت ومعصیت سے کنارہ کشی نہایت ہی ضروری ہے ورنہ سخت سے سخت مصیبت کا سامنا ہوسکتا ہے ہمیں اپنے گناہوں پر ندامت ہونی اور اس کی وجہ سے دہشت کھانی چاہئے۔ کاش! نصیب ہو جائے! اِس ضمن میں ایک حکایت پڑھئے اور تڑپئے! ایک مرتبہ عابدین یعنی نیک بندوں کا ایک قافلہ جس

میں حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے سفر پر چلا، کثرت عبادت کے سبب اُن عابدین کی آنکھیں اندر کی طرف ہوگئی تھیں۔ پاؤں سوج گئے تھے اور اتنے کمزور ہوگئے تھے جیسے کہ خربوزے کے چھلکے! ایسا محسوس ہوتا تھا گویا ابھی ابھی قبروں سے نکل کر آئے ہیں اراہ میں ایک عابد بے ہوش ہوگئے اور باوجود یہ کہ وہ دن سخت سردی کے تھے اُن کے سر سے بسبب دہشت پسینہ ٹپکنے لگا! ہوش آنے کے بعد لوگوں کے استفسار پر بتایا۔ جب میں اس جگہ سے گزرا تو مجھے یاد آیا کہ فلاں روز اس مقام پر میں نے گناہ کیا تھا۔ اس خیال سے میرے دل میں حساب آخرت کی دہشت طاری ہوگئی اور میں بے ہوش ہوگیا۔

(احیاءُ العلوم ج ۴ص ۲۲۹ ملخصا)

کسی کی خامیاں دیکھیں، نہ میری آنکھیں اور
کرے زبان نہ عیبوں کا تذکرہ یا ربّ عزوجل
تلیں نہ حشر میں عطاء کے عمل مولیٰ عزوجل
بلا حساب ہی تو اس کو بخشا یا ربّ عزوجل

تو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی اُٹھ کر چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس کی غیبت کی تو نبی حاشر، رسول صابر وشاکر، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم صادر فرمایا: خلال کرو! اُس نے عرض کی کس وجہ سے خلال کروں میں نے گوشت تو نہیں کھایا! تو ارشاد فرمایا۔ بے شک تو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی غیبت کی) ہے۔

(المعجم الکبیر المطبر انی ج ۱۰ص ۱۰۲ حدیث ۱۰۰۹۲)

غیبت بہت بڑا گناہ ہے:

کے سولہ حروف کی نسبت سے بیٹھک سے اُٹھ کر جانے والے کی غیبت کی 16 مثالیں!

اس حدیث پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ اپنی مجلس یعنی بیٹھک سے اُٹھ کر جانے والے کے بارے میں اِس طرح کی باتیں کر کے غیبتوں کا ارتکاب کرتے ہیں مثلاً

(۱) یار! وہ گیا جان چھوٹی، (۲) اس نے بور کر دیا تھا، (۳) خوامخواہ بحث کر رہا تھا، (۴) اپنی چلائے جا رہا تھا، (۵) کسی کی نہیں سنتا تھا، (۶) ڈیڑھ ہشیار ہے، (۷) چکنی کرتا ہے، (۸) بات بات پر ہاہا کرتے ہنستا تھا، (۹) سیدھی منہ بات کہاں کر رہا تھا، (۱۰) ذرا وائٹر (یعنی لچا، ٹیڑھا) ہے، (۱۱) ہاں بھی ایسوں سے اللہ عزوجل بچائے، (۱۲) پیٹ کا بھی تھوڑا ہلکا ہے، (۱۳) B.B.C ہے۔ (۱۴) ڈھول ہے، (۱۵) تم نے وہ بات جو اس کے سامنے کی نا اس کا اب خوب ڈنکا بجائے گا۔ (۱۶) ہاں یار! آئندہ یہ آئے تو بات بدل دیا کرو کیونکہ کہ اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی وغیرہ وغیرہ

تو غیبت کی عادت چھڑا یا الٰہی عزوجل!
بری بیٹھکوں سے بچا یا الٰہی عزوجل!
ہو بیزار دل تہمتوں چغلیوں سے!
مجھے نیک بندہ بنایا الٰہی عزوجل!

منہ سے گوشت نکلا:

ام المومنین حضرت سیّدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے غیبت کے

بارے میں معلومات کے لئے سوال کیا تو ام المومنین نے فرمایا۔ ایک دفعہ جمعہ کے روز میں صبح کے وقت اُٹھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر کے لئے تشریف لے گئے! اتنے میں انصار کی عورتوں میں سے ایک پڑوسن میرے پاس آئی اور کچھ مردوں اور عورتوں کی غیبت کرنے لگی۔ میں بھی غیبت میں شریک ہوئی اور ہم دونوں ہنسنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز ادا کر کے تشریف لائے تو ان کی آواز سن کر ہم دونوں خاموش ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر کے دروازے میں کھڑے ہو کر اپنی چادر مبارک کا کونا پکڑ کر اپنی ناک پر رکھ لیا اور ارشاد فرمایا: اُف! جاتم دونوں قے کر کے پانی سے منہ صاف کرو! میں نے قے کی تو منہ سے بہت سا گوشت نکلا۔ اسی طرح دوسری عورت نے بھی گوشت کی قے کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گوشت نکلنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: یہ گوشت اُس شخص کا ہے جس کی تم نے غیبت کی ہے۔

(تفسیر ردمنثور ج ۷ ص ۵۷۲)

عورتیں دوزخ میں زیادہ ہوں گی:

کے تیئیس حروف کی نسبت سے عورتوں میں کی جانے والی غیبتوں کی ۲۳ مثالیں!

اس حدیث پاک کو اسلامی بہنیں بار بار سنیں اور عبرت سے سر دُھنیں! افسوس صد کروڑ افسوس جب یہ مل کر بیٹھتی ہیں تو عموماً غیر موجود اسلامی بہن کی خیر نہیں رہتی، ان کی آپس میں غیبت کی ۲۳ مثالیں کچھ اس طرح ہیں۔

(۱) وہ طلاقن (یعنی طلاڑی) ہے، (۲) اُس کی سوا گز کی زبان ہے، (۳) اپنے میاں کو کبھی سکھ کا سانس نہیں لینے دیا، (۴) اپنے میاں کے سامنے بہت زبان چلاتی ہے، (۵) ہاں بھی! پھر میاں کے ہاتھوں پٹتی بھی ہے، (۶) جی! جی پھر بھی اِس کی ناک کہاں ہے، (۷) لگتا ہے طلاق لے گی تب سیدھی بیٹھے گی، (۸) اُس نے اپنی

بہو کے ناک میں دم کر رکھا ہے، (۹) بہو سے نوکرانی کی طرح کام کرواتی ہے، (۱۰) ارے بھئی! بہو کو اپنے ہاتھ سے مارتی ہے، (۱۱) بہو کو روٹی کہاں دیتی ہے، (۱۲) بہو بے چاری بیمار ہے تب بھی آرام نہیں کرنے دیتی، (۱۳) پڑوسیوں سے لڑتی رہتی ہے، (۱۴) چڑچڑی بہت ہے، (۱۵) میاں کے ہاتھ میں دو پیسے آگئے ہیں تو مزاج آسمان پر پہنچ گیا ہے، (۱۶) بچوں پر چیختی بہت ہے، (۱۷) ایسی کنجوسی ہے کہ چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے، (۱۸) خالی غریب بنتی ہے کافی سونا دبا رکھا ہے، (۱۹) بچی بہت شریف ہے مگر اس کی ماں کی وجہ سے بے چاری کی منگنی ٹوٹی ہے، (۲۰) عمر کافی ہوگئی ہے مگر اس کو کہاں کوئی لیتا ہے، (۲۱) بیٹی جوان ہوگئی ہے مگر گھر میں نہیں بٹھاتی، (۲۲) دو دو بیٹیوں کی شادی کی مگر پڑوس میں کسی کو جھوٹے منہ بھی دعوت نہ دی، (۲۳) وہ تو سسرال میں جھگڑ کر کے میکے آبیٹھی ہے۔

شہنشاہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوگیا:

اسلامی بہنو! غیبت سے سچی توبہ کیجئے اور زبان کی حفاظت کی ترکیب بنایئے! اس پر استقامت پانے کے لئے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، دعوت اسلامی کا مدنی کام بھی کرتی رہئے اور دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کی مسافرہ بننے کی سعادت بھی حاصل فرماتی رہیے۔

(۱) اگر کوئی پوچھے کہ مدنی قافلوں میں کیا ملتا ہے؟ تو میں کہوں گا کہ مدنی قافلوں میں کیا نہیں ملتا! اِس مدنی بہار کو ملاحظہ فرمایئے اور عشق رسول سے لبریز دل کا فیصلہ مدنی بہار کے اختتام پر دیئے ہوئے شعر پر سبحان اللہ کہہ کر مہر تصدیق لگا کر کیجئے۔ چنانچہ حیدر آباد کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں دعوت اسلامی کی اسلامی بہنوں کا ایک مدنی قافلہ تشریف لایا۔ دوسرے دن علاقائی

دورہ برائے نیکی کی دعوت کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے بیان میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی بیان کے بعد جب صلوٰۃ وسلام کے یہ اشعار پڑھے گئے۔اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام تو الحمد للہ عزوجل میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھولوں کا ہار پہنے وہاں تشریف لے آئے ہیں۔ اپنے غم خوار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر میں خود پر قابو نہ رکھ سکی اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ پھر وہ ایمان افروز منظر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا یہاں تک کہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

مل گئے وہ تو پھر کمی کیا ہے
دونوں عالم کو پا لیا ہم نے

تم نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے:

ایک بار سلطانِ دو جہاں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان عالیشان میں تشریف فرما تھے جبکہ اصحاب صفہ مسجد میں تھے اور حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ انہیں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سنا رہے تھے۔ اتنے میں رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گوشت حاضر کیا گیا۔ اصحاب صفہ حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے کہ جاؤ۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر عرض کرو کہ ہم نے کئی دنوں سے گوشت نہیں کھایا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کچھ گوشت عنایت فرما دیں۔ جب حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے تو یہ حضرت آپس میں کہنے لگے۔ حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ بھی اُسی طرح سرکارِ کائنات سے ملاقات کرتے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں پھر یہ کیسے ہمیں احادیث مبارکہ سناتے ہیں۔ جب حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے

اور اصحاب صفہ کی درخواست پیش کی تو غیب دان آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ ان سے کہو کہ تم نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر انہیں بتایا تو وہ حضرات قسم کھا کر کہنے لگے کہ ہم نے تو کئی دنوں سے گوشت نہیں کھایا۔ پھر حضرت سیدنا زید رضی اللہ عنہ سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور دوبارہ عرض کی تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے وہ واپس ہوئے اور اصحاب صفہ کو یہی جواب بتادیا۔ اب کی بار وہ سب سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گہربار میں حاضر ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم نے ابھی ابھی اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے اور اس کا اثر تمہارے دانتوں میں موجود ہے تھوک کر دیکھو گوشت کی سرخی کو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہاں خون ہی خون تھا۔ سب نے توبہ کی اپنی بات سے رجوع کیا اور حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معافی مانگی۔

(تنبیہ الغافلین ص ۸۶)

مردار خور جہنمی:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات جہنم میں ایسے لوگ دیکھے جو مردار کھا رہے تھے۔ استفسار فرمایا (یعنی پوچھا) اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور ایک شخص دیکھا جس کا رنگ سرخ اور آنکھیں انتہائی نیلی تھیں تو پوچھا! اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ عرض کی یہ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اونٹنی کی کونچیں (یعنی ٹانگیں) کاٹنے والا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۵۵۳ حدیث ۲۳۲۴)

مردار کا گوشت کھانا آسان نہیں:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

بظاہر غیبت کرنا بہت ہی آسان لگتا ہے مگر یاد رکھئے! جہنم میں مردار کا گوشت کھانا کوئی آسان بات نہیں، آج زندگی میں بکرے کا تازہ پکا گوشت کوئی نہیں کھا سکتا، بلکہ اگر پکانے میں کسر رہ جاتی ہے، نمک، مصالحہ کم ہوتا ہے یا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو بسا اوقات کھانے کو جی نہیں کرتا تو ذرا تصور کیجئے کہ کچا گوشت اور وہ بھی ذبح شدہ نہیں مردار، پھر حلال حیوان کا نہیں مرے ہوئے انسان کا۔ ایسا گوشت بھلا کون کھا سکتا ہے۔ مزید اس روایت میں جس گہرے سرخ اور نیلے رنگ کے آدمی کا ذکر ہے۔ وہ قوم ثمود کا سب سے پرلے درجے شریر اور خبیث النفس شخص قدار بن سالف تھا جس نے حضرت سیدنا صالح علیہ السلام کی مقدس اونٹنی کی مبارک ٹانگیں کاٹی تھیں۔

مجھے غیبتوں سے بچا یا الٰہی عزوجل
گناہوں کی عادت چھڑا یا الٰہی عزوجل
پئے مرشدی دے معافی خدایا عزوجل
دوزخ میں مجھ کو جلا یا الٰہی عزوجل

جہنمی بندر و خنزیر:

غیبت کی تباہ کاری تو دیکھئے کہ مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ غیبت کرنے والا جہنم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا جھوٹا دوزخ میں کتے کی شکل میں بدل جائے گا اور حاسد جہنم میں سور کی شکل میں بدل جائے گا۔

(تنبیہ المغترین ص ۱۹۴)

چار نصیحتیں:

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۴۴ صفحات پر مشتمل کتاب ''منہاج العابدین'' صفحہ ۱۶۳ تا ۱۶۴ پر ہے حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم ارشاد فرماتے ہیں۔ میں کوہ لبنان میں کئی اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام کی محبت میں وہاں میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں ان چار باتوں کی نصیحت کرنا۔

(۱) جو پیٹ بھر کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی،

(۲) جو زیادہ سوئے گا اس کی عمر میں برکت نہ ہوگی،

(۳) جو صرف لوگوں کی خوشنودی چاہے گا وہ رضائے الٰہی عزوجل سے مایوس ہو جائے گا،

(۴) جو غیبت اور فضول گوئی زیادہ کرے گا وہ دین اسلام پر نہیں مرے گا۔

(منہاج العابدین (عربی) ص ۹۸)

غیبت ایمان کے لئے نقصان دہ ہے:

محبوب ربّ العباد عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۳۳۲ حدیث ۲۸)

کفر پر مرنے والے کے عذاب قبر کی کیفیت:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

معلوم ہوا غیبت سے معاذ اللہ عزوجل ایمان ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ آہ! جس کا ایمان برباد ہو گیا خدا کی قسم وہ کہیں کا نہ رہے گا، جب کفر پر مرنے والا بدنصیب

آدمی قبر میں پہنچے گا تو منکر نکیر کے سوالات کے درست جوابات نہ دے سکے گا۔ اور پھر خوفناک عذابات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۲۵۰ صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت جلد اوّل صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱ پر صدر الشریعۃ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد احمد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں۔ اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے۔ اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لئے دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ جو اندھے اور بہرے ہوں گے ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا! کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتھوڑے سے اُس کو مارتیں رہے گے۔ نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے۔ نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کتا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے۔

جہنم ہمیشہ رہنے کی لرزہ خیز کیفیت:

قیامت کے میدان میں بھی کافر پر طرح طرح کے عذابات کا سلسلہ ہوگا۔ اور بالآخر منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ جہاں اُسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا۔ صدر الشریعہ، حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مختلف دل ہلا دینے والے عذابوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ پھر آخر میں کفار کے لئے یہ ہوگا کہ اس قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے۔ پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل (یعنی آگ کا تالا) لگایا جائے گا۔ پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا۔ اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا۔ پھر اسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ

اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا۔ اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے پھر منادی (پکارنے والا) جنت والوں کو پکارے گا۔ وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو! پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے۔ پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا۔ اے اہل جنت! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے اہل نار! ہمیشگی ہے اب موت نہیں، اُس وقت اُن (یعنی اہل جنت) کے لئے خوشی پر خوشی ہے اور ان (یعنی دوزخیوں) کے لئے غم بالائے غم۔

نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ہم اللہ عزوجل سے معافی کا سوال کرتے ہیں اور دین و دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتے ہیں۔

(بہار شریعت جلد اوّل ص ۱۷۰۔۱۷۱)

عطا رہے ایمان کی حفاظت کا سوالی
خالی نہیں جائے گا یہ دربار نبی سے

نفلی عبادت نہ کرنے والے سے نفرت کرنا کیسا؟

حضرت سیدنا عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب ربّ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (ظاہری) مبارک حیات میں ایک صاحب کسی قوم کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں سلام کیا۔ ان لوگوں نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ صاحب وہاں سے تشریف لے گئے تو ان میں سے ایک شخص نے ان صاحب

کے بارے میں کہا۔ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس شخص سے نفرت کرتا ہوں۔ جب ان صاحب کواس بات کی خبر پہنچی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا اور فریاد کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بلا کر دریافت فرمایئے کہ مجھ سے کیوں نفرت کرتے ہیں۔ نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے بلوا کر پوچھا تو انہوں نے اقرار کیا کہ میں نے یہ بات کہی ہے۔ ارشاد فرمایا تم اس سے کیوں نفرت کرتے ہو؟ عرض کی میں ان صاحب کا پڑوسی ہوں اور میں ان کی بھلائی کا خواہاں ہوں۔ خدا عزوجل کی قسم! میں نے کبھی بھی فرض نماز کے علاوہ انہیں نفل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب کہ فرض نماز تو ہر نیک و بد پڑھتا ہے فریادی صاحب نے عرض کی! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پوچھئے کیا انہوں نے مجھے فرض نماز میں تاخیر کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے وضو میں کوئی کوتاہی کی ہے۔ یا رکوع و سجود میں کوئی کمی کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے عرض کی میں نے اس میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی پھر اس نے مزید عرض کی اللہ عزوجل کی قسم! میں نے ان صاحب کو رمضان المبارک کے علاوہ کبھی (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اس مہینے (ماہ رمضان المبارک) کا روزہ تو ہر نیک و بد رکھتا ہے یہ سن کر فریادی نے عرض کی۔ یارسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پوچھئے کیا میں نے کبھی رمضان المبارک میں روزہ چھوڑا ہے؟ یا روزے کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ پوچھئے پر انہوں نے عرض کی نہیں۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ ان صاحب نے زکوٰۃ کے علاوہ کسی مسکین یا سائل کو کچھ دیا ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہو۔ زکوٰۃ تو ہر نیک و بد ادا کرتا ہے۔ فریادی نے عرض کی: یارسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پوچھئے کیا انہوں نے مجھے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہوئے دیکھا ہے

یا میں نے کبھی اس میں ٹالم ٹول سے کام لیا ہے؟ دریافت کرنے پر اُنہوں نے عرض کی نہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس نفرت کرنے والے سے فرمایا اُٹھ جاؤ شاید یہ تم سے بہتر ہو۔

(مسند امام احمد ج ۹ ص ۲۱۰ حدیث ۲۳۸۶۴)

غیبت مت کرو:

کے نو حروف کی نسبت سے مستحبات و نوافل میں غیبت کی ۹ مثالیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

جس طرح فرائض و واجبات کی کوتاہی کرنے والوں کی کوتاہیوں کا بلا اجازت شرعی پیچھے سے تذکرہ غیبت ہے مستحبات و نوافل میں بھی برائی بیان کرنے کے طور پر تذکرہ کرنے کا یہی حکم ہے کیوں کہ یہ بھی ایذائے مسلم کا باعث ہے۔ مستحبات و نوافل میں سستی کرنے والوں کی غیبتوں کی ۹ مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) وہ تہجد نہیں پڑھتا، (۲) اس نے زندگی میں کبھی عاشورا کا روزہ نہیں رکھا، (۳) اشراق چاست نہیں پڑھتا، (۴) وہ اوابین کیا پڑھے گا اس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافل کس وقت پڑھے جاتے ہیں، (۵) وہ تبرک کہہ کر نیاز تو کھا لیتا ہے مگر اس کے لئے چندہ کبھی نہیں دیتا، (۶) میرا سیٹھ ذرا وائٹر (یعنی ٹیڑھا) ہے تین دن کے مدنی قافلے کے لئے چھٹی ہی نہیں دیتا، (۷) میں نے اُس سے کہا بھی کہ سب پڑھ رہے ہیں تم بھی صلوٰۃ التوبہ پڑھ لو مگر اس نے نہیں پڑھی، (۸) قرآن خوانی میں سب سے آخر میں پہنچتا ہے شاید اس کو قرآن پڑھنا نہیں آتا، (۹) وہ نعت خوانی میں تاخیر سے بلکہ نیاز کے وقت پہنچتا ہے۔

غیبت کے انداز:

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۱۳ صفحات پر مشتمل

کتاب، عیون الحکایات حصہ دوم صفحہ ۳۱۲ پر حضرت سیدنا حارث معاسبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں غیبت سے بچ! بیشک وہ ایسا عجیب شر ہے جسے انسان خود آگے بڑھ کر حاصل کرتا ہے۔ تیرا اُس چیز کے بارے میں کیا خیال ہے جو تجھے احسان فراموشی پر اُبھارے تیری اتنی نیکیاں چھین کر اُن کو دے دے جن کی تو نے غیبت کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائیں کیونکہ بروز قیامت درہم و دینار کام نہیں آئیں گے۔ بے شک! جتنا تو مسلمانوں کی عزت کو نقصان پہنچائے گا اتنی ہی مقدار میں تیرا دین تجھ سے لے لیا جائے گا۔ لہٰذا غیبت سے بچ غیبت کے منبع (یعنی نکلنے کی جگہ اور اس کے اسباب کو پہچان کہ تجھ پر غیبت کن کن جگہوں سے آتی ہے مزید فرماتے ہیں۔ توجہ سن! بے شک بعض جاہل و نادان اس انداز پر بھی غیبت میں مبتلا ہوتی ہین کہ گنہگاروں پر خواہ مخواہ غصے ہوتے اور ان سے حسد اور بدگمانی کرتے ہیں پھر شیطان کے بہکاوے میں آ کر معاذ اللہ عزوجل اس غصے کو دینی غیرت کا نام دیتے اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ میں اپنی ذات کے لئے غصہ نہیں کر رہا میں تو دین کے نقصان کی وجہ سے فلاں کو بُرا بھلا کہتا یا ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہوں۔ یہ ایسی بُرائیاں ہیں جو کہ عقلمندوں سے پوشیدہ نہیں۔ بعض لوگ اہل علم ہونے کے باوجود شیطان کے دھوکے میں آ کر جب کسی کی بُرائی بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی نصیحت اور اصلاح کے لئے ایسا کر رہے ہیں۔ ہم تو اس کے خیر خواہ اور بھلائی چاہنے والے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ اگر واقعی وہ خیر (یعنی بھلائی) کے طالب ہوتے تو کبھی غیبت جیسی آفت میں نہ پڑتے اور ان کی نصیحت ان کے لئے غیبت پر معاون (مددگار) نہ ہوتی۔ بلکہ جس نے غلطی کی ہے براہِ راست اُس کو سمجھاتے یا اصلاح کا شرعی طریقہ اختیار کرتے۔ پیٹھ پیچھے غیبت کرتے پھرنا یہ کون سا اصلاح کا طریقہ ہے۔ توجہ سے سن! ایسے اوقات نیک پرہیزگار لوگ بھی حیرت کا اظہار کرنے کے

انداز میں اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کر بیٹھے ہیں۔ رہے استاد، سردار اور افسر وغیرہ تو بعض دفعہ وہ شفقت و رحم دلی کے طریقے سے غیبت کی گہری کھائی میں جا گرتے ہیں۔ مثلاً اپنے شاگردہ یا ماتحت کے بارے میں کہتے ہیں۔ افسوس! وہ فلاں فلاں غلط کام (مثلاً بُری محبت یا نشے کی نحوست) میں پڑ گیا۔ کاش بے چارہ فلاں بُرائی (مثلاً ہیروئن پینے) کا مرتکب نہ ہوتا در حقیقت وہ افسوس نہیں کر رہے ہوتے اس طرح کی باتیں کر کے اس بہانے وہ اُس کی پولیں کھول ڈالتے ہیں مگر سمجھتے یہ ہیں کہ ہم اس سے محبت اور ہمدردی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ غیبت کے گناہ میں پڑ چکے ہوتے ہیں۔ ورنہ اپنے ماتحت یا شاگردہ کا کیا خوف؟ پیچھے سے اس طرح غیبت کرنے کی بجائے براہِ راست اُس کو سمجھا کر سچی محبت کا ثبوت دے سکتے تھے۔ بعض اوقات ایک شخص کسی کی برائی کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے میں نے اس کی بُرائی پر ترس کو اس لئے اپنے گمان میں یہ اسے ہمدردی و شفقت سمجھتا ہے لیکن حقیقت میں یہ غیبت کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ رحمٰن عزوجل ہمیں شیطان کے خفیہ واروں سے بچائے۔ ہم اللہ ربّ العزت کی بارگاہِ رحمت میں دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی غیبت سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (عیون الحکایات (عربی) ص ۸۱ ملخصاً)

افسوس مرض بڑھتا ہی جاتا ہے گناہوں کا
ہو نظر شفا عرض اے سرکار مدینہ ہے

نابالغ کی غیبت:

جس طرح بچے کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں اِسی طرح اُس کی غیبت کی بھی ممانعت ہے۔ خواہ ایک ہی دن کا بچہ ہو بلا مصلحت شرعی اُس کی بھی بُرائی بیان نہ کی جائے۔ ماں باپ اور گھر کے دیگر افراد کے لئے لمحہ فکریہ ہے ان کو چاہئے کہ بلا

ضرورت اپنے بچوں کو پیچھے سے (اور منہ پر بھی) ضدی شرارتی، ماں باپ کا نافرمان وغیرہ نہ کہا کریں۔

کس بچے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟

حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں حضرت علامہ سیدنا ابن عابد بن شامی قدس سرہ السامی نے امام ابن حجر علیہ رحمہ اللہ الاکبر سے نقل کیا ہے۔ جس طرح بالغ کی غیبت حرام ہے اُسی طرح نابالغ اور مجنون (یعنی پاگل) کی غیبت بھی حرام ہے۔ (ردالمحتار ج ۶ ص ۶۷۶)

لیکن راقم الحروف (یعنی مولینا عبدالحئ صاحب) کے نزدیک تفصیل بہتر ہے۔

(۱) ایسا نابالغ بچہ جو فی الجملہ یعنی تھوڑی بہت سمجھ رکھتا ہو کہ اپنی تعریف پر خوش اور اپنی بُرائی سے ناخوش ہوتا ہو جیسا کہ معتوہ (یعنی آدھا پاگل بھی اپنی تعریف اور مذمت کی سمجھ رکھتا ہے) تو ایسے نابالغ بچے کی غیبت جائز نہیں اسی طرح نیم پاگل کی بھی ناجائز ہے۔

(۲) ایسے ناسمجھ بچے (مثلاً دودھ پیتے بچے) اور پاگل کی بھی غیبت جائز نہیں جن کا کوئی والی وارث ہے بے شک وہ بچہ یا پاگل اپنی تعریف یا بُرائی سمجھنے کی تمیز نہیں رکھتا تاہم ان کے عیب بیان کرنے سے ان کے ماں باپ وغیرہ بُرا لگے گا۔

(۳) ایسا لاوارث بچہ یا لاوارث پاگل جو اپنی تعریف و غیبت سے خوش او ناخوش ہونے کیصلاحیت نہیں رکھتا اُس کی غیبت جائز ہے مگر زبان کو ایسوں کی غیبت سے بھی روکنا ہی بہتر ہے (کیوں کے بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ سلام نے مطلقا یعنی ایک دن کے بچے اور مکمل پاگل کی غیبت کو بھی حرام قرار دیا ہے)۔

(ماخوذ از: غیبت کی ۷ امثالیں)

چھوٹے بچے کی غیبت کی ۱۷ امثالیں:

بہر حال پاگل ہو یا سمجھدار، بالغ ہو یا نابالغ، بوڑھا ہو یا دودھ پیتا بچہ ہر ایک کی غیبت سے بچنا چاہئے۔ بچوں کی غیبتوں کی بے شمار مثالیں ہوسکتی ہیں۔ کیوں کہ ان کی غیبت کے گناہ ہونے کی طرف بہت کم لوگوں کی توجہ ہے، جو منہ میں آیا بولدیا جاتا ہے۔ یہاں نمونتاً صرف ۱۷ امثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو کئی صورتوں میں غیبت میں داخل ہوسکتی ہیں۔

(۱) بستر گندا کر دیتا ہے، (۲) اتنا بڑا ہو گیا مگر تمیز نہیں آئی، (۳) اس کو جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے، (۴) چھوٹی بہن کو نوچتا ہے، (۵) چھوٹے مُنے کو گود میں لو تو بڑا مُنا حسد کرتا ہے، (۶) دونوں مُنے ایک دوسرے کی چغلیاں کھاتے رہتے ہیں، (۷) چھوٹا پڑھائی میں بہت ذہین ہے مگر بڑا ۸ سال کا ہوا ابھی تک کند ذہن ہے، (۸) ماں کو بہت بہت تنگ کرتا ہے، (۹) مُنّی رات کو بہت چیختی ہے نہ سوتی ہے نہ کسی کو سونے دیتی ہے، (۱۰) مُنے نے غصے میں لات مار کر پانی کا کولر اُلٹ دیا، (۱۱) بہت چڑچڑا ہو گیا ہے، (۱۲) بات بات پر روٹھ جاتا ہے، (۱۳) روزانہ کھانے کے وقت جھگڑتا ہے، (۱۴) پڑھنے میں کمزور ہے، (۱۵) بڑی بچی نے چھوٹی والی کو بال کھینچ کر گرا دیا، (۱۶) بس لڑتا ہی رہتا ہے، (۱۷) صبح اُٹھا اُٹھا کر تھک جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتا وغیرہ۔

بچوں کو غیبت مت کرنے دیجئے:

عموماً بچے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور دیگر گھر والوں کی اپنی توتلی زبان میں یا اشاروں سے غیبتیں کرتے رہتے ہیں اور گھر والے ہنس ہنس کر داد دیتے ہیں، کبھی کسی کو لنگڑاتا دیکھ لیتے ہیں تو خود بھی اس کی نقل اُتارتے ہوئے لنگڑا کر چلتے ہیں اور

گھر والوں سے داد وصول کرتے ہیں حالانکہ کسی معین معذور کی اس طرح کی نقالی بھی غیبت ہے۔ باپ جب کام کاج سے شام کو لوٹتا ہے تو عام طور پر بچہ یا بچی دن بھر کی کار کردگی سناتے ہیں۔ اس سے لطف تو بہت آتا ہے مگر اُس کار کردگی میں غیبتوں کی بھی اچھی خاصی بھر مار ہوتی ہے۔ بچوں کو تو گناہ نہیں ہوتا مگر اولاد کی صحیح تربیت کرنا چونکہ والدین کی ذمے داری ہے اور یوں بچوں کی زبانی غیبتیں سننے سے اولاد کی غلط تربیت ہوتی ہے لہٰذا اولاد کی غلط تربیت کا وبال ماں باپ کے سر آجاتا ہے، یقیناً بچوں کے غیبت کرنے پر ہنس پڑنے سے اُن کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ گویا اس طرح غیبت کی تربیت حاصل کرتے رہتے اور بے چارے بالغ ہونے کے بعد اکثر غیبت کے گناہ میں پکے ہو چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب بھی بچہ غیبت کرے! چغلی کھائے یا جھوٹ بولے تو اُس کی تتلی زبان سے محفوظ یعنی لطف اندوز ہوتے ہوئے شیطان کے بہکاوے میں آکر ہنسا مت کیجئے! ایسے موقع پر ایک دم سنجیدہ ہو جائیے اُس بات پر اُس کی حوصلہ شکنی کیجئے اور مناسب انداز میں اُس کو سمجھائیے جب بار بار اُس کو سمجھاتے رہیں گے۔ اور اس کو گھر کا کوئی بھی فرد غیبت وغیرہ پر اُسے داد نہیں دیگا تو ان شاءاللہ عزوجل خود بھی غیبت وغیرہ سننے کی آفتوں گناہوں سے بچے رہیں گے اور مُنا بھی بڑا ہو کر ان شاءاللہ عزوجل نیک بندہ بنے گا اور غیبت وغیرہ سے نفرت رکھے گا۔

بچوں کی فریاد رسی کیجئے:

ہاں اگر مُنا محض بولنے کی خاطر نہیں بول رہا بلکہ آپ سے فریاد کر کے انصاف طلب کر رہا ہے تو بے شک اُس کی فریاد سنئے اور امداد کیجئے مثلاً مُنا کہنے لگا کہ مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر کہیں چھپا دیا ہے تو یہ غیبت نہیں۔ کیوں کہ مُنا ماں باپ سے فریاد نہیں کریگا تو کس سے کرے گا۔ لہٰذا آپ مُنّی سے اُس کا کھلونا دلا دیجئے۔ اب اگر کھلونا مل جانے کے بعد مُنا اسی بات کو مُنّی کی غیر موجودگی میں مثلاً اپنی امی سے ذکر

کرتا ہے۔ کہ مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر چھپا دیا تھا تو ابو نے مُنّی کو ڈانٹ پلائی اور مجھے میرا کھلونا واپس دلایا تو یہ بہر حال غیبت ہے اگرچہ بچوں کو اس کا گناہ نہ ہو۔ عموماً بچے جن لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں ان کو فریاد کرتے رہتے ہیں تو اگر کسی سے مذکورہ مثال کی مانند فریاد

کی اور وہ فریاد رسی یعنی امداد نہیں کر سکتا۔ تو اب غیبت پر مبنی فریاد نہ سنے بلکہ حتی الامکان اچھے انداز میں بچے کو ٹال دے۔

بچوں سے صادر ہونے والی غیبت کی ۲۲ مثالیں:

(۱) میرا کھلونا توڑ دیا ہے، (۲) میری ٹافی چھین کر کھالی، (۳) میری آئسکریم گرادی، (۴) مجھے پیچھے سے ''ہاؤ'' کر کے ڈرا دیتا ہے شریر کہیں کا، (۵) مجھ پر بلی کا بچہ ڈال دیا، (۶) مجھے گندا بچہ کہہ کر چڑاتا ہے، (۷) میری نوٹ بک پھاڑ دی، (۸) مجھے دھکا دے کر گرا دیا، (۹) میرے کپڑے گندے کر دیئے، (۱۰) اپنی بابا سائیکل میرے پاؤں پر چڑھا دی، (۱۱) اپنے کپڑے گندے کر دیتا ہے، (۱۲) وہ گندا بچہ ہے، (۱۳) امی کے پاس میری چغلیاں لگاتا ہے، (۱۴) جھوٹ بول کر استاد سے مجھے مار کھلائی تھی، (۱۵) امی مدرسے کا بولتی ہے تو روتا ہے، (۱۲) منی امی کو مارتی ہے، (۱۷) اُستاد نے اُس کو کل ''مرغا'' بنایا تھا، (۱۸) اتنا بڑا ہو گیا مگر نپل چوستا ہے، (۱۹) ہر وقت اُس کی ناک بہتی رہتی ہے، (۲۰) روز روز پنسل گما دیتا ہے، (۲۱) اُس دن ابو کی جیب سے پیسے چرا لئے تھے، (۲۲) اُس دن امی نے اُس کی خوب پٹائی لگائی تھی۔

بچوں کو جھوٹے بہلاوے مت دیجئے:

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۱۲ صفحات پر مشتمل

کتاب بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۰ پر ہے ابوداؤد و بیہقی نے عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کھجور دوں گی۔ ارشاد فرمایا اگر تو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذمے جھوٹ لکھا جاتا۔

(سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۱)

دیکھا آپ نے! بچوں کے ساتھ بھی جھوٹ بولنے کیا جازت نہیں افسوس آج کل بچوں کو بہلانے کے لئے اکثر لوگ جھوٹ موٹ اس طرح کہہ دیا کرتے ہیں کہ تمہارے لئے کھلونے لائیں گے ہوائی جہاز لا کر دیں گے وغیرہ۔ اسی طرح ڈرانے کے لئے اکثر مائیں بھی جھوٹ بول دیا کرتی ہیں کہ وہ بلی آئی، کتا آیا وغیرہ جن لوگوں نے ایسا کیا اُن کو چاہئے کہ سچی توبہ کریں۔

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں:

بہت سارے پرہیز گار نظر آنے والے لوگ بھی بلا تکلف غیبت سنتے، سناتے، مسکراتی اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں چونکہ غیبت بہت زیادہ عام ہے اس لئے عموماً کسی کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیز گار نہیں بلکہ فاسق و گنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہوتا ہے قرآن و حدیث اور اقوال بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین سے منتخب کردہ غیبت کی ۲۰ تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جھرجھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر ملاحظہ فرمایئے:

(۱) غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے، (۲) غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے، (۳) بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی، (۴) غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے، (۵) غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں،

(۶) غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے، (۷) غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا، الغرض غیبت گناہ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، (۸) غیبت زنا سے سخت تر ہے، (۹) مسلمان کی غیبت کرنے والا سود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے عیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبودار ہو جائے، (۱۰) غیبت کرنے والے کو جہنم میں مردار کھانا پڑے گا، (۱۱) غیبت مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے، (۱۲) غیبت کرنے والا عذاب قبر میں گرفتار ہوگا، (۱۳) غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا، (۱۴) غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جارہا تھا، (۱۵) غیبت کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اٹھے گا، (۱۶) غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہوگا، (۱۷) غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا، (۱۸) غیبت کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے، (۱۹) غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔

غیبت کے خلاف اعلان جنگ:

آہ! غیبت نے امت کی اکثریت کو نہایت ہی شدت کے ساتھ اپنی حراست میں لیا ہوا ہے، شیطان غیبت کے ذریعے بھرپور طریقے پر لوگوں کو جہنم کی طرف دھکیلتا چلا جارہا ہے۔ ہوش میں آیئے! غیبت کے خلاف اعلان جنگ کر کے ایک دم مورچے پر ڈٹ جایئے جس جس نے اب تک جس قدر غیبتیں کی ہوں۔ اُن کی توبہ اور معافی تلافی میں لگ جائے، عزم مصمم کیجئے کہ نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! غیبت ہمارے مدنی ماحول کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے لہٰذا دعوت اسلامی کے تمام ذمے دار اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں میری ہاتھ

جوڑ کر مدنی التجاء ہے کہ غیبت کے خلاف اعلان جنگ کے ضمن میں غیبتوں کے دروازوں پر تالے لگاتے چلے جائیے، اب تک جو بھی آپ کی ذمے داری کے دوران مدنی ماحول سے دور ہوئے، ان کے معاملے میں ۱۲ بار غور کر لیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے آپ کی غیبتیں کی ہوں اور آپ کو غصہ آ جانے کی وجہ سے یا خود آپ نے اُن کی غیبتیں کی ہوں! اس سبب سے وہ دلبر داشتہ ہو کر گھر جا بیٹھے ہوں اگر ایسا ہے تو اچھی اچھی نیتیں کر کے برائے رضائے ربّ اکبر عزوجل فوراً سے پیشتر مگر بُلا کر نہیں۔ ان کے پاس خود جا کر ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر اے کاش! رو رو کر معافی تلافی کی ترکیب بنا کر انہیں منا کر راضی کر کے گلے لگا لیجئے بلکہ ہر بچھڑے ہوئے کو تلاش کر کے ان کے پاس بھی خود جا کر ہاتھ باندھ کر منت وسماجت کر کے انہیں دوبارہ مدنی ماحول میں لے آیئے اور انفرادی کوشش کے ذریعے ان سبھوں کو پھر سے سنتوں کی خدمتوں میں مصروف کر دیجئے۔

اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے!
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے!
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں!
پیلدوں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے!
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت!
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے!
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت!
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے!
ہم نیک ہیں یا بد پھر آخر ہیں تمہارے!
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے!

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی!

ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا عزوجل ہے!

الحمدللہ! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بہ ملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ اپ کا سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں، آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

شریعت میں عورت کے پردہ کی اہمیت وفضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

﴿فضیلت درود پاک﴾

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا، احمد مجتبیٰ، سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا: جب میرا کوئی اُمتی مجھ پر درود وسلام بھیجتا ہے تو اللہ (عزوجل) میری قوت گویائی لوٹا دیتا ہے اور میں اُس کا جواب دیتا ہوں۔

(سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، رقم ۲۰۴۱، جلد ۲، صفحہ ۳۱۵)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم تم پہ ہر دم کروڑوں دُرود وسلام
ہو نگاہِ کرم مجھ پہ سُلطانِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم تم پہ ہر دم کروڑوں دُرود وسلام

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ: صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

عورت کا لفظی معنیٰ:

عورت کے لغوی معنیٰ ہیں چھپانے کی چیز! اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ عورت، عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب

وہ نکلتی ہے تو اُسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے (یعنی اُسے دیکھنا شیطانی کام ہے)۔
(ترمذی ج ۲ ص ۳۹۲ حدیث ۱۱۷۶)

کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے:

جی ہاں چند باتیں اگر پیشِ نظر رہیں تو ان شاء اللہ عزوجل پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں پردے کا حکم دیتے ہوئے پروردگار عزوجل کا ارشاد باری ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمتہ الہادی اسکے تحت فرماتے ہیں۔ اگلی جاہلیت سے مراد قبل السلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومحاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں (خزائن العرفان ص ۶۷۳) افسوس! موجودہ دور میں بھی زمانہ جاہلیت والی بے پردگی پائی جارہی ہے یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔

زمانہ جاہلیت کی مدت کتنی؟

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمتہ الحنان فرماتے ہیں کاش اس آیت سے موجودہ مسلم عورتین عبرت پکڑیں۔ یہ عورتیں اُن اُمہات المومنین رضی

اللہ تعالیٰ عنہن سے بڑھ کر نہیں۔ صاحبِ روح البیان علیہ رحمۃ الحنان نے فرمایا کہ حضرت سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وطوفانِ سیدنا نوح علیٰ نبینا وعلی الصلوٰۃ و السلام کے درمیان کا زمانہ جاہلیت اُولیٰ کہلاتا ہے۔ جو بارہ سو بہتر (۱۲۷۲) سال ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیدرمیان کا زمانہ جاہلیت اُخری ہے جو تقریباً چھ سو (۶۰۰) برس ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(نور العرفان ص ۶۷۳ پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیاء لاہور، روح البیان ج ۷ ص ۱۷۰)

بے پردہ عورت کی دعا کیسی قبول ہو:

پارہ ۱۸ سورۂ نور کی آیت نمر ۳۱ کے اِس حصے کی تفسیر میں ملاحظہ ہو چنانچہ ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔

وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ ؕ ۔

ترجمہ کنز الایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے اُن کا چھپا ہوا سنگار۔

پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیت مبارکہ کے تحت خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں۔ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ مسئلہ: اِسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے "اللہ تعالیٰ اُس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں" (تفسیرات احمدیہ ص ۶۵)

اس سے سمجھا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدم قبول دعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازت شرعی غیر مردوں تک پہنچانا اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضبِ الٰہی (عزوجل) ہو گی۔ پردے کی

طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔

(خزائن العرفان ص ۵۶۶)

شرعی پردہ کسے کہتے ہیں:

شرعی پردہ سے مراد یہ ہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازت شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگ جھلکے یا ایسا چست ہے کہ عضو کی کیفیت (یعنی شکل وصورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت، ولی نعمت، عظیم البرکت عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔ جو وضع لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقہ کوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورت میں رائج ہے۔ کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یوں تو خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرام قطعی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

دامن کا دھاگہ

پیاری اسلامی بہنو! شرعی پردہ کرنے والیوں کی بڑی شانیں ہوتی ہیں چنانچہ آخبار الاخیار میں ہے، سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی۔ حضرت سیدنا بابا نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی امی جان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لے کر عرض کیا: یا اللہ عزوجل! یہ اُس

خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑھی۔ میرے مولیٰ عزوجل! اسی کے صدقے رحمتہ کی برکھا برسا دے! ابھی دعاء ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمتہ کے بادل گھر گئے اور رم جھم رم جھم بارش شروع ہوگئی (اخبار الاخیار ص ۲۹۴) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

یہی مائیں تھیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
حیا سے اُن کی انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

سبحان اللہ! بزرگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے دھاگے کی جب یہ شان ہے کہ ہاتھ میں رکھیں تو اُن کی برکت اور وسیلے سے دعا قبول ہو جائے تو جو خود بزرگوں کے وجود مسعود کی برکتوں کا کیا عالم ہوگا۔

آسان لفظوں میں پردہ کا طریقہ

محترم اسلامی بہنو! بہترین پردہ یہ ہے کہ شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدنی برقع اوڑھے ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں پہنے۔ مگر داستانوں اور جرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے۔ مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح برقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔

عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟

ہر وہ مرد جس سے نکاح ہو سکے اُس سے پردہ ضروری ہے۔ اور جن سے ہمیشہ

ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو اُن سے پردہ نہیں میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمٰن فرماتے ہیں ''پردہ صرف اُن سے نادرست ہے جو کسبب نسب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں اُن سے نکاح ممکن نہ ہو جیسے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ ان کے سوا جن سے نکاح کبھی درست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہو جیسے بہنوئی (سے پردہ واجب ہے) (نیز) چاچا (زاد) ماموں (زاد) خالہ (زاد) پھوپھی کے بیٹے یا جیٹھ۔ دیوران (سب) سے پردہ واجب ہے اور جن سے نکاح ہمیشہ کو حرامہے کبھی حلال نہیں ہوسکتا مگر وجہ حرمت (یعنی نکاح حرام ہونیکی وجہ) علاقہ نسب (خونی رشتہ) نہیں بلکہ علاقہ رضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ یا علاقہ امیر (سسرالی رشتہ) ہو جیسے خسر، ساس، داماد، بہو، ان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے۔ (یعنی ان سے پردہ) کرنا نہ کرنا دونوں جائز اور ظالتِ جوانی یا احتمال فتنہ (یعنی فتنے کے امکان میں) پردہ کرنا مناسب خصوصاً دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اُس کی ہیبت بہت کم ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۵)

سسرال میں کسی طرح پردہ کرے

پیاری اسلامی بہنو! گھر میں رہتے ہوئے بھی بالخصوص دیور و جیٹھ وغیرہ کے معاملہ میں محتاط رہنا ہوگا۔ صحیح بخاری میں حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ پیکر شرم وحیا مکی مدنی مصطفٰے محبوب خدا عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک شخص عرض کی، یارسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور موت ہے۔

(صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۷۲ حدیث ۵۲۳۲)

دیور کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا اندیشہ زیادہ ہے مفتی اعظم پاکستان حضرت وقار ملت مولانا وقار الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین فرماتے ہیں۔ ان رشتہ داروں سے جو نامحرم ہیں۔ چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ ستر (پردہ) کرنا ضروری ہے زینت بناؤ سنگھار بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ (وقار الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۵۱)

البتہ یہ بات ضروری ہے کہ نامحرم مرد وعورت مثلاً دیور و جیٹھ اور بھابھی ایک دوسرے کی طرف جان بوجھ کر نظر نہ کریں۔ حدیث پاک میں ہے جو شخص شہوت سے کسی اجنبیہ کے حسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا (ہدایہ ج ۲ ص ۳۶۸) یقیناً بھابھی بھی اجنبیہ ہی ہے جو دیور و جیٹھ اپنی بھابھی کو قصداً دیکھتے رہے ہوں بے تکلف بنے رہے ہوں۔ مزاق مسخری کرتے رہے ہوں۔ وہ اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پہلے سچی توبہ کرلیں۔ بھابھی اگر دیور کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہہ دے اس سے بے پردگی اور بے تکلفی جائز نہیں ہو جاتی بلکہ یہ اندازِ گفتگو بھی فاصلے دور کر کے قریب لاتا ہے اور دیور و بھابھی بدنگاہی بے تکلفی، ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے دلدل سے مزید دھنستے چلے جاتے ہیں۔
حالانکہ جیٹھ اور دیور و بھابھی کا آپس میں گفتگو کرنا بھی مسلسل خطرہ کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے۔

اللہ کرے دل میں اتر جائے مری بات

بھابھی کو چاہئے کہ اس حکم قرآنی کو پیش نظر رکھے جیسا کہ قرآن مجید پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۹ میں ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝

ترجمہ کنز الایمان: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دیور و جیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبر دار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا ''العینان تزنیان'' یعنی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲)

بہر حال اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے عورت کے لئے قریبی نامحرم رشتہ داروں سے پردہ ناممکن ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چست نہ ہوں کہ بدن کے اعضاء جسم کی ہیت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

باپردہ رہنے کے لئے غصہ ترک کر دیجئے

سادہ سا ڈھیلا ڈھالا لباس پہن لیا جائے اور ضرورتاً غیر جاذب نظر مثلاً پلنگ پوش یا کوئی سی چادر وغیرہ بدن پر لپیٹ لی جائے فی زمانہ اگر چہ ایسا کرنا ممکن بھی ہے یہ اُس اسلامی بہن کے لئے ممکن ہے جو غصہ پر قابو کرنا جانتی ہو کیوں کہ سادگی اپنانے اور خود کو بے پردگی سے بچانے پر آج کل گھر میں ڈانٹ ڈپٹ ہونے کا ہر امکان موجود ہے۔ اگر ایسے میں اسلامی بہن غضبناک ہو کر آپے سے باہر ہوگئی تو بات مزید بگڑ سکتی ہے لہٰذا برائے نام نہیں صحیح معنوں میں صابرہ خاتون بن جائے زبان کو ہر حال میں قابو رکھے ہاں جب دل خوب جلے تو بے شک آنسو بہالیکہ شاید بے جا سختیاں کرنے والوں کو رحم آ جائے۔

آسیہ کی دردناک آزمائش

جس اسلامی بہن کو شرعی پردہ کرنے کے باعث گھر اور خاندان میں ستایا جاتا ہو اُس کے لئے حضرت سیّدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعات میں کافی درس عبرت ہے چنانچہ حضرت سیّدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرعون کی زوجیت میں تھیں جادوگروں کی مغلوبیت اور ایمان آور پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ والصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئیں جب فرعون کو علم ہوا تو اُس نے طرح طرح سے سزائیں دینی شروع کیں کہ کسی طرح بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان سے منحرف (من۔ح۔رف) ہو جائیں۔ مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چلچلاتی دھوپ میں لکڑی کے تختے پر لٹا کر چومیخا (چو۔مے۔خا) کر دیا یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں میخیں (لوہے کی کیلیں) ٹھونک دیں۔ ظلم بالائے ظلم یہ کہ مبارک سینے پر چکی کے پاٹ رکھوا دیئے کہ ہل بھی نہ سکیں اس شدید ترین اور نا قابلِ برداشت تکلیف میں بھی ان کے پائے ثبات کو ذرہ برابر لغزش نہ ہوئی بیقرار ہو کر اپنے ربّ غفار جل جلالہ کے دربارِ گوہر میں عرض گزار ہوئیں۔

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمتہ الحنان فرماتے تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان (یعنی سیّدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر فرشتے مقرر فرما دیئے

جنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سایہ کرلیا اوران کا جنتی گھر انہیں دکھا دیا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام مصیبتوں کو بھول گئیں۔بعض روایات میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں ہوں گی۔

(نور العرفان ص ۸۹۶ پیر بھائی کمپنی مرکز اولیاء لاہور)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہواوراُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے

پیاری اسلامی بہنو! فیضانِ سنت سے گھر درس جاری کر کے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کیسٹیں سنا سنا کر انفرادی کوشش کے ذریعے گھر کے مردوں کو دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کا مسافر بنا کر گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کی کوشش جاری رکھئے۔ان کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعاء بھی کرتے رہیۓ۔خود کو اور اہل خانہ کو ہر گناہ سے بچنے کی کڑھن پیدا کیجئے اور اس کے لئے کوشش بھی جاری رکھئے مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازمی کر لیجئے۔ بلا مصلحت شرعی سختی کرنا کجا اس کا سوچئے بھی نہیں کہ عموماً جو کام ''نرمی'' سے ہوتا ہوا سے ''گرمی'' سے نہیں ہوتا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

بہر حال اپنے اہل وعیال کی اصلاح کی ہر ممکن صورت میں ترکیب بنائے رہنا چاہئے۔پارہ ۲۸ سورۃ التحریم کی چھٹی آیت کریمہ میں ارشادِ خداوندی عزوجل ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

ماتحت کے بارے میں پوچھا جائے گا

پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! خاوند اپنی بیوی کا، باپ اپنے بچوں کا اور ہر شخص اپنے اپنے ماتحتوں کا ایک طرح سے ''حاکم'' ہے۔ اور ہر حاکم سے اُس کے ماتحتوں کے بارے بروزِ محشر باز پرس ہوگی چنانچہ رحمت عالم نیر اعظم، نور مجسم شاہ بنی آدم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان معظم ہے۔

''تم سب متکلمین کے سردار و حاکم ہو اور حاکم سے روز قیامت اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا''۔

(صحیح البخاری ج ۱ص ۳۰۹ حدیث ۸۹۳)

دیوث کی تعریف

جو لوگ باوجود قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ''دیوث'' ہیں رحمۃ عالمیاں سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے۔ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے دیوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔

(مجمع الزوائد ج ۴ص ۵۹۹ حدیث ۷۷۲۲)

مردوں کی طرح بال کٹوانے اور مردانہ لباس پہننے والیاں اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کریں۔ چھوٹی بچیوں کے لڑکوں جیسے بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہیٹ وغیرہ پہنانے والے بھی احتیاط کریں۔ حدیث پاک میں یہ جو فرمایا

گیا کہ ''کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے'' یہاں اس سے طویل عرصے تک جنت میں داخلے سے محرومی مراد ہے کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں معاذ اللہ عزوجل دوزخ میں جائیں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصہ بھی جہنم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کرسکتا لہٰذا ہمیں ہر گناہ سے بچنے کے لئے ہردم کوشش اور جنت الفردوس میں بے حساب داخلے کی دعاء کرتے رہنا چاہئے۔ دیوث کے بارے میں حضرت علامہ علاوالدین حصکفی علیہ رحمتہ القوی فرماتے ہیں ''دیوث'' وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی یا کسی محرم پر غیرت نہ کھائے (الدر مختار معہ ردالمحتار ج ۶ ص ۱۱۳) معلوم ہوا کہ باوجود قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں شاپنگ سینڑوں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں نامحرم رشتے داروں غیر محرم ملازموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دیوث جنت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمٰن فرماتے ہیں۔ دیوث سخت آخبث فاسق (ہے) اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجب۔ (فتاوٰی رضویہ جدید ج ۶ ص ۵۸۳)

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمین میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں ''وہ عقل یہ مردوں کی پڑ گیا''

اگر عورت نافرمانی کرے تو

پیاری اسلامی بہنو! اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق منع کرتا ہے اور بے پردگی

سے روکنے کے شرعی تقاضے اس نے پورے کئے ہیں اور وہ نہیں مانتی تو اِس صورت میں مرد پر کوئی الزام نہیں اور نہ ہی وہ دیوث۔ پس حتیٰ الامکان بے پردگی وغیرہ کے معاملے میں عورتوں کو روکا جائے مگر حکمت عملی کے ساتھ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زوجہ یا ماں بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا امن ہی تہ وبالا ہو کر رہ جائے۔

کیا منہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے

جی ہاں! ان سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا ان سے تو نکاح بھی درست ہے ہمارے معاشرے میں منہ بولے رشتوں کا رواج عام ہے کوئی مرد کسی کو ''ماں'' بنائے ہوئے ہے کوئی لڑکی کسی کو ''بھائی'' بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے کوئی کسی جوان لڑکی کا منہ بولا چچا ہے تو کوئی منہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں بے تکلفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ و پاپ کا وہ سیلاب ہے کہ **الامان و العفیظ**۔

صنف مخالف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا چاہئے یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا حدیث پاک میں آتا ہے۔ دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اُٹھا۔

(صحیح مسلم ص ۱۴۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

عالم باپ کا دردناک انجام

اُن لوگوں کی کم نصیبی ہے جو بلا وجہ علماء ومشائخ کے خلاف ہو جاتے ہیں دیکھئے! وعظ ونصیحت کرنا باذنہ تعالیٰ علمائے کرام کا کام ہے جبکہ لوگوں کو ہدایت دینا، دلوں کو پھیرنا اور بگڑے ہوؤں کو سدھارنا یہ ربّ الانام عزوجل کا کام ہے۔ اگر کوئی عالم یا پیر

واقعی اپنی اولاد کی اصلاح کی کماحقہ کوشش نہیں کرتا بیشک وہ خطا کار ہے مگر بلا اجازت شرعی انہیں بُرا بھلا کہنے کا ہمیں کوئی اختیار نہیں اِس ضمن میں ایک عبرت آمیز حکایت ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمتہ الغفار فرماتے ہیں منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عالم صاحب اپنے گھر میں اجتماع کر کے بیان کیا کرتے تھے ایک دن اُس عالم صاحب کے نوجوان لڑکے نے ایک خوبصورت لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو عالم صاحب نے دیکھ لیا اور کہا اے بیٹے! صبر کر یہ کہتے ہی عالم صاحب اپنے تخت سے فوراً منہ کے بل گر پڑے یہاں تک کہ اُن کا سر پھٹ گیا اللہ عزوجل نے اُس وقت کے نبی (علیہ السلام) پر وحی فرمائی کہ فلاں عالم کو خبر کردو کہ میں اُس کی نسل سے کبھی صدیق (سب سے اعلیٰ درجے کا ولی) پیدا نہیں کروں گا کیا میرے لئے صرف اتنا ہی ناراض ہونا کافی تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے۔ ''اے بیٹے! صبر کر'' مطلب یہ کہ اپنے بیٹے پر سختی کیوں نہیں کی اور اِس حرکت سے اُسے اچھی طرح باز کیوں نہ رکھا۔

(ولفصا حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۲۲ حدیث ۲۸۲۳)

مرد کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا

ایسا کرنے والی عورت گنہگار اور جہنم کی سزاوار ہے اگر شوہر و محارم غیرت نہ کھائیں اور باوجود قدرت نہ روکیں تو وہ بھی ''دیوث'' اور جہنم کے حقدار ہیں اگر شوہر اپنی زوجہ کو اس حال میں دیکھ لے کہ کسی غیر مرد نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے تو مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جائے مگر صد کروڑ افسوس! یہی بیوی جب چوڑیاں پہننے کے لئے کے لئے مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی ہے تو شوہر کا خون بالکل بھی جوش نہیں مارتا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب منہار (م-ن-ہار) کے ہاتھوں چوڑیاں پہننے کے بارے میں حکم شرعی دریافت کیا گیا تو فرمایا حرام حرام

حرام ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے روا رکھتی ہیں وہ دیوث ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۷)

عورت کی مزارات پر حاضری

عورتوں کے لئے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا درمختار میں یہی قول اختیار کیا مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لئے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے حرج نہیں اور جوانوں کے لئے ممنوع (ردالمختار ج ا ص ۸۴۳) صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں اور اسلم (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی عورتوں میں یہ دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۶۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عورتوں کے مزارات پر جانے کی جا بجا ممانعت فرمائی چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں امام قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے استفتاء (سوال) ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں فرمایا۔ ایسی جگہ جواز وعدم جواز (یعنی جائز وناجائز کام) نہیں پوچھتے یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ عزوجل اور فرشتے لعنت کرتے ہیں جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے جب تک واپس آتی ہے اللہ عزوجل کی لعنت ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۷۲)

کیا پردہ ترقی میں رکاوٹ ہے

پیاری اسلامی بہنو! مسلمانوں کی ترقی میں پردہ نہیں درحقیقت بے پردگی رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شرم وحیاء اور پردہ کا دور رہا تب تک وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دنیا کہ بے شمار ممالک پر پرچم اسلام لہرائے گا پردہ نشین ماؤں نے بڑے بڑے بہادر جرنیل وسپہ سالار عظیم حکمران، علمائے ربانیین اور اولیائے کاملین کو جنم دیا، تمام اُمہات المومنین و جملہ صحابیات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہن باپردہ تھیں حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باپردہ تھیں سرکار بغداد حضور غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی والدہ محترمہ سیّدتنا اُم الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا باپردہ تھیں الغرض جب تک پردہ قائم تھا اور عفت مآب خواتین چادر اور چاردیواری کے اندر تھین مسلمان خوب ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور کافروں پر غالب رہا جب سے کفار مکار کیز یراثر آ کر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا ہے مسلسل تنزل کے گہرے گڑے میں گرتا چلا جارہا ہے کل تک جو کفار مسلمانوں کے نام سے لرزہ براندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بداعمالیوں کے باعث غالب آچکے ہیں اسلامی ممالک پر باقاعدہ جارحانہ حملے ہورہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جارہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخن نہیں لیتا آہ! آج کا نادان مسلمان T.V. اور V.C.R. اور Internet پر فلمیں ڈرامے چلا کر بے ہودہ فلمی گیت گنگنا کر شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقال میں داڑھی منڈا کر کفار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر تفریح گاہ میں جا کر اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کی خاطر کفار کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقی کا متلاشی ہے۔

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ
سینما دیکھتی ہے آج وہ ہمشیروں کے ساتھ

حقیقت میں کامیاب کون

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کا مسلمان جھوٹ غیبت تہمت، خیانت، زنا، شراب، جوا، فلمیں، ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا وغیرہ وغیرہ گناہ بے کانہ کئے جا رہا ہے مسلمان عورتوں نے مردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں نیم عریاں غراروں، مردانہ وضع کے لباس، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں خدا کی قسم! موجودہ روش میں نہ ترقی ہے نہ کامیابی ترقی تو کامیابی صرف وصرف اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمان برداری کرتے ہوئے اِس مختصر ترین زندگی کو سنتوں کے مطابق گزار کر ایمان سلامت لئے قبر میں جانے اور جہنم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنت الفردوس پانے میں ہے چنانچہ پارہ سورآل عمران کی آیت نمبر ۱۸۵ میں ارشاد خدائے رحمٰن عزوجل ہے۔

فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز

ترجمہ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔

جہنم میں عورتوں کی کثرت

آہ! آہ! آہ! عورتوں میں بے پردگی اور گناہوں کی کثرت ہونا کس قدر تشویشناک ہے خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا حدیث پاک میں ہے اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں

جہنم میں زیادہ اور جنت میں کم ہیں۔

(صحیح مسلم ص۱۴۶۴ احدیث ۲۷۳۶، ۲۷۳۷ ملتقطا من العدیثین)

یہ شرح آیہ عصمت ہے جو ہے بیش نہ کم
دل و نظر کی تباہی ہے قرب نا محرم
حیا ہے آنکھوں میں باقی نہ دل میں خوف خدا
بہت دنوں سے نظام حیات ہے برہم
یہ سیر گاہیں کہ مقتل ہیں شرم و غیرت کے
یہ مصیبت کے مناظر ہیں زینتِ عالم
یہ نیم باز سا برقع یہ دیدہ زیب نقاب
جھلک رہا ہے جھلا جھل قمیص کا ریشم
نہ دیکھ رشک سے تہذیب کی نمائش کو
کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم
وہی ہے راہ تیرے عزم و شوق کی منزل
جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم
تری حیات ہے کردار رابعہ بصری
ترے فسانے کا موضوع عصمت مریم

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو:

اگر آپ رضائے الٰہی کو پانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ اس کی برکت سے آپ کا سینہ مدینہ

بن جائے گا۔

الحمد للہ! دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، خوش نصیب اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہی ہیں۔ آپ بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جایئے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنایئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نورانی سیرت اپنایئے اور دونوں جہانوں میں عزت پایئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت وریاضت میں مصروف رکھے اور اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر کاربند رکھے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

جنتی عورت کون ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت دورد پاک

کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جنگل میں کوئی بدصورت چیز دیکھی تو ڈر گیا، پوچھا: تو کون ہے؟ بدصورت چیز سے آواز آئی: میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ آدمی نے پوچھا: تجھ سے نجات کی کوئی صورت ہے؟ آواز آئی: حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھنا۔

(مکاشفۃ القلوب مترجم صفحہ نمبر ۸۰ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

معلوم ہوا بُرے اعمال بُری بُری شکلوں میں انسان کو ڈراتے ہیں اور عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درودِ پاک پڑھ پڑھ کر اُنہیں بھگاتے ہیں۔

بدصورت چیز ڈر کر بھاگ جائے گی
صلی علی کی جس گھڑی صدا آئے گی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

جنتی عورت کون

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتادوں وہ کون ہے ہم نے کہا ضرور اے اللہ کے رسول۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! شوہر پر فریفتہ زیادہ بچے جننے والی جب یہ غصہ ہو جائے یا اسے کچھ برا بھلا کہہ دیا جائے۔ یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے) کہے میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک تم خوش نہ ہو جاؤ۔

(ترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۷)

تشریح و تفصیل

پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث پاک میں جنتی عورت کی صفت بیان کی گئی ہے کہ جنت میں جانے والی یہ عورت ہے جس میں یہ اوصاف پائے جائیں۔

(۱) بہت زیادہ شوہر سے محبت کرنے والی شوہر پر فریفتہ، کہ ذرا سی ناراضگی سے اس کا چین وسکون ختم ہو جائے محبت و چین کا تعلق اس کا شوہر سے وابستہ ہو اسے ناراض چھوڑ کر الگ بیٹھنے والی نہ ہو فریفتہ اور محبت کا یہ فائدہ ہوگا کہ دوسرے کی جانب اس کا خیال اور دھیان نہ جائے گا اور غایت محبت کی وجہ سے شوہر کی جانب سے کوئی تکلیف دہ امور ہو تو اسے برداشت کرے گا محبت کی وجہ سے کڑوی بات بھی میٹھی ہو جاتی ہے محبوب کی تکلیف محبت کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتی جس سے گھر کا نظام باحسن وجوہ چلتا ہے اور ہر ایک کو گھریلو سکون میسر ہوگا۔ جس کا آج فقدان ہے کہ معمولی بات بھی آپس میں محبت نہ ہونے کی وجہ سے دل میں چبھ جاتی ہے عورت جب عشق فریفتگی کا برتاؤ کرے گی تو سخت مزاج مرد بھی متاثر ہو کر دل میں اسے جگہ دے دے گا اور وہ

بھی محبت کی بنیاد پر نامناسب امور کو برداشت کرتا رہے گا اور ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے محبت کی بنیاد پر صرف نظر کرتا رہے گا اور گھریلو نظام اچھی طرح چلتا رہے گا۔

(۲) زیادہ بچے جننے والی عورت قابل تعریف اور اللہ و رسول کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اسی لئے حضور سراج السالکین، محبوب ربّ العالمین سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو شادی کا اہم ترین مقصد سلسلہ نسل باقی رکھنا ہے اور امت کے افراد کا زیادہ سے زیادہ ہونا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو بچہ چاہتے نہیں یا کم سے کم چاہتے ہیں تاکہ عیش و آرام ملے اور پرورش کی مشقت سے بچے رہیں یہ خدا رسول کے نزدیک ناپسندیدہ ہے ہاں مرض اور بیماری کے پیش نظر ہو تو دوسری بات ہے عموماً اہل یورپ کا مزاج ہے کہ وہ بچے بالکل نہیں چاہتی یا ایک دو سے زیادہ نہیں تاکہ ان کے عیش و آرام میں خلل نہ ہو سیر و سیاحت میں آزاد رہیں اللہ کی پناہ اولاد اور اس کی کثرت بڑی نعمت اور ثواب کی بات ہے آپ دو جہاں کے تاجور سلطان وظر و بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زیادہ بچہ جننے والی عورتوں سے شادی کرو میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا امت کی کثرت آپ کے لئے قیامت میں فخر کی بات ہے رہی بات بچوں کی کثرت غربت کا سبب سو یہ غلط ہے بچے اچھے ہوں گے ان کی تعلیم و تربیت اچھی ہوگی لائق اور سنجیدہ ہوں گے تو یہ خوشحالی اور مالداری کا باعث میں پریشانی اور مصیبت، تو غلط تعلیم اور تربیت کے ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے خیال رہے کہ یہ بچے اور اولاد والدین کے حق میں دنیا و دین کے بھلائی کا باعث اور صدقہ جاریہ ہوتے ہیں اور ہر اعتبار سے خیر کا باعث ہیں کہ حمل اور دودھ پلانے کا بڑا ثواب ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

رسول اکرم سرور معصوم نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے

جیسا کہ اللہ کے راستے میں روزے رکھنے والے اور شب بیدار کو ثواب ملتا ہے اور جب اس کو درد زہ رکھنے والے اور شب بیدار کو ثواب ملتا ہے اور جب اس کو درد زہ ہوتا ہے تو اس کے، (جنت میں) جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہوتا ہے اسے آسمان و زمین کے فرشتے بھی نہیں جانتے اور پیدائش کے بعد جو بچہ ایک گھونٹ بھی دودھ پیتا ہے یا چوستا ہے اس پر ایک نیکی ملتی ہے گر بچہ کے سبب سے رات میں جاگنا پڑے تو راہ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(کنز العمال ج ۱۶)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والی اگر اسی درمیان انتقال ہو جائے تو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(کنز العمال ج ۱۶ ص ۴۱۱)

اس حدیث پاک میں جنتی عورت کا ایک نہایت ہی اہم وصف و علامت بیانکیا گیا ہے کہ وہ شوہر کی محبت بلکہ عشق میں سرشار ہو کر شوہر کی زراسی بھی ناراضگی کو وہ برداشت نہ کر سکے اگر کسی بنیاد پر شوہر ناراض یا غصہ ہو جائے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیکر غایت درجہ محبت و تعلق کا اظہار کرے کہ جب تک آپ راضی نہ ہوں گے خوش نہ ہوں گے میں ایک پلک بھر نہ سوؤں گی اللہ اکبر کیا شان آرام و محبت و عشق کا۔

کیا آج کل کی ماڈرن عورتیں ایسا کر سکتی ہیں اگر شوہر ناراض ہو اور اس کا ناراض ہونا حق بجانب ہو تو بیگم صاحبہ پوچھیں گی بھی نہیں مزے سے بے خبر سو جائیں گی اگر آج یہ وصف عورت میں پیدا ہو جائے تو گھر جنت نشان بن جائے شوہر کیسا ہی بد مزاج سخت کیوں نہ ہو بیوی کی غایت محبت سے اس کی محبت و قدر ذہن میں بیٹھ جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس قسم کی ایک حدیث مروی ہے

جسے امام نسائی نے بیان کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو جنتی عورت نہ بتا دوں جو خوب محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی شوہر کے پاس کثرت سے آنے والی کہ اگر اسے تکلیف دے دی جائے یا ہو جائے تو شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہے میں پلک بھر نہ سوؤں کی جب تک تم خوش نہ ہو جاؤ گے۔

(کتاب عشرت النساء صفحہ ۲۱۹)

گویا اس بات کی تعلیم ہے کہ شوہر ناراض نہ ہے اپنی جانب سے اسے ناراض رہنے یا رکھنے کی شکل نہ پیدا کی جائے کہ اس کی رضا جنت ہے۔

نیک عورت کون ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات ہے کہ رسول پاک محبوبِ ربّ العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن بندے نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کہ جو نیک وصالح بیوی سے بڑھ کر ہو (وہ یہ ہے) اگر شوہر کوئی بات کہے تو اسے پورا کرے اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم دے دے تو اسے پوری کرے اگر وہ کہیں باہر جائے تو اپنی جان اور مال کے بارے میں خیر کا معاملہ کرے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۱۳۳)

تشریح وتفصیل

میری میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

شوہر دیکھے تو خوش کر دے نیک بیوی کی بہت ہی اہم علامت ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ اپنا رنگ ڈھنگ صفائی ستھرائی شوہر کی مرضی کے مطابق رکھے کہ دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے خندہ پیشانی چہرے کی مسکراہٹ سے اسکے ساتھ پیش آئے۔

جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک حضور مکی و مدنی سرکار محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو اپنے ناموس وعزت کی حفاظت کرتی ہو اور شوہر کی اطاعت کرتی ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (ابن حبان، ترغیب ۳۳۳)

تشریح وتفصیل

عورتوں کے لئے کتنی بڑی فضیلت اور مرتبہ کی بات ہے کہ جنت میں داخل ہونے کا کس قدر آسان نسخہ ہے عام طور پر عورتیں نماز میں کوتاہ ہوتی ہیں پڑھتی نہیں یا چھوڑ کر پڑھتی ہے یا سستی سے وقت گزار نے کے بعد پڑھتی ہیں سو نماز کی پابندی کر لو۔ شوہر کی خدمت کر لو مزے سے جنت میں چلی جاؤ شریعت نے عورتوں سے بہت کم اور آسان عملی پر جنت کا وعدہ کیا ہے مردوں کے مقابلہ میں ان سے کم عمل کا مطالبہ ہے عورتوں کا جنت میں جانا آسان ہے گناہوں سے بچی رہیں نماز کو نہ چھوڑیں شوہروں کی خدمت اور اطاعت سے خوش رکھیں بس جنت کا ٹکٹ پالیں جس دروازے سے چاہیں چلی جائیں۔

دنیا کی عورتیں حور عین سے افضل ہیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول پاک نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حور عین آپ نے فرمایا دنیا کی عورتیں حور عین سے افضل ہیں ایسے جیسے ابرہ اچھا عمدہ ہوتا ہے استر (اندرونی کپڑے) سے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول محبوب ربّ العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کیوں فرمایا اپنی نماز اپنے روزے اور خدائے

پاک کی عبادت کی وجہ سے۔ (مختصر اعشرۃ النساء صفحہ ۲۴۰ طبرانی)

تشریح و تفصیل

مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نیک و صالح ذاکر شاغل نمازی عورتیں جنت کی حوروں سے افضل ہیں اس وجہ سے کہ وہ جنت میں پیدا ہوئیں وہاں عمل صالح نماز روزہ کہاں یہ اعمال صالحہ تو دنیا میں ہیں اس لئے وہ حورعین ان نماز روزہ صدقہ خیرات حج ذکر تلاوت کے ثواب اور اس سے جو خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے محروم ہیں دیکھ تمہاری کتنی بڑی فضیلت ہے۔

جنت کے آٹھوں دروازے کس کے لئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سراج السالکین، محبوب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت خدا سے (گناہ کے بارے میں ڈرے اور گناہ نہ کرے) اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت فرمانبرداری کرے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۳۰۶)

تشریح و تفصیل

میری محترم اسلامی بہنو! جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے لوگ جائیں گے عموماً لوگ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کو جنت کے ہر آٹھوں دروازے سے جانے کی اجازت ہوگی اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں جنت میں چلی جائیں یہ کون عورت ہوگی جن میں یہ تین

اوصال ہوں گے۔

تقویٰ والی زندگی ہو گی یعنی تمام ناجائز اور شریعت کی منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوں گی ہر گناہ کی بات سے بچتی ہوں گی مثلاً پانچوں نمازوں کی پابند خصوصاً صبح کی نماز کی اپنے زیور کا حساب سے اگر نصاب کے برابر زکوٰۃ نکالتی ہو گی کسی سے لڑتی جھگڑتی نہ ہو گی شوہر کے علاوہ کسی پر نظر اور نگاہ نہ رکھتی ہو گی سینما اور ٹی۔وی کے ذریعہ عفت کو برباد نہ کرتی ہو گی۔ شوہر کی ہر اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں کیا اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہو گی اس میں غفلت سستی بہانہ نہ تراشتی ہو گی۔

عورتوں کے لئے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول تاجدار رسالت پیکر وعظمت وشرافت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کرنے سے مراد تو فضیلت لوٹ گئے ہم عورتوں کے لئے بھی کوئی عمل ہے جس سے جہاد کی فضیلت کو ہم پاسکیں آپ نے فرمایا ہاں گھریلو کام میں تمہارا لگنا یہ جہاد کی فضیلت کے برابر ہے۔

(مطلب عالیہ ج ۲ صفحہ ۳۹ بیہقی جلد ۶ صفحہ ۴۲۰)

تشریح و تفصیل

اندرون خانہ جتنے بھی امور ہیں خواہ اس کا تعلق کھانے سے ہو خواہ صفائی سے ہو یا بچوں کی تربیت و پرورش سے متعلق ہو یا سامان کے نظم وضبط سے متعلق ہو ان سب کو نگرانی اور دیکھ بھال اس کو باحسن وجہ کرنا عورت اہل خانہ کی ذمہ داری ہے اور خدا رسول نے بڑی فضیلت بیان کی ہے اور اس پر بڑا ثواب دیا ہے مردوں کو جو جہاد اور قتال میں ثواب ہے وہی ثواب شریعت نے ان عورتوں کو گھریلو کام میں دیا ہے افسوس کہ مال دار عورتیں اور نئی تہذیب سے متاثر عورتیں اس بے عیب وشرافت کے خلاف

سمجھتی ہیں وہ برتن دھونے کو جھاڑو دینے کو گھر صاف کرنے کو، گھر میں نل کنواں ہو تو پانی بھرنے کو، معیوب عزت ونشان کے خلاف سمجھتی ہیں اس لئے یہ کام خادمہ سے لیتی ہیں گرچہ خادمہ رکھنا مالی وسعت کے اعتبار سے جائز ہے مگر ان کاموں کے کرنے میں کوئی عیب نہیں یہ تو ثواب کا کام ہے عزیز ماؤں اور بہنو! آج ثواب لوٹ لو ثواب لوکل آخرت میں کام آئے گا نوابوں کے طریقے اور مغربی تہذیب پر لعنت پھینکو۔

عورت کے لئے اس کا شوہر جنت یا جہنم

حصین بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نبی پاک رسول اکرم سرور معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں ضرورت پوری ہونے کے بعد آپ نے ان سے پوچھا کیا تم شوہر والی ہو کیا! ہاں تو نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتی ہو۔ انہوں نے کہا ہر ممکن طریقے سے خدمت کرتی ہوں کوئی کوتاہی نہیں کرتی ہوں۔ ہاں مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔ حضور مکی مدنی سرکار محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ان کی رعایت کرو وہ تمہارے لئے جنت یا جہنم۔

(ترغیب جلد۳ صفحہ۳۴، عشرۃ النساء صفحہ۱۷۱ حاکم)

تشریح وتفصیل

میری محترم اور پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث پاک میں رسول اکرم، سرور معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شوہر تمہارے لئے جنت یا جہنم ہے معنی اس کی خدمت اس کی رضا وخوشنودی سے تم جنت جاسکتی ہو۔

شوہر کی اطاعت ہر حال میں خواہ بیکار ہی معلوم ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

سرور نے فرمایا اگر آدمی اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ جبل احمر (کے چٹان کو) جبل اسود کی طرف منتقل کرے یا جبل اسود (کے چٹان کو) جبل احمر کی طرف منتقل کرے اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔

(ابن ماجہ ۱۳۴، مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۳، ترغیب جلد ۳ صفحہ ۵۶)

تشریح و تفصیل

اس حدیث پاک میں محبوب ربّ العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبالغۃً اور تاکیداً فرمایا کہ اگر اسے پہاڑ یا اس چٹان کو ایک جگہ سے دوسری طرف منتقل کرنے کو کہے تو باجود یہ کہ یہ ایک بیکار عبث اور مشکل ترین کام ہے لیکن اس کی زوجیت کا تقاضا ہے وہ شروع کرے انکار نہ کرے خواہ وہ ہو یا نہ ہو۔ خواہ مشکل ہو یا آسان۔ خواہ اس میں فائدہ ہو یا نہ ہو ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ کوئی مشکل حقیقت آمیز کام یا عبث و بے کار کام کا حکم دے۔ تب بھی اس سے نا ہی انکار نہ کرے۔

شوہر کی اطاعت کی وجہ سے مغفرت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک حضور السالکین محبوب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا اس کے والد گھر کے نچلے حصے میں رہتے تھے وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی والد بیمار ہوتے تو اس نے نبی پاک اکرم سرورِ معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیج کر عرض کیا اور معلوم کیا آپ نے فرمایا اپنے شوہر کی بات مانو چنانچہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس نے حضور مکی و مدنی سرکار محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کیا آپ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو پھر نبی مکرم، رہبر انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے

پاس یہ پیغام بھیجا کہ اللہ پاک نے تمہارے شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت کردی۔ (مجمع جلد۴صفحہ ۳۱۶)

تشریح وتفصیل

میری اسلامی بہنو! حدیث بالا میں عورت کا اپنے والد کے پاس نہ جانا صرف شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تھا حضور مکی ومدنی سرکار، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی کی تاکید کی تھی جب شوہر نے اسے نکلنے کی اجازت نہیں دی ہے تو مت نکلو اور اس بات کا لحاظ رکھو۔ یہاں تک کہ والد کی وفات ہوگی اللہ پاک نے اس اطاعت کی برکت سے اس کے والد کی مغفرت فرمادی۔ جب بیوی کی اطاعت سے اس کے والد کی مغفرت ہوگئی تو خود عورت مغفرت کے لائق نہ ہوگی یقیناً ہوگی۔

نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی چڑھے گی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین لوگوں کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے۔

(۱) بھاگے ہوئے غلام کی تاوقتیکہ اپنے مولیٰ کے پاس نہ آجائے اور ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دے دے۔

(۲) ایسی عورت کی جس سے اس کا شوہر ناراض ہو۔

(۳) اور مست شرابی کی تاوقتیکہ شراب کا اثر ختم نہ ہوجائے۔

(بیہقی فی الشعب جلد ۶ صفحہ ۴۱۷)

تشریح وتفصیل

میری محترم اسلامی بہنو! مرد عورت پر نگراں ہے اور عورت اس کے ماتحت ہے

خدا کے بعد عورت کے لئے شوہر ہی ہے والدین کے حق پر شوہر کا حق غالب ہو گیا اگر مذہب میں کسی کو سجدہ تعظیمی کی اجازت ہوتی تو عورت کو ہوتی کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے عورت کے لئے اس کا شوہر جنت یا جہنم ہے کہ اس کے حق کو ادا کر کے جنت پا سکتی ہے۔ جس کا اتنا بڑا حق ہو بھلا اسے ناراض کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ پھر خدائے پاک نے جسے رفیق حیات ہو زندگی بھر کا ساتھی اور معاون بنایا ہو۔ دنیاوی اعتبار سے جس کے بغیر گزر نہیں اسے کیسے ناراض رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے اگر وہ کسی وجہ سے ناراض ہو جائے گو بلا معقول وجہ سے سہی تو اسے یونہی نہیں چھوڑ دیا جائے بلکہ اسے خوش کرنے کی کوشش کی جائے اسی لئے شریعت نے تاکید کی کہ جب تک اسے راضی نہ کیا ایسی عورت کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی۔

غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو شوہر کا حکم ہوتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔

تشریح و تفصیل

قیس بن سعد کی روایت میں ہے کہ جب وہ میرہ گئے تو انہوں نے (عیسائیوں کو) دیکھا کہ وہ اپنے مرزبانی (مذہبی عالم) کو سجدہ کرتی ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی پاک رسول اکرم سرور معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ تو سجدہ کے لائق ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میری قبر پر سے گزرو گے تو کیا مجھے سجدہ کرو گے میں نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو اگر میں سجدہ کا حکم کسی کو دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اللہ

نے ان کے لئے ان پر حق رکھا ہے (یعنی اکرام واحترام واطاعت کا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہا ایک اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا تو آپ کے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو کہا: اے اللہ کے رسول محبوب ربّ العزت محسن انسانیت! اشجارہ بہائم سجدہ کرتے ہیں۔ ہم تو اس سے زیادہ حق دار ہیں۔ آپ نے فرمایا عبادت اللہ کی کرو۔ اپنے بھائی کا اکرام کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

(مجمع جلد۴ صفحہ۳۱۲)

ناشکرگزار کی طرف خدا کی نگاہ بھی نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی پاک محبوب ربّ العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ پاک اس عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتے جو اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہے اور اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتی۔

(مجمع الزوائد جلد۴ صفحہ۳۱۲ بزار، نسائی)

تشریح وتفصیل

میری محترم اسلامی بہنو! شکر گزاری بہترین وصف ہے اس سے تقویٰ میں اضافہ ہوتا ہے اپنے محسن کا شکر گزار ہونا نعمتوں اور نوازشوں کے اضافہ کا سبب ہوتا ہے جو عورت شوہر کا شکرادا نہیں کرتی، اور ہمیشہ زبان پر ناشکری رہتی ہے اور سمجھتی ہے کہ ہمارے ساتھ ظلم اور حق تلفی ہورہی ہے شوہر سے اس کا بناؤ نہیں ہوتا۔ شوہر سے اسے محبت اور مودت نہیں رہتی ہے، جس سے دونوں کے درمیان تعلقات خوشگوار قائم نہیں رہتے اور اچھا خاصا گھر اور نعمتوں اور راحتوں کے اسباب کے باوجود گھر کا جہنم کا نمونہ

بن جاتا ہے اس لئے شریعت نے ہر ایسی چیز سے منع کیا ہے جس سے آپس کے تعلقات پر اثر پڑے محبت پر اثر پڑے اس لئے عورتوں کو چونکہ اسی گھر میں زندگی گزارنی ہے ناشکری کے کلمے نکالنے میں احتیاط کرے کہ یہ خدا کی نگاہوں میں گر جانے کا باعث ہے پریشانی ہے تو برداشت کی کوشش کرو۔ کل جنت میں اس برداشت کا مزہ لوٹو گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک کون مبضوض عورت

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور مکی و مدنی سرکار، محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھے وہ عورت مبضوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) شوہر کی شکایت کرتے ہوئے نکلے۔ (مجمع الزوائد جلد ۴)

تشریح و تفصیل

خیال رہے کہ ہمیشہ ہر وقت ایک ساتھ رہنے سے ضرور کچھ نہ کچھ حق تلفی ہوتی ہے مختلف عوارض اور شریعت کی رعایت وخوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا ضائع ہونا ایک معمولی بات ہے۔ پھر جبکہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنا اور ہر ایک کا فائدہ دوسرے سے وابستہ ہے تو ایسی صورت میں آپس میں شکایت کی بات ہو جائے کبھی کچھ معمولی تکلیف پہنچ جائے تو زبان پر شکایت نہیں لانی چاہئے کہ اس سے خوشگوار تعلقات جو بہت ہی ضروری ہے اور جس کے لئے بیشمار فوائد و منافع ہیں۔

شوہر سے بھلائی کا انکار تو اعمال برباد

میری پیاری اسلامی بہنو! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب عورت شوہر کے بارے میں یہ کہے کہ میں نے تم سے کوئی بھلائی نہیں پائی! تو اس کے اعمال کا ثواب، خبط ہو جاتے ہیں یعنی برباد اور

ضائع۔ (جامع صغیر صفحہ ۵۴، کنز جلد ۱۶ نمبر ۴۶۰۷۵)

تشریح وتفصیل

خدا کی پناہ کیسی سخت وعید، ذرا سی ناشکری کے جملے پر اعمال ہی اکارت اکثر و پیشتر عورتوں کو دیکھ گیا ہے کہ جہاں کوئی شکایت شوہر سے ہوتی کوئی لڑائی و جھگڑے کی نوبت آئی۔ اس گھر میں چین نہیں ملا، کوئی امید پوری نہیں ہوئی! کوئی تکلیف ہوگئی، فوراً کہہ دیتی ہیں اس نے مجھے کچھ نہیں دیا، میں ہمیشہ نوکر کی طرح گھستی رہی مگر میرا کبھی لحاظ نہیں کیا گیا کبھی اس نے میرا خیال نہیں کیا، اس قسم کے جملے بہت بُرے ہیں اس سے اعمال کا ثواب برباد ہو جاتا ہے۔ اکارت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو نیکیاں گزشتہ کی ہیں وہ بے اثر ہو جاتی ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہنم میں عورتوں کو مردوں سے زیادہ دیکھا پوچھا تو فرمایا شوہر کی ناشکری کرنے کی وجہ سے جس شوہر نے حسب ضرورت وسعت وحیثیت ہمیشہ آرام دیا کبھی کسی وجہ سے شکایات ہوگئی کہ عموماً ایک گھر میں آپس میں ساتھ رہنے کی وجہ سے ہو جاتی ہے تو بلا جھجک کہہ دیتی ہیں اس سے ہم کو کبھی آرام نہیں ملا۔ ہرگز ایسا جملہ نہ نکالے، کوئی شکایت کی بات ہو جائے تو سنجیدگی سے حل کرے، برداشت کرے، مردوں کو بھی چاہئے کہ ایسے اسباب سے احتیاط کرے کہ عورت کی زبان سے ایسی بات نہ نکلے۔

بلا اجازت شوہر نفل روزے کی اجازت نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم سرور معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لئے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے ہاں مگر اس کی اجازت سے ایک روایت میں ہے کہ اسنے اگر روزہ رکھا

تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۸، بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۸۲، مسلم)

تشریح وتفصیل

عورت کو شوہر کی خدمت ورعایت کے پیش نظر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہو سکتا ہے کہ شوہر کو کسی وقت ضرورت پیش آ جائے یہ اس کا حق ہے البتہ وہ خود اجازت دے تو پھر درست ہے ہاں اگر شوہر گھر میں موجود نہ ہو سفر پر ہو تو اجازت ہے۔ خیال رہے کہ یہ نفلی روزے کے متعلق ہے رمضان کے روزے کے متعلق یہ بات نہیں۔ اگر شوہر رمضان کے روز منع کرے تب بھی چھوڑنا جائز نہیں چونکہ خدا کی نافرمانی ہو تو مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے سوائے رمضان کے عورت روزہ نہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو۔

(کنز العمال صفحہ ۲۱۶ صفحہ ۱۲۳۸ اق)

دیکھا شریعت نے عورتوں کو کتنی تاکید کی ہے کہ وہ شوہروں کی رعایت کریں اس رعایت کی وجہ سے تو دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہیں گے۔

شوہر کی خدمت پر شہادت کے قریب درجہ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک محبوب ربّ العزت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت، اس کے حق کو ادا کرے، نیک باتوں کو قبول کرے، نفس اور مال کی خیانت سے پرہیز کرے (تو ایسی عورت کا) جنت میں شہیدوں سے درجہ کم ہوگا اگر شوہر بھی اس کا مومن اور بہتر اخلاق والا ہے تو یہ عورت اس سے ملے گی ورنہ ایسی عورت کی شادی اللہ تعالیٰ شہیدوں سے کر دے گا۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۴ طبرانی)

تشریح و تفصیل

حدیث پاک میں شوہر کی خدمت اور نیکی پر شہداء کے قریب درجہ ملنا بتایا گیا ہے، کس قدر فضیلت کی بات ہے صرف ایک ہی درجہ کا فرق رہ جاتا ہے۔

حدیث پاک میں دوسرا جزو یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر عورت نیک اور صالح ہو اور اس کا شوہر بھی نیک ہو تو جنت میں اسی طرح شوہر بیوی بن کر رہیں گے اور اگر نیک نہ ہو تو پھر شہداء کے ساتھ ان کی شادی کرا دی جائے گی نیک عورت کے لئے یہ کس قدر فضیلت کی بات ہے۔

لعنت والی عورت کون

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر سے (غصہ کی وجہ سے) الگ بستر پر رات گزارے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ عورت شوہر کے پاس آ جائے۔

(بخاری و مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب ربّ العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شوہر جب بیوی کو بستر پر بلائے اور انکار کر دے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۸۲)

تشریح و تفصیل

میری پیاری بہنو! اس سے معلوم ہوا کہ بیوی کو شوہر کی مرضی اور ضرورت و خواہش کی رعایت کرنی ضروری ہے اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو اور نہ کوئی بیماری وغیرہ ہو جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کی خواہش کی رعایت واجب ہے۔ ورنہ فرشتوں کی

لعنت کی مستحق ہوگی حدیث پاک میں عورتوں کے لئے جب کہ وہ شوہر کی خواہش اور مرضی کو بلا کسی معقول عذر کے ٹھکرا دے سخت وعید و مذمت ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ جسے امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی پاک نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو ملا اعلیٰ آسمان والوں کی جانب سے (یعنی فرشتوں کی طرف) سخت غضب میں گرفتار ہوتی ہے تاوقتیکہ اسے خوش نہ کر دے (خواہ کسی بھی طرح سے ہو بات چیت کے ذریعہ سے ہو یا تکمیل خواہشات کے ذریعہ سے)۔

(مسلم، عینی جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی ضرورت شدیدہ و پریشانی کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۱۴۸، ابوداؤد صفحہ ۳۰۳، ترمذی صفحہ ۳۲۶)

تشریح و تفصیل

میری پیاری بہنو! طلاق اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہے کہ اس سے دو خاندانوں کے درمیان عناد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے لڑائی جھگڑے کے علاوہ بہت سے گناہوں کا سبب ہے۔ تعلقات ٹوٹتے اور خراب ہوتے ہیں جوڑ اور ربط محمود ہے اور اس کی تاکید ہے توڑ مذموم ہے اور اس پر سخت وعید ہے اسی وجہ سے طلاق کے مطالبہ پر سخت وعید ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی جب کہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے آئے گی عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ شوہر بیوی میں لڑائی ہوئی گھریلو زندگی میں ایسی باتیں پیش آجاتی ہیں سو عورت مارے غم کے کہتے ہے کہ ہمیں

چھوڑ دیجئے ہمارا رشتہ ختم کر دیجئے بسا اوقات شوہر غم اور غیظ میں ہونے کی وجہ سے کہتا ہے جاؤ، بیوی کو ہرگز زبان سے ایسی بات نہ نکالنی چاہئے جہاں مرد کو پریشانی بھگتنی پڑتی ہے۔

دودھ پلانے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت بچہ جن دے تو اس کے دودھ کا قطرہ نکلتا ہے اور جو بچہ دودھ چوستا ہے تو ہر گھونٹ اور ہر قطرہ پر اسے نیکی ملتی ہے اور جب اس کی وجہ سے رات جاگتی ہے تو اسے ستر صحیح وسالم غلام خدا کی رہ میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(مختصر أ مجمع جلد ۴ صفحہ ۳۰۸)

تشریح وتفصیل

خیال رہے کہ بچوں کی پرورش اور اس کی اچھی تربیت صدقہ جاریہ اور دین و دنیا میں اچھے نتائج کا باعث ہے اسلام کی بلند پایہ امور میں سے ہے کہ پرورش جو ماں کا ایک فطری تقاضا ہے جس کے کرنے کو وہ صحبۂ مجبور ہے اس میں بھی اسے ثواب دیا گیا ہے دودھ کے ہر قطرے پر ایک نیکی اور اس کی وجہ سے جاگنے پر غلام آزاد کرانے کا ثواب کس قدر خدا کا کرم ہے۔نئ تہذیب سے متاثر ہو کر بعض عورتیں دودھ پلانے کو صحت کے اعتبار سے نقصان دہ سمجھتی ہیں سو یہ غلط ہے فطرت خداوندی نے اس خاصیت سے عورتوں کو نوازا ہے طبی اعتبار سے تو عورتوں کی صحت اور اچھی ہوتی ہے ادھر بچہ کی صحت بھی اچھی رہتی ہے ماں کے دودھ میں جو محبت ہے وہ مصنوعی دودھ میں نہیں نہ پلانا دودھ کے لئے نقصان دہ ہے خدارا نئی تہذیب اور آزاد عورتوں کی روش اختیار نہ کرو دودھ پلاؤ شریعت کا حکم سمجھ کر پلاؤ ثواب پاؤ گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی پہلے کون عورت جنت میں جائے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب ربّ العزت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گاہاں مگر یہ۔ ایک کو دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے بھی آگے جارہی ہوگی میں اس سے پوچھوں گا کیا بات ہے تم کون ہو (کہ مجھ سے بھی پہلے جنت میں جارہی ہو) وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو شوہر کی وفات کے بعد یتیم بچہ کی پرورش کی وجہ سے شادی سے رکی رہی۔ (اتحاف السادۃ ۵/ ۴۰۷، ابو یعلی، مجمع الزوائد ۸/۱۶۲)

تشریح وتفصیل

بڑی رحم قابل رشک دولت ہے کہ ایسی عورت جس نے فرائض واجبات کی پابندی کے ساتھ عفت کا لحاظ کرتے ہوئے ایک بچے یا بچی کی پرورش کی خاطر کہ یہ بچہ ٹھیک سے پلے پھولے جوانی کو اس تربیت میں قربان کردیا۔

عورتوں کو ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں مگر شدید ضرورت کی بنیاد پر۔ (طبرانی کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۳)

تشریح وتفصیل

میری محترم اسلامی بہنو! اس حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی عام اجازت نہیں آج کل عورتوں کا باہر نکلنا بہت عام ہوگیا ہے بلاضرورت یا معمولی ضرورت سے باہر بازاروں میں نکلتی رہتی ہیں ضرورت کا کام مرد کرسکتے ہیں مگر پھر بھی مردوں کی بجائے خود سے انجام دیتی ہیں مردوں کے کام پر انہیں اطمینان نہیں

ہوتا بلاضرورت بازار کا حیلہ و بہانہ بنا کر پھرتی رہتی ہے۔

یہ شرافت و عفت کے خلاف ہے دوکان پر جو مردوں سے نقاب کھولے بے حیا بے بلا جھجک بات کرتی پھرتی ہیں پردے اور عورتوں کے متعلق خاص سامان جوانوں سے بلا شرم و حیا خریدتی رہتی ہیں شریعت نے اس سے منع کیا ہے ہاں مگر ضرورت پر اجازت دی گئی ہے مرد نہ ہو مردوں سے متعلق کام نہ ہو تو عورتیں باہر جاسکتی ہیں مثلاً ڈاکٹر کے یہاں جانا ہو خود یا بچوں کو لے کر اور کوئی مرد نہ ہو تو جاسکتی ہے یا رشتہ داری میں کوئی بیماری ہو یا شادی بیاہ میں یا موت ولادت میں جانے کی ضرورت پڑ جائے اور مرد نہیں تو جاسکتی ہیں اسی طرح اور کوئی ضرورت پڑ جائے اور کوئی باہر جانے والا نہ ہو نہ خادم لڑکا ہو تو بازار یا ضرورت کے کام سے جاسکتی ہے ہاں مگر ان تمام موقعوں پر پردے کا خیال رکھے چہرے کا نقاب نہ کھولے کہ فتنہ اور ہوائے نفس کا دور ہے خصوصاً نئی عمر اور جوان عورتوں کے لئے نقاب کھولنا درست نہیں نقاب گرائے معاملہ کرے۔

دوپٹہ کیسا ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ان اولین مہاجر عورتوں پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں جب یہ آیت کہ اپنے سینوں پر ڈوپٹہ ڈال لیا کرو تو ان عورتوں نے اپنی (موٹی) چادروں کو کاٹ کر دوپٹہ بنالیا (اور ذرا پس و پیش نہیں کیا) بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۰

تشریح و تفصیل

ایسا دوپٹہ جس سے بال بدن کی کھال نظر آئے بدن اور اس کا رنگ ظاہر ہو بہنا جائز نہیں آج کل نئی تہذیب میں دوپٹہ یا تو بالکل ختم ہو گیا ہے یا نمائش کے طور پر باریک چھوٹا سا دوپٹہ جس سے نہ ستر ہوتا نہ پردہ اس سے تو نماز بھی درست نہیں ہوتی

بعض عورتیں نماز کے وقت تو دبیز دوپٹہ استعمال کرتی باقی اوقات میں باریک، سواگر گھر میں شوہر کے قابل پردہ شخص مثلاً دیور، خسر وغیرہ ہو تو یہ طریقہ بھی جائز نہیں۔

کسی کو آگ کا یا ماچس وغیرہ دینے کا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب ربّ العزت محسن انسانیت نے فرمایا جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے آگ پر سے پورے کھانے کا صدقہ کیا۔ (یعنی اس کا ثواب پایا/ مجمع الزوائد صفحہ ۱۳۶)

تشریح و تفصیل

گھریلو زندگی کے اعتبار سے کبھی کبھی آگ ماچس برتن وغیرہ کی ضرورت پیش آ جاتی ہے وقت پر نہ ملنے پر بڑی پریشانی ہوتی ہے اگرچہ یہ معمولی یا کم قیمت کی ہوتی ہے مگر بنیادی ضرورتوں میں ہوتی ہے سو اس کے دینے کا اتنا بڑا ثواب ہے۔

بعض عورتیں بڑی بخیل طبع کی ہوتی ہیں عمولی چیز شدت ضرورت کی وجہ سے مانگنے جاؤ جیسے آگ، ماچس کی تیلی، نمک وغیرہ تو انکار کر دیتی ہیں اور بعض تو طعن آمیز جملہ کہہ دیتی ہیں بڑی بُری اور ثواب عظیم سے محرومی کی بات ہے اسی طرح مہمان آ جانے پر کوئی تکیہ، بستر، اور چار پائی مانگ لے یا چاقو کلہاڑی کدال وغیرہ حسب ضرورت مانگ لینے پر انکار کرنا ممنوع ہے۔

میری پیاری اسلامی بہنو! اس طرح کی پاکیزہ سوچ کہاں سے ملے گی دعوت اسلامی کے پیارے پیارے ماحول سے ملے گی۔

الحمد للہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر اپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ اپ کا سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں، آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنایئے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

قابلِ رشک خواتین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضیلت دورد پاک

آقائے رحمت، مالکِ کوثر و جنت، حبیب ربّ العزت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ بابرکت ہے: جب تم اذان سنو تو جیسے موذن کہے تم بھی کہتے جاؤ، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے وسیلے سے دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے وہ صرف ایک ہی بندے کے لئے بنایا گیا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اللہ کا بندہ میں ہی ہوں، پس جو میرے وسیلے سے سوال کرے گا وہ میری شفاعت کو پالے گا۔

(آب کوثر صفحہ ۷۵ بحوالہ سعادۃ الدارین صفحہ ۵۶)

تُو ہے بے تاب تو پڑھ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود
دل کی تسکین ثنا خوانی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

صبر اور نماز سے مدد چاہو:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بیٹے محمد بن ابو بکر مصر میں ۳۸ھ میں شہید ہوئے! بعد شہادت دشمنوں نے ان کی لاش کو ایک گدھے کی کھال میں بند کر کے جلا دیا تھا! جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے نہایت صبر سے کام لیا اور مصلے پر کھڑی ہو گئیں! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (کنز الایمان پ ا، بقرہ ۴۵)

ہماری اکابرین اللہ تعالیٰ کے دیگر احکامات کی طرح اس نامرنِ عالیشان پر بھی سختی کے ساتھ عامل تھیں۔ جیسا کہ واقعہ میں ذکر کیا گیا، نیز اسماء بنت عمیس کا اپنے بیٹے کی شہادت اور پھر اس کی لاش کے بے دردی کے ساتھ جلا دیئے جانے کی خبر سن کر صبر فرمانا اور پھر نماز کے لئے مصلے پر تشریف فرما ہونا ثابت کرتا ہے کہ انہیں اپنے غم سے زیادہ احکام خداوندی پر عمل پیرا ہونے کی فکر تھی۔ پیاری اسلامی بہنو! کاش! ہماری فکروں اور عمل میں بھی اسی جیسا انقلاب برپا ہو جائے اور بڑی سے بڑی مصیبت ہمیں ہوش وحواس سے بیگانہ کر کے اطاعت ربّ العلیٰ سے دور نہ کر سکے۔

صبر کی پہاڑ

طواف بیت اللہ کے دوران شیخ ابو الحسن سراج کی نظر ایک عورت پر پڑی! وہ نہایت حسین وجمیل اور خوبرو تھی۔ آپ نے فوراً نگاہیں ہٹاتے ہوئے اپنے آپ سے کہا! بخدا میں نے آج تک ایسا چہرہ نہیں دیکھا، شاید یہ اس کی خوشحالی اور فکر وغم سے آزادی کا نتیجہ ہے۔

عورت نے آپ کی یہ بات سن لی۔ اس نے کہا: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ واللہ میں غموں سے چور چور ہوں اور میرا دل رنج وآلام سے زخمی ہے۔ آپ نے دریافت

فرمایا تجھے کون سا غم لاحق ہے؟ وہ بولی ایک دن میرے شوہر نے ایک بکری کو قربان کیا، قریب ہی میرے دونوں چھوٹے بچے کھیل رہے تھے، ایک شیر خوار میری گود میں تھا، میں کھانا پکانے میں مصروف ہوگئی، دونوں لڑکوں میں سے بڑے نے دوسرے سے کہا، میں تجھے بتاؤں کہ ابا جان نے بکری کو کیسے ذبح کیا؟ چھوٹے نے کہا: ہاں بتاؤ! بڑے نے چھری ہاتھ میں لی بھائی کو زمین پر لٹایا اور ذبح کر دیا۔ بھائی کا خون اور تڑپنا دیکھ کر خود پہاڑ پر بھاگ گیا اس کا باپ اس کی تلاش میں گیا مگر اسے نہ پا سکا، کیونکہ بھیڑیئے نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔ میرا شوہر بھی پہاڑ سے زندہ واپس نہ آسکا۔ پیاس کی شدت اور گرمی نے اس کی بھی جان لے لی۔ ذبح شدہ لڑکے کی آواز سن کر میں اسے دیکھنے گئے اور شیر خوار بچہ چولہے کے پاس چھوڑ گئی اس نے گرم ہانڈی اپنے اوپر انڈیل لی اور جل کر ہلاک ہو گیا۔

میرے ان تمام بچوں سے بڑی ایک بیٹی بھی تھی جس کی شادی ہو چکی تھی وہ اپنے شوہر کے گھر رہتی تھی۔ ان واقعات کی خبر اس کو پہنچی تو وہ صدمہ کو برداشت نہ کر سکی اور تڑپ تڑپ کر مر گئی اب صرف تنہا میں رہ گئی ہوں۔ جو ان تمام غموں کا بوجھ لئے زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں۔

آپ نے اس کی داستان غم سنی تو بے حد متعجب ہوئے اور پوچھا آخر تو نے ان تمام آزمائشوں پر صبر کیسے کر لیا؟ اس نے جواب دیا، جو بھی صبر اور بے صبری پر غور کرے گا۔ تو ان کو الگ الگ پائے گا۔ پس اگر خوشحال ظاہر کر کے صبر اختیار کیا تو اس کا انجام بہتر اور پھل میٹھا ہوگا اور اگر بے صبری میں مبتلاء رہا تو اس کا انجام بُرا اور اجر و ثواب سے محروم رہے گا۔ لہٰذا میں بھی صبر کر رہی ہوں۔ اور ان مصیبتوں کے باعث پیدا ہونے والے آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں اتنا کہہ کر وہ عورت آپ کے پاس سے رخصت ہو گئی۔ (روض الریاحین)

پیاری اسلامی بہنو! مصیبت پر صبر کرنا یقیناً بہت اہم و عظیم و باعث برکت کام ہے، اس کی عظمت کا اندازہ اس آیت پاک سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ

اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝

مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (کنزالایمان پ۱۲، ھود۱۱)

اس میں ثواب کی کثرت اور اس میں پوشیدہ عظمت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ جس پر بے شمار احادیث گواہ ہیں۔

جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے جو کہ ابن رسول سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے رضاعی والد تھے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحب زادے کو گود میں اٹھایا۔ انہیں چوما اور سونگھا۔ کچھ عرصے بعد ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوبارہ وہاں گئے اس وقت حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جان کنی کے عالم میں تھے۔ ان اس تکلیف میں مبتلاء دیکھ کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی اشک باری فرمارہے ہیں؟ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے (یعنی یہ شفقت کی بناء پر ہے بے صبری کا رونا نہیں)۔ یہ فرما کر دوبارہ رونے لگے، پھر فرمایا! بلاشبہ آنکھیں بہہ رہی ہیں اور دل غمگین ہے مگر ہم وہی کریں گے جس سے ہمارا

ربّ عزوجل راضی ہو (یعنی ہم صبر فرمائیں گے) اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔ (بخاری ومسلم)

لٰہذا معلوم ہوا کہ صبر کرنا ہی ہمارے لئے باعث برکت ہے۔ اس کے برعکس بے صبری نہ صرف ثواب کو ضائع کروادیتی ہے بلکہ انسان اللہ تعالیٰ کے غضب میں بھی گرفتار ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ بڑا ثواب بڑی آزمائش کے ساتھ ملتا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے ساتھ محبت فرماتا ہے تو انہیں آزمائشوں میں مبتلاء کردیتا ہے جو راضی ہوتا ہے (یعنی صبر کرتا ہے) تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور جو ناراض ہوتا ہے (یعنی بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے) تو اس کے لئے ناراضگی ہے۔ (ترمذی)

اس سے ہماری وہ مسلمان بہنیں درس عبرت حاصل فرمائیں جو اس قسم کے موقوں پر شکوہ شکایت کرکے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ بلکہ بسا اوقات کلمات کفر بک کر دائرہ اسلام ہی سے خارج ہوجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بہن کو صبر وتحمل کا پہاڑ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

جنتی عورت

حضرت عطاء ابن رباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور دکھایئے "فرمایا" وہ سامنے کھڑی ہوئی حبشی عورت۔ اس نے ایک مرتبہ رسول پاک، نور مجسم، کائنات کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی تھی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس کے باعث میرا ستر ظاہر ہوجاتا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا

فرما دیجئے۔ رسول اللہ محسن انسانیت عظمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو چاہے تو صبر کر، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تجھے جنت عطا فرمائے گا اور اگر پسند کرے تو اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے عافیت وتندرستی کی دعا کروں اس عورت نے عرض کی میں ان شاء اللہ صبر کروں گی۔ لیکن اپ یہ دعا ضرور فرما دیجئے کہ اس حالت میں میرا ستر ظاہر نہ ہوا کرے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے حفاظت ستر کی دعا فرمائی (بخاری ومسلم)

وضاحت

پیاری اسلامی بہنو! ان صحابیہ کا نام سقرہ یا سکیرہ یا شھیرہ تھا آپ بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بال بنایا کرتی تھیں چونکہ یہ ضعیف خاتون تھیں لہٰذا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا انہیں دیکھنا یا دکھانا ممنوع نہ تھا کیونکہ ہدایہ شریف میں ہے اگر عورت بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ جسے دیکھ کر شہوت پیدا نہ ہوتی ہو تو اس سے مصافحہ کرنے میں حرج نہیں (جب مصافحہ جائز ہوا تو دیکھنا تو بدرجہ اولی روا ہوگا)۔

پیاری اسلامی بہنو! صحابیات کریمہ رضی اللہ عنہن صحبت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اخروی انعامات کو ہمیشہ فوقیت دی کرتی تھیں کیونکہ انہیں بخوبی معلوم تھا اخروی انعام اسی کا عطا کیا جاتا ہے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی وخوش ہوتے ہیں اسی یقین نے مذکورہ صحابیہ رضی اللہ عنہا کو بیماری پر صبر کرنے کا حوصلہ وہمت عطا فرمائی ہماری اسلافِ کرام رضی اللہ عنہن ہمیشہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہا کرتی تھیں شکوہ شکایت کو کبھی بھول کر بھی زبان پر جاری نہ ہوتا تھا آپ کا بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیماری کا ذکر کرنا بھی شکایتہً نہ تھا بلکہ فقط ستر کی حفاظت میں ناکامی کی بناء پر تھا۔

نیز ان پاکیزہ نفوس میں حیاء کا مادہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی بشارت حاصل کر لینے کے باوجود آپ نے ستر کے معاملے میں دوبارہ درخواست پیش کی نیز صحابیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی طرح معلوم تھا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر دعا ضرور بارگاہِ الٰہی سے قبولیت کا پروانہ لیکر تشریف لاتی ہیں اسی لئے وہ خصوصی دعائیں آپ ہی سے کروایا کرتی تھیں اور اسی دعا کے بعد ان کا دل مذکورہ مقصود کے حصول کے سلسلے میں بالکل مطمئن ہو جایا کرتا تھا حضرت (قدس سرہ) فرماتے ہیں۔

اجابت کا سیرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کر نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیں بھی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور آزمائش آنے والی بیماریوں پر صبر و تحمل سے کام لیں کیونکہ صبر کے بدلے میں جنت کا ثواب صرف ان صحابیہ تک محدود نہ تھا بلکہ یہ انعام پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک امتی کے لئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوش خبری سنا ان صبر

والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہمکو اسی طرف پھرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی درد یں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان، پ۲، بقرہ ۱۵۵-۱۵۷)

اس کے علاوہ اپنی اسلاف کرام رضی اللہ عنہن کی مثال ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آزمائشوں کے لئے ذہنی طور پر پہلے سے ہی تیار رہنا چاہئے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کوئی اچانک آنے والی آفت بھی ہمیں شکوہ شکایت میں مبتلاء کروا کر صبر وتحمل کے لئے پایاں ثواب سے محروم نہیں کروا سکے گی اور یہ طریقہ اپنانا بھی باعث برکت رہے گا کہ اپنے دینی و دنیاوی معاملات میں آسانی وسہولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول بندوں سے دعا کروائیں کیونکہ ان کی دعا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! علاج کرانا سنت ضرور ہے، لیکن فرض وواجب نہیں، حتیٰ کہ اگر کسی نے علاج نہ کرایا اور اسی مرض میں اس کا انتقال ہوگیا تو نہ اسے خودکشی قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بروز قیامت اس سے باز پرس ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے؟ اگر کسی مریض نے بیماری میں علاج نہ کرایا اور مر گیا تو گناہ گار نہ ہوگا۔

بیماریوں کو عموماً اور بخار کو خصوصاً برا بھلا کہا جاتا ہے، کاش! ہم درج ذیل احادیث مبارکہ کو دل کی آنکھوں سے پڑھیں اور ہمیشہ کے لئے اس نادانی سے باز آ جائیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمایان عالیشان ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو بیماری میں مبتلا کر دوں اور وہ اس مبتلاء کرنے پر میری حمد کرے تو وہ اپنے بستر سے گناہوں سے یوں

پاک اٹھے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو"۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

(۲) حضرت معاذ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماری میں مبتلاء کرتا ہے تو بائیں والے فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس سے قلم روک لے اور دائیں ہاتھ والے فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھو جو وہ (حالت صحت میں) بہتری عمل کرتا تھا۔

(۳) شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "بخار، اس وقت تک بندے سے جدا نہیں ہوتا، جب تک کہ اسے گناہوں سے پاک وصاف نہ کردے"۔

(۴) مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو بیمار دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی، "یا ربّ کریم! اس پر اپنی رحمت نازل فرما"۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "میں اس پر اپنی دوسری رحمت کیا نازل کروں کیونکہ اس بیماری کے ذریعے میں اس پر رحم ہی تو کرنا چاہتا ہوں"۔ (مکاشفۃ القلوب)

(۵) شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو بیماری، غم ورنج حتیٰ کہ کانٹا لگنے سے بھی جو تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کی خطائیں مٹا دیتا ہے"۔ (بخاری ومسلم)

(۶) سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابیہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لائے، فرمایا "تمہیں کیا ہوا جو کانپ رہی ہو؟" عرض کیا "مجھے بخار ہے اس کا ستیاناس ہو"۔ فرمایا بخار کو برا نہ کہو یہ تو انسان کی خطائیں ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ (مسلم)

(۷) مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زمانہ مبارکہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا۔ تو ایک شخص بولا کہ "اسے مبارک ہو کہ بیماری میں مبتلاء ہوئے، بغیر فوت ہوگیا"۔ یہ سن کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "تجھ پر افسوس

ہے، تجھے کیا خبر کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی بیماری میں مبتلا فرماتا تو اس کے گناہ مٹا دیتا"۔

(۸) پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کوئی مسلمان ایسا نہیں جسے کوئی بیماری یا تکلیف وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اسکے گناہ یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو"۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی امراض پر صبر وتحمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

جہنم کی آگ پر صبر نہیں ہوسکتا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں سابقہ زمانے میں جب کوئی شخص روزی کمانے کے لئے سفر پر روانہ ہوتا تو اس کے گھر کی عورتیں عرض کرتیں "صرف رزق حلال کے لئے کوشش کرنا حرام کی طرف نظر بھی نہ کرنا، کیونکہ ہم سے جہنم کی آگ پر صبر نہیں ہوسکتا"۔ (مکاشفۃ القلوب)

پیاری اسلامی بہنو! قرآن وحدیث کا گہری نظر سے مطالعہ اور پھر اس کی تعلیمات کو ذہن میں محفوظ رکھیں اور عمل کی سعادت حاصل کریں انسان کو ہر معاملے میں انتہائی محتاط اور تقویٰ و پرہیز گاری کے قریب کر دیتا ہے نیز اس کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر سخت سے سخت مشقت بھی پھول کی مانند محسوس ہوتی ہے۔

چونکہ ہماری رہنما اکابرین اسلام گھر کی عمدہ تربیت کی بناء پر شروع ہی سے شرعی احکام کو سیکھنے اور اپنی عملی زندگی پر نافذ کرنے کی عادی ہوتی تھیں لہٰذا انہیں زندگی کے کسی بھی موڑ پر نفس وشیطان کے ہاتھوں کھلونا نہیں بننا پڑتا تھا بلکہ وہ نہ صرف خود شیطان کی راہ میں سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوتی تھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا حوصلہ

فراہم کرتی تھیں۔

زیرِ نظر واقعہ میں ان کی بہترین تربیت کے عمدہ نتیجے اور نفس و شیطان کی راہ میں زبردست رکاوٹ بننے کا بیان ہے۔

رزقِ حلال کے بارے میں ان خواتین کی تلقین اور جہنم کی آگ پر صبر نہ کر سکنے کا اقرار درج ذیل آیات و احادیث کی بناء پر تھا۔

(۱) شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت المقدس میں ایک فرشتہ ہر شب یہ آواز دیتا ہے کہ جو حرام کھاتا ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ سنت

(کیمیائے سعادت)

(۲) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو گوشت حرام سے اگا ہے اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔ (بیہقی)

(۳) سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے تو اگر صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کر دے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں اور چھوڑ کر مرے گا تو جہنم میں جانے کا سامان ہے اللہ تعالیٰ برائی کو نہیں مٹاتا ہاں نیکی سے برائی کو مٹا دیتا ہے بے شک کوئی خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا!

وَمَآ اَدْرٰكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِىْ وَ لَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝

ترجمہ: ’’اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ (کسی مستحق عذاب کو) چھوڑے نہ (کسی کے بدن پر گوشت و کھال) لگی رکھے آدمی کی کھال اتار لیتی ہے‘‘۔ (ترجمہ کنز الایمان پ ۲۹، المدثر ۲۷-۲۹)

مزید ارشاد فرمایا!

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝

ترجمہ: ''بے شک جہنم تاک میں ہے، سرکشوں کا ٹھکانا اس میں قرنوں رہیں گے، اس میں کسی طرح ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو ،مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ۔

(ترجمہ کنز الایمان پ ۳۰ النبا ۲۱-۲۶)

لیکن افسوس! کہ ہمارے موجودہ دور کی مسلمان بہنوں کی صورت حال بے حد خراب ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے تو ہوش سنبھالتے ہی گھر میں تنگی کا رونا سننے کو ملتا ہے گھر کے مردوں سے مختلف قسم کی فرمائشوں اور دنیا کے نامعقول تقاضوں کی تکمیل کی خاطر حلال وحرام کی تمیز بھلا کر زیادہ سے زیادہ کمانے کے ایسے مطالبے روز کا معمول نظر آتا ہے۔ جن کے پورا نہ ہونے کی بناء پر سرپرستِ اعلیٰ کو طعنوں کا شکار بنتے دیکھا جاتا ہے لہٰذا شروع ہی سے بچیوں کا ذہن بھی کچھ اسی قسم کا بن جاتا ہے پھر والدین عموماً دین کی تعلیم کو قرآن کی عبارتِ عربی پڑھا دینے تک محدود کرنے کے عادی ہوتے ہیں لہٰذا شرعی امکانات سے بھی ناواقفی رہتی ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! اب جب گھر میں میدان جنگ کے مناظر دیکھئے اور علم دین کی عمل تربیت اسے یہاں بھی پریکٹیکل کرنے پر مجبور کر دیتی ہے چنانچہ زبردست باطنی تقاضے کی بناء پر اس کی زبان سے بھی بالکل ویسے ہی مطالبات جاری ہوتے ہیں جو وہ اپنے گھر کی خواتین کو کرتے دیکھتی رہی ہے نتیجۃً یا تو لڑائی جھگڑے روز کا معمول بن جاتے ہیں یا علیحدگی ہو جاتی ہے اور پھر یا شوہر حرام روزی کمانے کی جانب مائل ہو کر گھر بھر کو جہنم کا راستہ دکھانا شروع ہو جاتا ہے کاش! روزی کے معاملے میں ہمیں اپنے

ربّ کریم کے وعدوں پر کامل یقین ہوتا جس کی برکت سے ہمارے قلوب مطمئن اور زبانیں شکوہ شکایات سے ہمیشہ کے لئے رک جاتیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُكَ ط

ترجمہ: ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزے دیں گے۔

(ترجمہ کنز الایمان پ۱۶ طہٰ ۱۳۲)

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ج

ترجمہ: اپنی اولاد قتل نہ کرو، مفلسی کے باعث، ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔ (ترجمہ کنز الایمان پ۸ الانعام ۱۵۱)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ہمیں حلال روزی پر قناعت نصیب فرمائے''۔ آمین

(ترجمہ کنز الایمان پ۱۲ ھود ۶)

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر

اپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ اپ کا سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں، آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ اسلام کی سر بلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

اولاد کی تربیت واہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضیلت دورد پاک

سرکار دو عالم ،نور مجسم ،رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان معظم ہے: جس نے دن اور رات میری طرف شوق اور محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرود وسلام پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ معاف فرمادے۔

(الترغیب الترھیب ،جلد ۲ صفحہ ۳۲۸)

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو دُرود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ عزوجل ہم سب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دم بھرتی ہیں، دن رات اُن پر دُرود وسلام پڑھتی ہیں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتی اور میٹھے مدینے کی حاضری کے لئے بے قرار رہتی ہیں۔

اولاد کیسی ہونی چاہئے؟

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

یقیناً وہی اولاد اخروی طور پر نفع بخش ثابت ہوگی جو نیک وصالح ہو اور یہ حقیقت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اولاد نیک یا بد بنانے میں والدین کی تربیت کا بڑا دخل ہوتا ہے! ایک مرتبہ ایک مجرم کو تختہ دار پر ٹھکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا: کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کردی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں پر موجود لوگوں نے اس سرزنش کی کہ نا معقول ابھی جبکہ تو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے تختے تک پہچانے والی یہی میری ماں ہے۔ کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا۔ تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور انجام کار آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔

(ماخوذ از ''اولاد بگڑے کے اسباب'' بیان امیر اہلسنت مدظلہ العالی)

اس کے برعکس ماں کی نیک تربیت کی برکت پر مشتمل حکایت بھی ملاحظہ کیجئے!

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔ جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے روانہ ہوا تو جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال واسباب لوٹنا شروع کردیا۔ اس قافلے میں ایک نوجوان بھی تھا۔ جس کی عمر ۱۸ سال کے لگ بھگ تھی ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ صاحب زادے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے نوجوان بولا! میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔ راہزن نے کہا کہ ''صاحب زادے! مذاق نہ کرو سچ سچ

بتاؤ؟ نوجوان نے بتایا میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے۔ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سردار نے کہا: نوجوان کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی کئے بغیر اپنی دولت ظاہر کر دی؟ نوجوان نے کہا: میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ ''بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔ بس میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھارہا ہوں۔ نوجوان کا یہ بیان تاثیر کا تیر بن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہو گیا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا جھلکنے لگا۔ اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اُٹھا۔ وہ کہنے لگا۔ صاحبزادے تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پرواہ کئے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوق خدا کا دل دکھا رہا ہوں''۔ یہ کہنے کے بعد ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔

(تاریخ مشائخ قادریہ، جلد اوّل، ص ٢١ تا ١٢٢، بہجۃ الاسرا، ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ، ص ١٦٨ ماخوذ)

نامساعد حالات اور بگڑی ہوئی اولاد:

پیاری اسلامی بہنو! موجودہ حالات میں افلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیکیاں کرنا بے حد دشوار اور ارتکاب گناہ بہت آسان ہو چکا ہے۔ مسجدوں کی ویرانی اور سینما گھروں و ڈرامہ تھیٹروں کی رونق، دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غلط استعمال کرنے والوں نے اپنی آنکھوں سے حیاء دھو ڈالی ہے، تکمیل ضروریات وحصول سہولیات کی جدوجہد نے انسان کو فکر آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے، یہی وجہ ہے دنیاوی شان و

شوکت اور ظاہری آن بان مسلمانوں کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے مگر افسوس! اپنی قبر کو گلزارِ جنت بنانے کی تمنا دلوں میں گھر نہیں کرتی۔ ان نامساعد حالات کا ایک بڑا سبب والدین کا اپنی اولاد کی مدنی تربیت سے غافل ہونا بھی ہے کیونکہ فرد سے افراد اور افراد سے معاشرہ بنتا ہے تو جب فرد کی تربیت صحیح خطوط پر نہیں ہوگی تو اس کے مجموعے سے تشکیل پانے والا معاشرہ زبوں حالی سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔

جب والدین کا مقصد حیات حصولِ دولت، آرام طلبی، وقت گزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے اور جب تربیت اولاد سے بے اعتبائی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر کس و ناکس کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں ایسے والدین کو غور کرنا چاہئے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا سکھایا مگر قرآن مجید پڑھنا نہ سکھایا۔ مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے، مگر رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اہمیت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا مگر فرض دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی قیمت تو ڈالی مگر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع فروزاں نہ کی اسے دنیاوی ناکامیوں کا خوف تو لایا مگر امتحان قبر وحشر میں ناکامی سے وحشت نہ دلائی، اسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ ارتکاب گناہ کی مادر پدر آزادی اور لہو ولعب کے طرح طرح کے آلات کا بلا روک ٹوک استعمال، کیبل، وی سی آر کی کارستانیاں، رقص وسرور کی محفلوں میں انہماک اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت و نفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی جیسے گندے نالے میں ڈبکی لگانے والے کے جسم کی طہارت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اولاد کے بگڑنے کا ذمہ دار کون؟

پیاری اسلامی بہنو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ بگڑی ہوئی اولاد کے والدین اس کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد کر کے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے اولاد کی تربیت صرف ماں یا محض باپ کی نہیں بلکہ دونوں کی ذمہ داری ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ○

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں اپنی جانو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

جب نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے تلاوت کی تو وہ یوں عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اپنے اہل وعیال کو آتش جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟ سرکار مدینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ عزوجل کو محبوب ہیں اور ان کاموں سے روکو جو ربّ تعالیٰ کو ناپسند ہیں"۔

(الدار المنثور للسیوطی ج۸،ص۲۲۵)

اور حضور پاک صاحبِ لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے۔ "تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحتِ افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا بادشاہ نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا

جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

(صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراہیۃ التطاول، الخ الحدیث ۲۵۵۴، ج، ص ۱۵۹)

تربیت اولاد کی اہمیت

پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم اسلامی اقدار کے حامل ماحول کی متمنی (یعنی خواہش مند) ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی مدنی تربیت بھی کرنے ہو گی کیونکہ اگر ہم تربیت اولاد کی اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت برتتے رہے اور بچوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نفس وشیطان انہیں اپنا آلہ کار بنا لیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ نفسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عصیاں (یعنی گناہوں کے صحرا) میں سرگردان رکھیں گی اور وہ عمر عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دنیا جمع کرنے میں صرف کر دیں گے اور یوں گناہوں کا انبار لئے وادی موت کے کنارے پہنچ جائیں گے رحمت الٰہی عزوجل شامل حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دنیا سے کف افسوس ملتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جا سوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچوں کی مدنی تربیت نہیں ہوگی۔ تو وہ معاشرے کا بگاڑ دور کرنے کے لئے کیا کردار ادا کر سکیں گے۔ جو خود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا۔ جو خود خواب غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا بیدار کرے گا۔ جو خود پستیوں کی طرف محو سفر ہو وہ کسی کو بلندی کا راستہ کیونکر دکھائے گا۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے!
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

(حدائق بخشش)

صاحب اولاد اسلامی بہنو! آپ کی اولاد، آپ کی جگر کا ٹکڑا اور اپنی ماں کی آنکھوں کا نور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عزوجل کا بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی اور اسلامی معاشرے کا اہم فرد ہے اگر آپ کی تربیت اسے اللہ عزوجل کی بندگی، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرمان بردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ اسلام ہی ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع وفرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت، اچھی غذا اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی وروحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہو جائے۔

کیا بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ سمرقند کے ایک عالم ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔ انہوں نے حیرانگی سے پوچھا۔ کیا کبھی بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! ایسا ہوا ہے۔ ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا: کیا تو نے اسے علم و ادب سکھایا ہے؟ اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا۔ قرآن کریم سکھایا ہے؟ اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا: پھر وہ کیا کرتا ہے؟ اس نے بتایا۔ وہ کھیتی باڑی کرتا ہے ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر چوٹ کی۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ جب صبح کے وقت وہ گدھی پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جا رہا ہوگا۔ بیل اس کے آگے اور کتا اس کی پیچھے ہوگا۔ قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں لہٰذا وہ کچھ گنگنا رہا ہوگا۔ ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہو گے۔ اس نے سمجھا ہوگا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی۔ شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں

چھوڑ دیا۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی ص ۱۶۸)

بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے

والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچہ چھوٹا ہے جو چاہے کرے تھوڑا بڑا ہو جائے تو اس کی اخلاقی تربیت شروع کریں گے ایسے والدین کو چاہئے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ اس کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثل موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جاسکتا ہے۔

بچے کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہوگی یہی وجہ ہے کہ اگر اسے بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا اگر سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے اگر اُسے سنت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے جوتا پہننے۔ لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

تربیت کرنے والے کو کیسا ہونا چاہئے

پیاری اسلامی بہنو! اسلامی خطوط پر تربیت اولاد کا خواب اسی وقت شرمندہ تعمیر

ہو سکتا ہے جب اس کے والدین اور گھر کے دیگر افراد قدرِ کفایت علم دین کے حامل ہوں بلکہ اس پر عامل بھی ہوں کیونکہ جس کی اپنی نماز درست نہیں وہ کسی کو درست نماز پڑھنا کیسے سکھائے گا جو خود کھانے پینے، لباس پہننے اور دیگر کاموں کو سنت کے مطابق کرنے کا عادی نہیں وہ اپنی اولاد کو سنتوں کا عامل کس طرح بنائے گا جو خود روزے وغیرہ کے مسائل نہیں جانتا وہ اپنی اولاد کو کیا سکھائے گا۔ علیٰ ھذا القیاس

تربیت کرنے والوں کے قول و فعل میں پایا جانے والا تضاد بھی بچے کے ننھے ذہن کے لئے بے حد باعثِ تشویش ہو گا کہ ایک کام یہ خود تو کرتے ہیں مثلاً جھوٹ بولتے ہیں آپس میں جھگڑتے ہیں مگر مجھے منع کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اپنے بڑوں کو کوئی نصیحت اس کی دل میں گھر نہ کر سکے گی الغرض تربیت اولاد کے لئے والدین کا اپنا کردار بھی مثالی ہونا چاہئے اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ماحول کا بھی بچوں کی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اگر گھر والے نیک سیرت شریف اور خوش اخلاق ہوں گے تو ان کے زیرِ سایہ پلنے والے بچے بھی حسن اخلاق کے پیکر اور کردار کے غازی ہوں گے اس کے برعکس شرابی عیاش اور گالم گلوچ کرنے والوں کے گھر میں پرورش پانے والا بچہ ان ناپاک اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا الغرض بچوں کی تربیت صرف پڑھانے پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ مختلف رویوں باتوں اور باہمی تعلقات سے بھی بچوں کی ذہنی تربیت ہوتی ہے۔

مثالی کردار کیسے اپنائیں

اس مدنی و مثالی کردار کے حصول کے لئے والدین کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں الحمد للہ عزوجل! تبلیغ قرآن و سنت کے عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر ان کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے اس کے لئے گھر کے مردوں بالخصوص بچوں کے ابو

کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے اور راہ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقان رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے ان مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرز زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حسن عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکاب تناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرودِ پاک جاری ہوجائے گا یہ تلاوت قرآن، حمد الٰہی عزوجل اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادی بن جائے گی غصے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترام مسلم کا جذبہ ملے گا دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا اور ان شاء اللہ عزوجل کی مدنی تربیت کا جذبہ بھی نصیب ہوگا۔ بطور ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ شاہدرہ کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کا لب لباب ہے، میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد درجہ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا۔ رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو ان کو جھاڑ دیتا اور بے چارے بعض اوقات رو پڑتے، دعائیں مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس لمحے۔ میں مجھے دعوت اسلامی والے ایک عاشق رسول سے ملاقات کی سعادت ملی اور اُس نے محبت اور پیار سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی وبدکار کو مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار کیا۔ چنانچہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مدنی

قافلے کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشقان رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھے جیسے ڈھیٹ انسان کا پتھر نما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا۔ موم بن گیا۔ میرے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا۔ اور میں مدنی قافلے سے نمازی بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا۔ والد صاحب کی دست بوسی کی اور امی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے۔ اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے۔ الحمد للہ عزوجل مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی محبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مسلمانوں کو نماز فجر کے لئے جگانے یعنی صدائے مدینہ لگانے کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔

اگرچہ اعمال بد اور افعالِ بد نے ہے رسوا کیا قافلے میں چلو!
کر سفر آؤ گے تم سدھر جاؤ گے مانگو چل کر دعا قافلے میں چلو!

اپنی اولاد کی بہتر تربیت کا ذہن پانے کے لئے بچوں کی امی کو چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل ان کی زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ الحمد للہ عزوجل سنتوں بھری زندگی گزارنے کے لئے عبادات واخلاقیات کے تعلق سے امیر اہل سنت، شیخ طریقت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بہنوں کے لئے ۶۳ اور اسلامی بھائیوں کے لئے ۷۲ اور طلبہ علم دین کے لئے ۹۲، دینی طالبات کیلئے ۸۳ اور مدنی منوں اور منیوں کے لئے ۴۰ مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا

ذہن بنتا ہے۔ہمیں چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکر مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ مدنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کردیا ہے۔اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

نماز باجماعت کے پابند ہو گئے

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مدنی انعامات کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مختصر سے کارڈ میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا۔ مدنی انعامات کا کارڈ ملنے کی برکت سے الحمد اللہ عزوجل اُنکو نماز کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں۔ داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یا الٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی!

رب العالمین جل جلالہ کا شکر ادا کیجئے

محترم اسلامی بہنو! انسان کو چاہئے کہ جب اولاد کے حوالے سے کوئی ''اچھی خبر'' ملے تو سجدہ شکر بجالائے کیونکہ شکر نعمت سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ (پ۱۳، ابراہیم ۷)

اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا۔

ماں کے لئے خوشخبری

حضرت حسن بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسی دردزہ (یعنی وقت ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دئے جائیں گے کہ جن پر آسمان وزمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزوجل میں ۷۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۵۹۲ ج ۱ ص ۹۹)

اچھی اچھی نیتیں کیجئے

والدین بالخصوص والد کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ

ترجمہ: ''مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے''۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ۵۹۴۲، ج ۶ ص ۱۸۵)

دومدنی پھول

(۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۳) اپنی اولاد کی سنت کے مطابق تربیت کروں گی۔

(۴) جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہوں گا۔

(۵) بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گی بلکہ نعمت الٰہیہ جان کر شکر الٰہی عزوجل بجالاؤں گی۔

(۶) کسی بزرگ سے اس کی تحنیک کراؤں گی۔ (یعنی ان سے درخواست کروں گی کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگادیں۔

(۷) اگر لڑکا ہوا تو حصول برکت کے لئے اس کا نام محمد یا احمد رکھوں گی۔

(۸) ساتھ ہی پکارنے کے لئے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گی۔

(۹) حتی الامکان اس کے نام ''محمد'' یا احمد'' کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گی۔

(۱۰) نہیں کسی جامع شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گی۔

(۱۱) ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گی۔ یوم پیدائش کے بعد آنے والے ہر اگلے دن اُس کے لئے ساتواں دن ہوتا ہے۔ (مثلاً پیر شریف کو بچہ پیدا ہوا تو زندگی کی ہر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)۔

(۱۲) سر کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کروں گی۔

(۱۳) اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤں گی۔

(۱۴) حرام کمائی سے بچاؤں گی۔

(۱۵) انہیں بہلانے کے لئے جھوٹا وعدہ (promise) کرنے سے بچوں گی۔

(۱۶) اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گی۔

(۱۷) انہیں علم دین سکھاؤں گی۔

(۱۸) نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطور مشورہ کہہ کر انہیں نافرمانی کی آفت سے بچاؤں گی۔

(۱۹) اگر کبھی میں نے انہیں کوئی کام حکماً کہا اور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دکھایا تو ان کو معاف کر دوں گی۔ ماں باپ معاف کر بھی دیں تب بھی اولاد کو توبہ کرنے ہوگی کیوں کہ والدین کی نافرمانی میں اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی ہے۔

(۲۰) وقتاً فوقتاً اولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتی رہوں گی۔

(۲۱) بالغ ہونے پر جلد تر شادی کی ترکیب کروں گی۔

زمانہ حمل کی احتیاطیں

چونکہ زمانہ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے ماں کو چاہئے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکار وخیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی۔سی۔آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جو اثرات مرتب ہوں گے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر باآسانی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ جب تک مائیں عبادت وریاضت کا شوق اور تلاوت قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں۔ ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم وعمل کا پیکر اور خوف خدا عزوجل کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نمازیں ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنالیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی وعریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کر لے گیا۔

الا ماشاء اللہ! بہر حال ماں کو چاہئے کہ!

(۱) نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کیبر کتیں اولاد کو ملتی ہیں۔ (نیک اعمال کے فضائل جاننے کے لئے جنت میں لے جانے والے اعمال کا مطالعہ کیجئے)۔

(۲) نمازوں کی پابندی کرتی رہے، ہرگز ہرگز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہوجاتی۔

(۳) اس مرحلے پر تلاوت قرآن کرے کہ ہماری مقدس بیبیاں اس حالت میں بھی نورِ قرآن سے اپنے قلوب کو منور کرتی تھیں۔

پندرہ پارے سنادیئے

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریب بسم اللہ مقرر ہوئی تو لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے۔ بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام (Revelation) ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور میں قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا۔ میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا۔ صاحبزادے پڑھئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آپ نے پڑھا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور شروع سیلے کر پندرہ پارے حفظ سنادیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ صاحبزادے آگے پڑھئے۔ فرمایا: میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر انکو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہوگئے۔

(الملفوظ، حصہ ۴، ص ۴۱۵)

مشتبہ غذا نکالنا پڑتی

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی''۔

(تذکرۃ الاولیاء ذکر بایزید بسطامی ص ۱۲۹)

معذرت کرنا پڑی

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی متقی تھی ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ایام حمل میں ہمسائے کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر سفیان ثوری ص ۱۷۴)

کھانے پینے، لباس، چلنے بیٹھے سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔ زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ غیبت چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے صدقہ وخیرات کی کثرت کرے صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

(مجمع الزوائد باب فضل صدقۃ الزکاۃ، الحدیث ۴۹۵۶ ج ۳ ص ۲۸۴)

بعض اسلامی بہنیں حالت حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگا لیتی ہے یاد رکھئے کہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔

(بہار شریعت، جلد ۱۶ ص ۲۰۸)

اور جس گھر میں جاندار کی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو''۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب شھود الملائکۃ بدرالحدیث ۴۰۰۲ ج ۳ ص ۱۹)

اگر دیکھنا ہی ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھے اور گھر میں اسلامی طغرے آویزاں کیجئے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے ہے حضرت سیّدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ وَلَیۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰی ۚ وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ (پ ۳ آل عمران ۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے ربّ یہ تو میں نے لڑکی جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔

ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے

یا اللہ عزوجل! تیرا کروڑ ہا کروڑ شکر کہ تو نے مجھے عظیم نعمت عطا فرمائی۔ یا اللہ عزوجل! اس کی پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما، یا اللہ عزوجل تو اسے اپنا اطاعت

گزارا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار بنا، یا اللہ عزوجل! تو اس کو متقی پرہیز گار اور مخلص عاشق رسول بنا۔ یا اللہ عزوجل تو اسے سنتوں کا مبلغ بنا، یا اللہ عزوجل اسے درازی عمر بالخیر عطا فرما، یا اللہ عزوجل! اسے ایمان کی حالت (Condition) میں شہادت کی موت نصیب فرما۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

عظیم ماں

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمتہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں۔ ان شاء اللہ عزوجل میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا اور یہ دعا بھی کرتیں تمہارا نام سردار ہی اللہ تعالیٰ تجھے دین ودنیا کا سردار بنائے۔ اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم با مسمیٰ بنادیا۔

(حیات محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰)

بعض ماں باپ یہ جاننے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اس کے لئے الٹرا ساؤنڈ بھی کرواڈالتے ہیں پھر اپنی خواہش کے برعکس نتیجہ نکلنے پر معاذ اللہ عزوجل خصوصاً بیٹی ہونے کی صورت میں حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یوں اپنے بدترین جاہل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ جتنی بھی سائنسی تحقیقات ہوتی ہیں ان کی بنیاد گمان پر ہوتی ہے۔ انہیں کسی بھی طرح سے یقینی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بتایا گیا۔ حقیقت اس کے برعکس ہو۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

اولاد کے سلسلے میں رضائے الٰہی عزوجل پر راضی رہنے میں ہی عافیت ہے، ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی پیدائش پر اس کی ماں سے ناروا سلوک کرنے کی بنا پر رب تعالیٰ کی

ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے اس ضمن میں ایک عبرت ناک سچا واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی ۵ بچیاں تھیں۔ چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا۔ کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جنا تو میں تجھے نومولود بچی سمیت قتل کردوں گا۔ رمضان المبارک کی تیسری شب پھر بچی ہی کی ولادت ہوئی صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخ وپکار کی پرواہ کئے بغیر اس بے رحم باپ نے معاذ اللہ عزوجل اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر ککر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریشر ککر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچالیا گیا اور غالباً اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔

(الامان والحفیظ) (زلزلہ اور اس کے اسباب، از امیر اہلسنت مدظلہ العالی ص ۵۱)

اس کے برعکس نیکیوں میں مشغول ہو جانے والوں پر رحمت الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہوتی ہے چند بہاریں ملاحظہ ہوں۔

اولاد نرینہ مل گئی

پیاری اسلامی بہنو! ایک اسلامی بھائی کی دو بیٹیاں تھیں وہ اولاد نرینہ سے محروم ہونے کی وجہ سے افسردہ رہا کرتے تھے ان کی بچیوں کی امی پھر امید سے تھیں کسی اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں ۳۰ دن کے لئے سفر اختیار کیا کہ اس کی برکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہو۔ اللہ عزوجل کی شان دیکھئے کہ ابھی تیس دن پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹے کی ولادت کی خوشخبری مل گئی۔ جب وہ رہ خدا عزوجل میں تیس دن کے سفر کے بعد گھر لوٹے تو عجیب منظر تھا گھر میں خوشی ہی خوشی سے جھوم رہی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں مدنی مُنا اور ان کے چہرے پر جگمگاتی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا ہوا تھا۔

ان کا دیوانہ عمامہ اور زلف و ریش میں!
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار!

(دعوت اسلامی کی بہاریں قسط اوّل ص ۵)

پیدائش پر ردعمل

پیاری اسلامی بہنو! بیٹا پیدا ہو یا بیٹی، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے کہ بیٹا اللہ عزوجل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز واقربا کی طرف سے جس حسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے۔ محلے بھر میں میٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں۔ مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا۔ دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کی بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ ان روایات کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے چنانچہ حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں اے گھر والو! تم پر سلامی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں۔ اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں و کمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے۔ جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مدد

خدا عزوجل اُس کے شامل حال رہے گی۔

(مجمع الزوائد کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد الحدیث ۱۳۴۸۴، ج ۸، ص ۲۷۵)

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں، بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔

(مسند الفردوس للدیلمی، الحدیث ۷۵۵۶، ج ۲، ص ۴۱۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے کہ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۷۴۲۸، ج ۵، ص ۲۴۸)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی تین بیٹیاں ہوں۔ وہ ان کا خیال رکھے ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی اور دو ہوں تو؟ فرمایا اور دو ہوں تب بھی عرض کی گئی اگر ایک ہو تو؟ فرمایا اگر ایک ہو تو بھی۔ (المعجم الاوسط الحدیث ۲۱۹۹، ج ۴، ص ۳۴۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث ۲۶۲۹، ص ۱۴۱۴)

مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹیوں پر شفقت

حضرت سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہو جاتے۔ ان کے طرف متوجہ ہو جاتے، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں۔ آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چومتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، الحدیث ۵۲۱۷، ج ۴، ص ۴۵۴)

حضرت سیّدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلانِ نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں، جنگ بدر کے بعد حضور پُرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: **ھی افضل بناتی امیبت فی** یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تو نماز جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(شرح العلامۃ الزرقانی، باب فی ذکر اولادہ الکرام ج ۴، ص ۳۱۸، ماخوذاً)

حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ اپنی نواسی امامہ بنت ابو العاص کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انھیں اٹھا لیتے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب، باب رحمۃ الولد، الحدیث ۵۹۹۶، ج۴، ص۱۰۰)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی بیٹی پر شفقت

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ اے میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟ اور ازراہِ شفقت ان کے

(سنن ابی داؤد کتاب الادب، باب فی قبلۃ الخد، الحدیث ۵۲۲۲ ج ۴ ص ۴۵۵)

ایثار کرنے والی ماں

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر جس کو وہ خود کھانا چاہتی تھی، اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا۔ میں نے نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس ایثار کی وجہ سے اس

عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث ۲۶۳۰ ص ۱۴۱۵)

پیدائش کے بعد کرنے والے کام

پیاری اسلامی بہنو! اولاد پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ والے کاموں مثلاً ڈھول بجانے بھنگڑا ڈالنے اور میوزیکل پروگرام کرنے کی بجائے صدقہ وخیرات کیجئے اور شکرانے کے نوافل ادا کیجئے اجتماع ذکر ونعت کیجئے اور ان امور کو بھی سرانجام دیجئے۔

کان میں اذان

جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کام میں اذان واقامت کہی جائے کہ اس طرح ابتداء ہی سے بچے کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پہنچ جائے گا۔ اس طرح ایک مسلمان بچے کے لئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے اور بچے کی روح نورِ توحید سے منور ہوتی ہے اور اس کے دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، الحدیث ۱۵۱۹ ج ۳، ص ۱۷۳)

بچے کے کان میں اذان کہنے سے ان شاء اللہ عزوجل بلائیں دور ہوں گی۔

چنانچہ حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اسے بچے سے ام الصبیان کی بیماری دور رہتی ہے۔

(شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد والاھلین الحدیث ۸۶۱۹، ج ۶ ص ۳۹۰)

بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۴)

تحنیک (گھٹی دلوانا)

دورِ رسالت سراپا برکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں لاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھجور اپنے دہن اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تحنیک کہتے ہیں۔ یوں بچے کو لعاب دہن کی برکتیں بھی نصیب ہو جاتیں۔ چنانچہ ام المومنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کی بارگاہ اقدس میں میں لایا کرتے۔ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک فرمایا کر۔تے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک، الحدیث ۲۱۴۷، ص ۱۱۸۴)

حضرت سیّدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر

نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک گود میں رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چھوہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لعاب مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی پھر اس کے لئے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب العقیقہ، باب تسمیۃ المولود، الخ ج ۳، ص ۵۴۶)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ میں اس کو لے کر اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا نام ''ابراہیم'' رکھا اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔

(صحیح المسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحسنیک المولود۔۔۔ الخ الحدیث ۲۱۴۵، ص ۱۱۸۴)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو اسے لے کر خاتم المرسلین رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین سراج السالکین محبوب رب العلمین، جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں۔ میں نے عرض کی ''جی ہاں'' پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ

ڈال دیا اور بچہ چوسنے لگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے'' اور اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(صحیح المسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود الخ، الحدیث ۲۱۴۴، ص ۱۱۸۳)

انہی احادیث کی بناء پر مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صالح و متقی مسلمانوں سے تحنیک کرواتے ہیں اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے کی جاسکتی ہے۔

مفتی اعظم ہند کی تحنیک

پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مرشد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو پیدائش فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا، آپ بریلی تشریف لے جائیں کچھ دن بعد حضرت نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادہ اعلیٰ حضرت کو آغوش نوری میں ڈال لیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگشت مبارک مصطفیٰ رضا خان کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کردیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔

(تاریخ مشائخ قادریہ، ج ۲، ص ۲۴۷ ملخصا)

نام رکھنا، بال مونڈنا اور عقیقہ کرنا

پیاری اسلامی بہنو! ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے اور سر منڈانے کے وقت اس کا عقیقہ کیا جائے اور بالوں کا وزن کرکے چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۵۸، ج ۱، ص ۱۷۰)

کیسے نام رکھے جائیں؟

والدین کو چاہئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدان حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالک کائنات عزوجل کے حضور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء الحدیث ۴۹۴۸، ج ۴، ص ۳۷۴)

اس حدیث پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا کفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں۔ اس سے بدترین ذلت کیا ہوگی کہ مسلمان کی اولاد کو کل میدان محشر میں کفار کے ناموں سے پکارا جائے۔ والعیاذ باللہ

ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شرعیہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھنے سے احتراز کیا جائے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات مرتب ہوں گے۔

حضرت سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تفسیر الاسماء الحدیث ۴۹۵۰، ج ۴، ص ۳۷۴)

بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصول برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے۔ مثلاً ابوتراب (یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اپنے بچے کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان پر برے القابات نہ پڑ جائیں۔"

(کنز العمال، کتاب النکاح، باب السابع، الفصل الاول، الاکمال، الحدیث ۴۵۲۲۲، ج ۱۶، ص ۱۷۶)

مسئلہ

طٰہٰ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مقطعات قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

مسئلہ

عبد المصطفیٰ، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرف نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں بندہ اور غلام۔ اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو بالکل جائز ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶، ص ۲۱۳، ماخوذا)

مسئلہ

محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۴)

مسئلہ

جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

حضرت، سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بُرے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تغییر الاسماء الحدیث ۲۸۴۸، ج ۴، ص ۳۸)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پہلے برہ تھا۔ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے برہ سے بدل کر جویریہ رکھ دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن، الحدیث ۲۱۴۰، ص ۱۱۸۲)

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، الحدیث ۲۱۳۲، ص ۱۱۷۸)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں عبد اللہ وعبد الرحمٰن بہت اچھے نام ہیں (مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبد الرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے اسی طرح عبد الخالق کو خالق اور عبد المعبود کو معبود کہتے ہیں) اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے ایسی ناموں میں تغیر ہرگز نہ

کی جائے اور جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تغیر (Diminution) کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارشریعت حصہ ۱۶،ص ۲۱۱ ماخوذا)

نام محمد کی برکتیں

رحمت عالم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا قیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنزالعمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، الحدیث ۴۵۲۱۳، ج ۱۶،ص ۱۷۵)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصول برکت کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنزالعمال کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء الحدیث ۴۵۲۱۵، ج ۱۶،ص ۱۷۵)

امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ سرکار والاتبار، ہم بےکسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں برکت نہ ہوگی۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، ج ۱،ص ۲۷۵)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں محمد بہت پیارا نام ہے۔ اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے۔ اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تغیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہارشریعت حصہ ۱۵،ص ۱۵۴)

جب شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام محمد اور پکارنے کے لئے عرف رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہئے اس نام پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اس کی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔ (تاریخ بغداد، ج ۳، ص ۳۰۵)

حضرت ابوشعیب رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔

اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا

یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ ان شاء اللہ عزوجل لڑکا ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۲۹۰)

بال منڈوانا

پیاری اسلامی بہنو! بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون ملتے تھے۔ لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں

جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، اس بچہ کا سر منڈواتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الذبائح، باب عن الغلام شاتان وعن الجاریہ شاہ، الحدیث ۷۶۶۸، ج ۵، ص ۳۳۸)

ام المومنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک پھائے میں عقیقے کے جانور کا خون بھر لیتے۔ پھر جب بچے کا سر منڈا دیتے تو وہ خون بھرا پھایا اس کے سر پر رکھ دیتے اور اس کے سر کو عقیقے کے خون سے رنگ دیتے، یہ ایک جاہلانہ رسم تھی۔ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے) لگایا کرو۔

(الاحسان، بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاطعمۃ، باب العقیقہ، الحدیث ۵۲۸۴، ج ۷، ص ۳۵۵)

عقیقہ

پیاری اسلامی بہنو! بچے کی پیدائش اس کے والدین اور خاندان بھر کے لئے مسرت وشادمانی کا پیغام لاتی ہے بارگاہ الٰہی عزوجل میں اس نعمت کے شکر کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ بطور شکرانہ جانور ذبح کیا جائے۔ اسی کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۵، ص ۱۵۳)

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے چنانچہ حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدار رسالت محبوب ربّ العزت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا! بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو ہٹاؤ۔

(صحیح البخاری کتاب العقیقہ، باب اماطۃ الاذی عن الصبی فی العقیقہ، الحدیث ۱۵۱۸، ج ۳، ص ۵۴۸)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمتہ الرحمٰن فرماتے ہیں۔ جو بچہ قبل بلوغ مرگیا اور اس کا عقیقہ کردیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتوں دن سے پہلے مرگیا ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کریگا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج٢٠، ص٥٩٦)

عقیقہ کب کریں؟

عقیقہ کے لئے ساتواں دن بہتر ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے، اور اس کا سر منڈایا جائے۔

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب العقیقہ، بشاۃ الحدیث ١٥٢٧، ج٣، ص١٧٧)

اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں لیکن سات دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے اسے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اس سے پہلے والا دن جب ہی آئے گا ساتواں ہوگا۔ مثلاً ہفتے کو بچہ پیدا ہوا تو جمعتہ المبارک ساتواں دن کہلائے گا۔ علیٰ ھذا القیاس۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ١٥، ص١٥٤)

عقیقے کے جانور

حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے عقیقے کی قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسے دو بکریاں

اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے۔

(سنن ابی داوٗد کتاب الضحایا، باب العقیقہ، الحدیث ۲۸۴۱، ج ۳، ص ۱۴۳)

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدہ عائشہ الحدیث ۲۶۱۹۴، ج ۱۰، ص ۱۰۱)

عقیقے چند مسائل

(۱) عقیقہ کے جانور کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں اس کا گوشت فقراء اور رشتہ داروں میں کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا یا ان کو بطور ضیافت کھلایا جائے ہر طرح سے جائز ہے۔

(۲) لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کی طرف سے بکرا کیا گیا جب بھی حرج نہیں۔

(۳) گائے ذبح کرنے کی صورت میں لڑکے کے لئے دو حصے اور لڑکے کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔

(۴) گائے کی قربانی میں عقیقہ کرنے کے لئے حصہ ڈالا جا سکتا ہے۔

(۵) بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے چھری وغیرہ سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے۔ اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶) گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بہتر ہے کہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

(۷) گوشت کی تقسیم اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ سری پائے حجام کو اور ران دائی کو دینے کے بعد بقیہ گوشت کے تین حصے کرلیں۔ایک حصہ فقراء دوسرا عزیز رشتہ دار اور تیسرا حصہ گھر والے کھائیں۔

عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ، دادا دادی، اور نانا نانی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

عقیقے کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ چاہے تو خود استعمال کرے یا مساکین کو دے دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں خرچ کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۵ ص ۱۵۵)

مدینہ! مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنّت مدظلہ العالی کی تالیف عقیقے کے بارے میں سوال جواب کا مطالعہ کیجئے۔

بچے کا ختنہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار والا تبار، شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: فطرت پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا۔
(صحیح مسلم، باب خصال الفطرت الحدیث ۲۵۷ ص ۱۵۳)

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائر اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لئے اسے مسلمانی بھی کہا جاتا ہے ولادت کے سات دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔
(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثالث فی الختان، الاکمال محدث ۴۵۳۰۴ ج ۸ ص ۱۸۱)

مسئلہ

بچے کا ختنہ باپ خود بھی کرسکتا ہے (اگر حجام یا ڈاکٹر وغیرہ ختنہ کریں تو عورت

ان کے سامنے نہ آئے بلکہ بچے کو کوئی مرد پکڑے) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۲۰۴)

بچے کو اس کی ماں دودھ پلائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے!

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ (پ ۲ البقرہ ۲۳۳)

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔

بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین تحفہ ہے بوتل کا دودھ کبھی بھی اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتا اس لئے بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہئے شدید مجبوری کی صورت میں اسے کسی نیک عورت کا دودھ پلایا جائے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے۔

(الجامع الصغیر، الحدیث ۴۵۲۵، ص ۲۷۷)

دودھ پلانے کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کر دیا ہو۔ پھر جب وہ اس کو دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ اسکے کاندھے پر تھپکی دیتا اور کہتا ہے اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔ (یعنی اس کے گناہ بخش دیئے گئے اب دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے)۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثانی فی ترغیبات تخص بالنساء الحدیث ۴۵۱۵۲ ج ۱۶، ص ۱۷۱)

مسئلہ

زیادہ سے زیادہ دو سال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جا سکتا ہے

جب بچہ دو سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا ناجائز ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۷ ص ۲۹)

مسئلہ

بچوں کا نظر لگنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیّدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو ارشاد فرمایا اسے دعا و تعویز کراؤ اسے نظر بد لگی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام، استحباب الرقیۃ من العین، الخ، الحدیث ۲۱۹۷ ص ۱۲۰۶)

مسئلہ

بچوں یا بڑوں کو تعویز پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویز آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو بعض احادیث میں تعویز کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶ ص ۲۵۲ ردالمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس ج ۹ ص ۶۰۰)

تعویذات اسمائے الٰہی سے ہوتے ہیں ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا حضرت قدس سرہ نے فرمایا۔

''تو عجب گدھا ہے'' وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنتا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس نے فرمانے کا شاکی ہوا فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے گدھے کے نام کا اثر تم مشاہدہ کر لیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ

عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الحمد للہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں الحمد للہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت عیادت اور تسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور تادم تحریر ۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے ماہانہ سوا دو لاکھ اور سالانہ کم وبیش ۲۶ لاکھ سے زائد ''تعویذات'' و ''اوراد'' دیئے اور کم وبیش ۲۰ سے ۲۵ ہزار مکتوبات بھیجے جاتے ہیں ان میں E-mail کے جوابات بھی شامل ہیں الحمد للہ عزوجل ماہانہ ۲۵۰۰ سے زائد آن لائن استخارہ کی ترکیب بھی ہوتی ہے تعویذات عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ خوفناک بلا ''پراسرار کتا'' اور ''سینگوں والی دلہن'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتیں ہیں تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذات عطاریہ کے بستے (سٹال) سے تعویز حاصل کریں۔

مسئلہ

بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے کا یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ کتاب الطہارۃ ج ا ص ۴۶)

اس لئے کارپٹ وقالین پر بچے کو لٹاتے یا بٹھاتے وقت اس کے نیچے پلاسٹک شیٹ بچھا دی جائے کیونکہ ناپاک ہونے کی صورت میں ان کا پاک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مسئلہ

جن اعضاء کا چھپانا Cover ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں بہت چھوٹے بچے کے لئے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے پھر جب اور بڑا ہو جائے تو دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو اس کے لئے بالغ کا سا حکم ہے۔

(ردالمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس ج۹ ص۶۰۲)

گھٹنے نہ کھولنے پڑیں

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کم عمری میں جب پڑھنے کے لئے جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسم برسات میں بھر جاتا اس کو عبور کرنے کے لئے دیگر طلبہ اپنے کپڑے سمیٹ لیتے جس سے ان کے گھٹنے ننگے ہو جاتے چونکہ مرد کے اعضائے ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک ہیں لہٰذا آپ اپنے بڑے بھائی سے عرض کرتے "مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروا دیں" تا کہ آپ کو گھٹنے نہ کھولنے پڑیں۔

(حیات محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ص۳۵)

اپنے بچوں کو کسی پیر کامل کا مرید بنوا دیجئے

ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے اس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونے چاہئے۔ نیک اعمال پر

استقامت کے علاوہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی پیر کامل سے بیعت ہو جانا بھی ہے کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے چار شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

(۱) صحیح العقیدہ سنی ہو۔

(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل Proposition کتابوں سے نکال سکے۔

(۳) فاسقِ معلن نہ ہو (ایک بار گناہ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یعنی تین بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی اعلان کرے تو فاسق معلن ہے)۔

(۴) اس کا سلسلہ بیعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۳)

فی زمانہ جامع شرائط پیر کامل کا ملنا نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے۔ جو کسی کا مرید نہ ہو تو اسے چاہے کہ وہ اپنے بچوں سمیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت، امیر اہل سنت بانی، دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم علیہ، قطب، مدینہ میزبان مہمانان مدینہ، خلیفہ اعلیٰ حضرات حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جانشین قلب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی خلافتیں اور اجازت اسانید احادیث حاصل ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل اللہ عزوجل اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراھم ص ۱۹۱)

مرید ہونے کے لئے اپنا اور بیوی بچوں کا نام و پتہ اس پتے پر روانہ کر دیجئے آپ کو مرید بنالیا جائے گا۔ مکتب نمبر ۳ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ نزد پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

بچوں سے محبت کیجئے

بچوں کی دیرپا تعلیم و تربیت کے لئے ان سے ابتداء ہی سے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ یوں جب ماں کی مامتا اور شفقت پدری کی شیرینی گھول کر تعلیمات اسلام کا مشروب ان کے حلق میں انڈیلا جانے لگا تو وہ فوراً اسے ہضم کریں گے۔ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے الفرح کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔

(الجامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سراج السالکین جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کے کسی پہر نکلے نہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کی حتیٰ کہ بنی قنیقاع کے بازار میں پہنچے (وہاں سے واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی چھوٹے تھے) کے بارے میں دریافت فرمایا! سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں تھوڑی دیر روکے رکھا۔ میں نے سمجھا شاید انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ یعنی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں گلے لگالیا چوما اور کہا! اے اللہ عزوجل! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ (صحیح البخاری کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، لحدیث ۲۱۲۲ ج ۲ ص ۲۵)

حضرت سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سرخ رنگ کی دھاریوں والی قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے آئے۔ چونکہ بچے تھے صحیح طریقے سے چل نہیں سکتے تھے اس لئے کبھی گرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو منبر اقدس سے اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔

(جامع الترمذی، کتاب المناقب الی محمد بن علی بن ابی طالب الحدیث ۳۷۹۹، ج ۵، ص ۴۲۹)

بچے کو لوری دینا

بچے کو سلانے یا بہلانے کے لئے لوری دینے کا رواج عام ہے لیکن لوری دیتے وقت خیال رکھا جائے کہ یہ بے معانی کلمات پر مشتمل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی کلمہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمد یا نعت یا اولیائے کرام کی منقبت بچے کو سنائے جائے تو ثواب بھی ملے گا اور بچے کو نیند بھی آ جائے گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی محتاط عالم کا ہی کلام پڑھا جائے۔ مثلاً امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حدائق بخشش)، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا سیدن نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امیر اہلسنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ۔

مسئلہ

بچوں کو سلانے یا رونے سے باز رکھنے کے لئے افیون دینا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۱۹۸)

بچوں پر خرچ کیجئے

اپنے بچوں اور دیگر اہل خانہ پر دل کھول کر خرچ کیجئے اور بشارت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص (ناجائز اور مشتبہ چیز سے) بچنے کے لئے خود پر خرچ کرے گا۔ تو یہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی، اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا صدقہ ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی نفقۃ الرجل، الحدیث ۴۶۶۰، ج ۳، ص ۳۰۲)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرار قلب و سینہ صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا''۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۳۵، ج ۴، ص ۳۲۸)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، شاہ آدم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تو جتنا بھی خرچ کرتا تجھے اس کا اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا اجر ملے گا۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب رثی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الحدیث ۱۲۹۵، ج ۱، ص ۴۳۸)

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار والا تبار ہم بے کسوں کے مددگار شفیع روز شمار دو عالم کے مالک، مختار حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا خرچ کرنے کے اعتبار سے بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بھی جسے اپنے ساتھیوں پر راہ خدا عزوجل میں خرچ کر دیتا ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث ثوبان، الحدیث ۲۲۴۴۳، ج ۸، ص ۳۲۳)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ خاتم المرسلین ، جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال الخ، الحدیث ۹۹۵، ص ۴۹۹)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) حضور پاک سے سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس شخص سے پوچھا کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے اس نے عرض کی ''نہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا حضرت سیدنا نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور وہ درہم لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو۔ پھر اگر بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل وعیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر اور اگر قرابت داروں سے بھی بچ جائے ادھر اُدھر اپنے سامنے، دائیں بائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الابتداء فی النفقۃ بالنفس، الخ، الحدیث ۹۹۷، ص ۴۹۹)

مسئلہ

آدمی پر کم از کم اتنا کمانا فرض ہے جو اس کے لئے اس کے اہل وعیال کے

لئے ادائیگی فرض کے لئے اور انہیں کفالت کر سکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے۔۔ ماں باپ محتاج و تنگ دست ہوں تو انہیں بقدر کفایت کما کر دینا فرض ہے۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الکراہیۃ ، باب الخامس عشر فی الکسب ، ج ۵، ص ۳۴۸)

بچوں کو رزقِ حلال کھلائیے

پیاری اسلامی بہنو! اپنے گھر والوں کو رزقِ حلال کھلانے کا اتزام کیجئے۔ کہ اس کی ء بڑی برکتیں اور فضائل ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکرر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاش یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یہ اپنے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز وشبہ والی چیز سے) بچانے سے نکلا ہے تو بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخر کے لئے نکلا ہے تو بعر بہ سلطان کی راہ میں ہے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث ۲۸۲، ج ۱۹، ص ۱۲۹)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں۔ ''جو شخص لگاتار حلال کی روزی کماتا ہے اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں، ہونے دیتا، اللہ عزوجل اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے۔ اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں۔

(کیمیائے سعادت، باب اوّل، فضیلت طلب حلال، ج ۱، ص ۳۲۲)

حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ جو

دسویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا''۔

(شعیب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، الحدیث ۱۰۳۷۵، ج ۷، ص ۳۹۸)

تکمیل ضروریات اور آسائشوں کے حصول کے لئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے دنیا وآخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے جیسا کہ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہ ہو گا جو حرام میں پلا بڑھا ہے''۔

(سنن الدارمی، کتاب الرقاق، باب فی آل السمت، الحدیث ۲۷۷۶، ج ۲، ص ۴۰۹)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکی نور مجسم ، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سود کا ایک درہم جو انسان (اس کا سود ہونا) جانتے ہوئے کھائے، چھتیس بار زنا کرنے سے سخت تر ہے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث عبد اللہ بن حنظلہ الحدیث ۲۲۰۱۶، ج ۱۸، ص ۲۲۳)

تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا پن بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ آجائے تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر اس زمانہ میں آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔ اگر اس کے بیوی بچے نہ ہو تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی! ''یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دینے والے کاموں میں مصروف کر دے گا''۔

(الزہد الکبیر، الحدیث ۴۷۹، ص ۱۸۳)

احتیاط نبوی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (جبکہ ابھی بچے ہی تھے) ایک مرتبہ صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فوراً فرمایا (کخ کخ) یعنی منہ سے نکل کر پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم یعنی بنو ہاشم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

بچوں کو نیا پھل کھلایئے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے! ''یا الہیٰ عزوجل! ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت عطا فرما'' پھر وہ پھل وہاں موجود بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے''۔

(صحیح المسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ ودعاء النبی فیھا بالبرکۃ الحدیث ۱۳۷۳، ص ۱۳۷)

جب کوئی نیا پھل آئے تو اپنے بچوں کو کھلایئے کہ نئے کو نیا مناسب ہے پھل وغیرہ بانٹنے میں پہلے بیٹیوں کو دیجئے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی نئی چیز

لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہئے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت وشفقت کرے وہ خوف خدا عزوجل میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے خوش کرے گا''۔

(فردوس الاخبار، باب المیم، الحدیث ۵۸۳۰، ج۲، ص ۲۶۳)

بچے کی صحت کا خیال رکھئے

والدین کو چاہئے کہ بچوں کی اچھی صحت کے لئے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا صاف ستھرے گھر اور موسم کے مطابق آرام دہ لباس کا خیال رکھیں۔ان کے استعمال کی اشیاء کو جراثیم سے بچا کر رکھیں۔انہیں حفاظتی ٹیکے لگوائیں اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو کسی ماہر طبیب کی خدمت حاصل کریں۔حصول شفاء کے لئے اللہ عزوجل کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا چاہئے۔جیسا کہ حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے گئیں اور عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا بھانجا بیمار ہے''۔(یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔

(صحیح المسلم کتاب الفضائل۔باب اثبات خاتم النبوۃ، الحدیث ۲۳۴۴، ص ۱۲۷)

پیاری اسلامی بہنو! اگر کبھی آپ کی اولاد یا گھر کا کوئی اور فرد بیمار ہو جائے تو طبی علاج کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں شامل ہو کر اس کی صحت یابی کی دعا بھی کیجئے۔الحمد للہ عزوجل! راہِ خدا عزوجل میں عاشقان رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے شفایابی کے کئی واقعات ہیں۔روسا

ریں ملاحظہ ہوں۔

بینائی واپس آ گئی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری دامت برکاتھم العالیہ کے پاس ایک صاحب اپنے مُنے کو گود میں اٹھا کر دم کروانے کے لئے لائے اور بتایا کہ بچے کی بینائی چلے گئی ہے۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتھم العالیہ نے دم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور سفر پر جا کر دعا کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل کرم کرے گا۔ کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے مُنے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کیا اور سفر پر جا کر دعا مانگی تھی الحمدللہ عزوجل! میرے مُنے کی آنکھوں کی روشنی واپس آ چکی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، قسط اوّل، ص ۳)

علاج ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوسی کا بچہ کسی موذی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا علاج پاکستان میں نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو اسے بیروں ملک لے جاؤ۔ وہ بے چارہ غریب شخص بیرون ملک علاج کروانے کے لئے لاکھوں روپے کہاں سے لاتا۔ الغرض وہ اپنے لختِ جگر کی زندگی سے نا امید ہو گیا۔ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والا تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع قریب تھا۔ میں نے اسے اجتماع میں شرکت کر کے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔

چنانچہ وہ اپنے بیمار بچے کو بھی اجتماع میں لے گیا۔ اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔ الحمد للہ عزوجل بچہ بالکل تندرست ہو گیا۔ جب ڈاکٹروں نے بچہ کا دوبارہ معائنہ کیا تو حیران رہ گئے۔

(دعوت اسلامی کی بہاریں، حصہ اوّل، ص ۱۵)

زبان کھلنے کے بعد اللہ عزوجل کا نام سکھایئے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق و مالک اور رازق کا اسم ذات ''اللہ'' سکھانا چاہیے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ اس کی پاک وصاف زبان سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہلواؤ''۔

(شعیب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۴۹، ج ۶، ص ۳۶۷)

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ ''اللہ'' نکلے اور جب وہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذکر اللہ کرتے۔ چنانچہ جب ان کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ ''اللہ'' ہی بولا۔

تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحون رکن الحاج الحافظ المفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی مُنّی ان کی وفات کے وقت گیارہ ماہ کی تھی۔ جب مدنی مُنّی سے گھر کا کوئی فرد کہتا

کہ بولو بیٹی ''پاپا'' تو فرماتے! ''اس کو یوں نہ سکھائیے بلکہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ'' کہتے ہیں''۔ (مفتی دعوت اسلامی، ص۴۳)

بچے جب بولنا شروع کریں تو اس سے گفتگوں کے دوران صاف اور آسان چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کریں۔ بچے شروع شروع میں تتلا کر بولتے ہیں لیکن آپ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ اسی انداز کو اچھا سمجھنا شروع کریں اور ان کو یہ عادت بڑے ہو کر بھی باقی رہتی ہے۔

باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرائیے

جونہی بچہ گھر سے باہر نکلنے کے قابل ہو جائے تو اسے اس کے والد اور دادا اور چچا کا نام گلی یا محلے کا نام یاد کروا دیجئے تاکہ خوانخواستہ گم ہو جانے کی صورت میں اسے آسانی سے گھر پہچایا جاسکے۔ اگر آپ اس کام میں سستی کریں گے تو ہوسکتا ہے بچہ گم ہونے کی صورت میں جلدی نہ مل سکے کیونکہ جو شخص بھی اسے گھر پہنچانا چاہے گا وہ اس سے اس کا نام و پتہ پوچھے گا اور جواب میں بچہ اگر یہ کہے گا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں۔ اور اپنے گھر میں رہتا ہوں تو اس کے گھر بار کا کچھ پتا نہ چل سکے گا۔

ضروری عقائد سکھائیے

والدین کو چاہیے کہ جب ان کی اولاد سن شعور کو پہنچ جائے تو اسے اللہت عالیٰ فرستوں؟ آسمانی کتابوں، انبیاء کرام علیہم السلام، قیامت اور جنت و دوزخ کے بارے میں بتدریج عقائد سکھائیں بچے کو بتائیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہی ہمیں رزق (Livelihood) عطا فرماتا ہے۔ اسی نے زندگی دی ہے وہی موت دے گا۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ جسم، جگہ اور مکان سے پاک ہے (بعض ماں باپ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اپنے بچے کو آسمان کی طرف انگلی اٹھانا سکھاتے

ہیں ایسا نہ کیا جائے) وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ اولاد سے پاک ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جو کچھ ہو چکا ہے۔ جو ہو رہا ہے یا ہو گا وہ سب جانتا ہے۔ فرشتے اس کی نوری مخلوق ہیں جو اس کے حکم سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً بارش برسانا، ہوا چلانا، کسی کی روح نکالنا وغیرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں جن میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

(۱) تورت یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲) زبور یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) انجیل یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) قرآن کریم یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے اپنے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا جن کی مکمل تعداد وہی جانتا ہے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کو بھیجا۔ اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلیٰ شان عطا فرمائی ہے۔ قیامت سے مراد یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ آسمان و زمین سب تباہ ہو جائیں گے پھر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میدان محشر میں اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اپنے اعمال کا حساب دیں گے۔ پھر جس کے عمل اچھے ہوں گے اسے جنت ملے گی اور جس کے اعمال بُرے ہوں گے اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔ بچے کے ذہن میں جنت کا شوق اور جہنم کا خوف بٹھایئے اس سلسلے میں بچے کی سمجھ بوجھ کے مطابق انعامات جنت اور عذابات جہنم کی روایات سنایئے اور اسے بتایئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ

اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی میں زندگی بسر کی تو جہنم کا عذاب ہمارا منتظر ہوگا۔ والعیاذ باللہ!

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ اوّل)

حکایت

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔ آپ نے پوچھا اے مُنّے! تم کیوں رو رہے ہو؟ اس نے عرض کی میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا جب میں اس آیت پر پہنچا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم ۶)

"اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں"۔

تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔ آپ نے فرمایا: مُنّے! تم تو بہت چھوٹے ہو، تم جہنم میں نہیں جاؤ گے۔ وہ کہنے لگا۔ بابا جان آپ تو سمجھ دار ہیں کیا کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کے لئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں۔ وہ بزرگ اس ننھے مدنی کے اس انداز (Behaviour) کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے، یہ بچہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہئے۔

(درۃ الناصحین المجلس السابع واستون ص ۲۹۳)

بچے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ڈالئے

والدین کو چاہیئے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف واقعات وقتاً فوقتاً بچے کو سناتے رہیں تاکہ اس کے دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پروان چڑھتا چلا جائے۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں۔ ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس۔کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۴، ج ۱، ص ۱۵)

حضور پاک، سیاہ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان رحمت نشان ہے مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔

(الجامع الصغیر الحدیث ۱۴۰۶، ص ۸۷)

سید المبلغین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان جنت نشان ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بن فلاں نے آپ پر اس وقت درود پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی الدعاء وغیرہ، الحدیث ۱۷۲۹۱، ج ۱۰، ص ۲۵۱)

والدین کو چاہیئے کہ جب بھی نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام اقدس آئے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیں۔ اس کا ثبوت اس روایت

میں ہے کہ

حضرت سیدنا امام حسن المجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جو شخص موذن کو اشھد ان محمد الرسول اللہ کہتے سنے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدًا بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہو اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں۔ (المقاصد الحسنۃ تحت الحدیث ۱۰۲۱ ص ۳۹۰)

سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نور ایمان و سرور جان ہے۔ س لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق وشوق بیدار کریں۔

صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سکھائیے

اپنے اسلاف سے عقیدت ومحبت کا تعلق ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے دل میں صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عقیدت پیدا کریں اس کے لئے بچوں کو ان نفوس قدسیہ کی سیرت کے نورانی واقعات سنائیے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ اعتراض نہ بنانا۔ جس نے ان سے محبت رکھی تو اس نے مجھ سے محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، قریب

ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحدیث ۳۸۸۸، ج ۵، ص ۴۶۳)

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا! خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا۔ وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔

(المستدرک، کتاب معرفۃ الصحبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باب ومدنی ابی فی اہل بیتی الخ الحدیث ۴۷۷۴، ج ۴، ص ۱۳۲)

اولیاء کرام رحمھم اللہ کا ادب سکھایئے

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب سکھایئے اور ان کی پیروی کا ذہن بنایئے اپنے مقبول بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ ۱۱، یونس ۶۲)

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پہ نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے جو اللہ عزوجل کے کسی ولی سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عزوجل سے اعلان جنگ کر دیا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ اسلامۃ من الفتن الحدیث ۳۹۸۹، ج ۴، ص ۳۵۰)

لیکن یاد رکھئے! کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کیسا ہی عظیم ہو، احکام شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ داڑھی منڈانے، ایک مٹھی سے گھٹانے، گالیاں بکنے، گانے سننے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، نامحرم عورتوں کا ہاتھ پکڑنے والا اور دیگر اعلانیہ گناہ کرنے والا شخص کبھی ولی نہیں ہو سکتا بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستہ کی حاجت ان کو ہوتی ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں۔ ہم تو پہنچ

گئے۔ ایسوں کے بارے میں سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بے شک وہ سچ کہتے ہیں وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنم میں۔

(الواقیت والجواہر، مبحث السادس والعشرون، الجزء الاول ص ۲۰۶)

اپنے بچے کو قرآن پڑھائیے

قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل ودماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل اُن کا باطن بھی منور ہو جائے گا۔ معلم اعظم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اولاد کو تعلیم قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دینار میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا تو بروز قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی بناء پر اہل جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دُنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۶ ج ۱، ص ۴۰)

اگر بچے کا رجحان ہو تو اسے قرآن پاک بھی حفظ کروایئے اس کی فضیلت زیادہ ہے جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا تو اللہ تعالیٰ اس باپ کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا۔ پڑھ پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرمادے گا۔ یہاں تک کہ وہ پورا قرآن ختم کرے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۳۵، ج ۱، ص ۵۲۴)

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے ایسے صحیح العقیدہ

قاری صاحب کا انتخاب کریں۔ جو بچے کو درست مخارج سے قرآن پاک پڑھائیں کیونکہ قرآن پاک اتنی تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے کہ حرف دوسرے سے صحیح ممتاز ہو۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۵۳)

اس کے ساتھ ساتھ وہ قاری صاحب بچے کی تربیت میں والدین کے معاون بھی بنیں۔

مدرستہ المدینہ

پیاری اسلامی بہنو! الحمدللہ! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے زیر انتظام اندرون و بیرون ملک حفظ و ناظرہ کے ہزاروں مدارس بنام مدرستہ المدینہ قائم ہیں۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادم تحریر کم وبیش ۴۲،۰۰۰ ہزار مدنی مُنے اور مدنی مُنیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کی بہتر تربیت کے لئے اسے قریبی مدرستہ المدینہ میں داخل کروائیں۔

سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور اسے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیں تاکہ بچپن ہی سے ادائیگی نماز کی عادت پختہ ہو۔ بچے کو بالخصوص صبح سویرے اٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ مگر سردیوں میں بچے کو وضو کے لئے نیم گرم پانی مہیا کیجئے تاکہ وہ سرد پانی کی مشقت سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائے۔ بلکہ والد صاحب کو چاہئے کہ اسے مسجد میں اپنے ساتھ لے

جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کردیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا۔ اِدھر اُدھر نہیں بھاگنا۔ نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے جماعت کی سب سے آخر صف میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمت عملی کی بدولت بچے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

شاہ بنی آدم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بچوں کو سات سال کی عمر ہوجانے پر نماز سکھاؤ اور دس سال کے ہوجانے پر انہیں نماز کے معاملے پر مارو۔

(سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلوٰۃ، الحدیث ۴۰۷، ج ۱، ص ۴۱۶)

نماز کے عادی

جب محدث اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بچپن (Childhood) میں چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا شروع کردیا۔ (حیات محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۰)

روزہ رکھوایئے

نماز کی طرح بچے کو روزہ رکھنے کا بھی عادی بنایا جائے۔ اسے روزے کی مشق اس طرح کروائی جائے کہ پہلے اسے چند گھنٹے بھوکا رہنے کا ذہن دیا جائے۔ پھر بتدریج اس دورانئے کو بڑھایا جائے اور جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہوجائے تو اسے روزہ رکھوایا جائے لیکن اسے باور کروایا جائے کہ محض بھوک پیاس برداشت (Endurance) کرنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزے میں ہر بُرے کام سے بچنا چاہیے۔

روزہ کشائی

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمتہ

الرحمٰن کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں۔ کہ ''رمضان مبارک کا مقدس مہینہ ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے کاشانہ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے ایک محفوظ کمرے میں فیرینی کے پیالے جمانے کے لئے چنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور کے والد ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ کے پٹ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ اسے کھالو۔

آپ عرض کرتے ہیں میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟ ارشاد ہوتا ہے بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے لو کھالو۔ میں نے دروازہ بند کر دیا ہے۔ کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں۔ جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے یہ سنتے ہی حضور کے والد ماجد کی چشمانِ مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت ص ۸۷، مکتبہ نبویہ لاہور)

دینی تعلیم دلوائیے

پیاری اسلامی بہنو! اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کے لئے زیور علم دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرام بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے اعلیٰ

تعلیم کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور (Disable) ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دار العلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔ بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مطمح نظر محض دنیاوی مال و جاہ ہوتی ہے اُخروی مراتب کا حصول ان کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہئے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز و روزہ کے مسائل، دیگر فرائض و واجبات حلال و حرام، خرید و فروخت، اجارہ (یعنی اجرت پر خدمت لینے یا دینے) حقوق العباد وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔

اس کے بعد چاہیں تو وہ دنیاوی تعلیم جس سے احکام شرعیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، بھی دلائیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اسے درس نظامی (یعنی عالم کورس) کروائیں تاکہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائق تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو دین کا علم سکھائے۔ بطور ترغیب علم دین دیکھنے کے چند فضائل ملاحظہ ہوں۔

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارث انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوس قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ حاصل کرلیا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، الحدیث ۲۲۳، ج ۱، ص ۱۴۵)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(المعجم الاوسط، باب المیم، الحدیث ۵۷۲۲ ج ۴ ص ۲۰۴)

استاد کا انتخاب

ان شفاف آئینوں میں تقویٰ و پرہیز گاری کی نقش نگاری کرنے اور شیطان کی کاریگری سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم کے لئے ایسا استاد تلاش کیا جائے جو خوف خدا عزوجل اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیکر ہو مگر افسوس کہ فی زمانہ یہ اہم انتخاب بھی دنیاوی تقاضوں اور سہولتوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے۔ کہ اسلامی دنیا میں جتنے بھی لعل و جواہر پیدا ہوئے ان کی تعلیم و تربیت خداترس اور شریف النفس علماء و اساتذہ کے ہاتھوں ہوئی حدیث میں ہے۔

بے شک یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس سے دین حاصل کر رہا ہے۔

(کنز العمال کتاب العلم، الباب الثالث فی آدات العلم الحدیث ۲۹۲۶۰، ج ۱۰، ص ۱۰۵)

جامعۃ المدینہ

الحمدللہ عزوجل! دعوت اسلامی کے زیر انتظام کثیر جامعات بنام جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسب ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ) درس نظامی اور اسلامی بہنوں کو عالمہ کورس کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعات میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم وعمل کا پیکر بن کر نکلیں۔ آپ بھی اپنی اولاد کو علم وعمل

سکھانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں تعلیم دلوایئے۔

شوق علم

امام اہلسنّت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت نے بچپن میں کبھی پڑھنے میں نہیں کی، خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرنے، جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱،ص ۸۹)

آداب سکھایئے

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب ابر والعلہ، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث ۱۹۵۸، ج ۳،ص ۳۸۲)

اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان رحمت نشان ہے کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔

(سنن الترمذی، کتاب ابر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب اولد الحدیث ۱۹۵۹، ج ۳،ص ۳۸۳)

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو مختلف آداب سکھائیں۔ محفل کے آداب سکھائیں، سونے کے آداب سکھائیں جاگنے کے آداب سکھائیں۔ گفتگو کے آداب سکھائیں۔ میری پیاری اسلامی بہنو! اس طرح کی اچھی اور پاکیزہ سوچ ہمیں کہاں سے ملے گی دعوتِ اسلامی کے پیارے اور مہکے مدنی ماحول سے ملے گی۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو:

اگر آپ رضائے الٰہی کو پانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جایئے، اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ اس کی برکت سے آپ کا سینہ مدینہ بن جائے گا۔

الحمد للہ دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، خوش نصیب اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہی ہیں۔ آپ بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جایئے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنایئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نورانی سیرت اپنایئے اور دونوں جہانوں میں عزت پایئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت و ریاضت میں مصروف رکھے اور اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر کاربند رکھے۔

اٰمِیْنُ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

غریبوں کا حج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضیلت دورد پاک

۱۹۶۵ء کا واقعہ ہے کہ پاک بھارت جنگ کے دوران ہندوستان نے ضیاء کوٹ یعنی سیالکوٹ کے محاذ پر بڑا حملہ کیا، جس میں ٹینک، ٹینک شکن توپیں، بکتر بند گاڑیاں اور دیگر خود کار ہتھیار استعمال ہو رہے تھے، پاک فوج کے جرنل ایس اے زبیری نے بتایا، مجھے حکم ہوا کہ اللہ کا نام لے کر دشمن پر حملہ کر دو، بس میں اور میرے ساتھ صرف چار ٹینک لے کر حملے کے لئے بڑھے اور ہم سب بیک زبان اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنَا يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ کا ورد کر رہے تھے، ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دشمن کو کوئی پیچھے دھکیل رہا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے ہتھیار بے کار ہو گئے، اس کا غرور خاک میں مل گیا اور اللہ (عزوجل) کے حبیب پاک،

صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل کامیاب ہو گئے۔

میں قربان اس ادائے دستگیری پر میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدد کو آ گئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ واقعہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں، اُس وقت کے اخبارات ورسائل میں شائع ہوا،

غریبوں کا حج

زیارتِ والدین

ہم نے یہ عنوان سب سے پہلے اس لئے قائم کیا ہے کہ دور حاضرہ کا نوجوان ماں باپ کے نہ صرف حقوق کی ادائیگی سے محروم ہے بلکہ ان کی ایسی گت بناتا ہے کہ جسے دیکھ کر بدمعاش شرمائیں۔ ورنہ کم ازکم ان کی تحقیر وتذلیل صراحتہً یا کنایۃً کم ازکم ان سے طبع ورنہ دل میں زیادہ نہ سہی معمولی سی کراہت ونفرت تو کہیں نہیں گئی۔ اس موضوع پر فقیر کی مستقل تصنیف نعمۃ الداریں فی خدمۃ الوالدین کا مطالعہ کیجئے یہاں صرف یہ سوچیں کہ جن کی صرف زیارت یعنی ان کی خدمت میں حاضری اوران کے صرف چہرے کے دیکھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے تو ان کی باقی دیگر خدمات میں کتنا اجروثواب ہوگا۔

احادیث مبارکہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی نیکوکار کا بچہ یا بچی نہیں کہ وہ اپنے والدین کوشفقت کی نگاہ سے دیکھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے میں حج مبرور لکھ دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اگر چہ وہ ہر روز ایک سو مرتبہ مدینہ دیکھے فرمایا: ہاں اللہ سب سے بڑا اور

سب سے پاک ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۱)

انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص اپنے والدین کے چہرے کی طرف شفقت کی نظر سے نہیں دیکھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی ہر نظر کے بدلہ میں حج مقبول لکھ دیتا ہے۔

(جامع صغیر، ج ۲، ص ۱۵۰)

تشریح

ان میں دونوں کا بیک وقت ہونا ضروری نہیں نہ ہی دونوں کا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بھی زیارت کرے گا اسی طرح کا اجر وثواب پائے گا۔

بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ کسی کے ماں باپ دنوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نا فرمانی کرتا تھا ان کے لئے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔

نسائی و دارمی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ شفیع روز وشمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منان یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب خواری کی مداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

والدین کی طرف سے حج کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے وہ ان پر فرض ہونے والے حج کی ادائیگی کرتا ہے اور خود اس کے لئے بھی دس حجوں کا ثواب

ہے۔

(رواہ الدارمی فی السنن وفصفہ السیوطی فی الجامع الصغیرج ۲)

تشریح وتفصیل

یہ اپنے حج فرض کی ادائیگی کے بعد سے اور یہ حج بدل کا حکم بھی ہے کہ اگر ان پر حج فرض تھا اور ادا نہ کیا تو ان کی طرف سے حج بدل کرے ورنہ ایصال ثواب کے طور پر بھی۔ اگر وہ زندہ ہیں تو ان سے نقد دعائیں لے اگر وہ انتقال کر گئے ہیں تو حج کا ثواب ان کو قبر میں خوش کرے گا۔ تو وہ قبر میں دعائیں دیں گے جیسے احادیث مبارکہ میں ہے۔ اس طرح سے والدین کے مرنے کے بعد ان کے حقوق کی ادائیگی بھی کر سکے گا۔

طلب العلم

پیاری اسلامی بہنو! علم کی طلب اور اس کی تلاش بھی اس دور میں جوئے شیر لانے سے بھی زیادہ ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو گیا ہے کہ اس کے قدر دان تو قبروں میں چلے گئے لیکن پڑھنے والے اور اس کی طلب والے بھی پہلے تو ملتے نہیں اگر کچھ ہیں تو بادل ناخواستہ حالانکہ تلم وہ جوہر ہے کہ اس کی جتنی فضیلت وشرافت بیان کی جائے کم ہے۔

احادیث مبارکہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہ مدینہ قرار قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ علم دین کی طلب اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز، روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ (جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۵۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باعث نزول سکینہ، فیض

گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کی حالت میں صبح یا شام کو چلا وہ جنت میں ہے۔ (رواہ ابو نعیم فی الحلیہ جامع صغیر ص ۱۷۶ ج ۲)

اور شیخ عبد العزیز اس حدیث کو ان لفظوں میں نقل فرماتے ہیں جو شخص مسجد کی طرف صبح کے وقت چلے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ وہ علم دین سیکھے اور سکھائے گا تو اس کے لئے پورے حج کا ثواب ہے۔ (رواہ الطبرانی)

فضائل اسلامی علوم

پیاری اسلامی بہنو! علم سے مراد قرآن و حدیث و تفسیر اور فقہ اور وہ جو دین کے لئے مفید ہوں وہی مراد ہیں۔ کالج اسکولوں اور دوسرے دینوی فنون مراد نہیں ہیں۔ لیکن آج کل انگریز نے ذہنوں کو الٹ دیا کہ علوم اسلامیہ کی کوئی قدر و منزلت نہیں اور کالج اور اسکول کی تعلیم کو سر پر اٹھا رکھا ہے اس لئے گزارش ہے کہ علم کی فضیلت سے اسلامی علوم مراد ہیں ان کے فضائل بھی بے شمار ہیں اس پر علمائے کرام نے ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔

علمائے کرام کی مالی معاونت کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سلطان شیریں مقال، پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی عالم یا طالب علم کی امداد کرے اگرچہ کھانے کے ایک لقمہ سے یا کپڑے سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے یا ٹوٹی پھوٹی قلم سے یا کاغذ سے تو گویا اس نے ستر مرتبہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ اسے احد پہاڑ جتنا ثواب عطا فرماتا ہے اور ستر مقبول حجوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور گویا اس نے ستر نبیوں کو کھانا کھلایا اور اس کی زندگی کے باقی دنوں میں اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے اور اسے ایک ہزار نفل پڑھنے کے ثواب سے

زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۵۶)

تشریح و تفصیل

یہاں وہ علماء طلبہ مراد ہیں جو واقعی خدمت اسلام میں منہمک کہ وہ لمحہ بھر بھی اپنی ڈیوٹی سے فراغت نہیں پاتے۔ اگرچہ ایسے علماؤ طلبہ دورِ حاضرہ میں بظاہر نایاب ہیں لیکن ہیں ضرور۔ ایسے علماؤ طلبہ کی خدمت گذاری کے لئے مذکورہ بالا خدمت گذاری پر کثرت اجر وثواب کو عوام بلکہ علمائے کرام سے لگاؤ نہ رکھنے والے مبالغہ آرائی پر محمول کریں گے بلکہ بہت سے خدا ناترس لوگ اس پر ہنسی مذاق، ٹھٹھا مخول کرتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کے ذہنوں میں دینی علوم کی قدر و منزلت نہیں ورنہ وہ ایسا نہ کرتے۔

ایک مثال

انجینئر کو ہزاروں روپے اور مزدور کو چند ٹکے کیوں، یہ بظاہر ناانصافی ہے کہ مزدور بیچارہ بھوکا پیاسا سخت دھوپ میں سارا دن گارا اینٹ سر پر رکھ کر کمائے اور انجینئر صاحب تھوڑی دیر کے لئے تشریف لائے وہ بھی کار میں سوار کام سمجھا کر واپس پھر امن وچین سے آرام فرما رہے ہیں اس کا جواب یہی ملے گا۔ کہ اس کی یہ عزت افزائی اس کے فن کی وجہ سے ہے یہی ہم کہتے ہیں کہ علمائے اسلام کی اتنی بڑی فضیلتیں ان کے علمی جوہر کی وجہ سے ہیں۔

فضائل علمائے کرام

دنیا میں جنتی لوگ

سید المبلغین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو صبح وشام جائے

اس حال میں کہ وہ اپنے دین سکھانے میں مصروف ہو تو وہ جنت میں ہے۔

(ابو نعیم فی الحلیہ)

فرشتے پر بچھائیں

حضور پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس چیز کی رضا کے لئے جو وہ طلب کرتا ہے۔

(ابن عساکر)

باجماعت نماز کے لئے مسجد کو جانا

پیاری اسلامی بہنو! یہ عمل بھی دور حاضرہ میں کالعنقاء نہیں تو خال خال ضرور ہے پہلے تو نمازی نہیں ملتے، اگر کسی کو نماز پڑھنا قسمت میں ہے تو مسجد تک جانا گراں محسوس ہوتا ہے اور نماز باجماعت کی دولت تو پھر کسی اعلیٰ نصیبوں والے کو نصیب ہے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرض نماز باجماعت پڑھنے کے لئے چلے تو یہ حج کی طرح ہے اور جو نفل نماز پڑھنے کے لئے چلے تو یہ نفل عمرہ کی طرح ہے۔

ہر نماز باجماعت

احادیث مبارکہ

جو شخص باوضو فرض نماز کے لئے گھر سے نکلے اس کے لئے احرام باندھنے والے حاجی کے اجر جیسا اجر و ثواب ہے۔ (مشکوۃ صفحہ ۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جامع مسجد میں فرض نماز پڑھنا حج مبرور کے برابر ہے اور نفل نماز مقبول حج کے برابر ہے اور جامع مسجد میں ایک نماز

دوسری مسجدوں کی نماز پر پانچ سو درجہ فضیلت رکھتی ہے۔
(رواہ الطبرانی فی الاوسط، جامع الرضوی، ص ۳۲۳، صحیحہ السیوطی جامع صغیر ص ۵۱، ج ۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

تشریح وتفصیل

جب آدمی نماز پڑھتا ہے اور ثواب ہی کی نیت سے پڑھتا ہے تو معمولی سی بات ہے کہ گھر میں نہ پڑھے مسجد میں جا کر جماعت سے پڑھ لے کہ نہ اس میں کچھ مشقت ہے اور نہ وقت اور اتنا بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کون شخص ایسا ہوگا جس کو ایک روپے کے ستائیس یا اٹھائیس روپے ملتے ہوں اور وہ ان کو چھوڑ دے مگر دین کی چیزوں میں اتنے بڑے نفع سے بھی بے توجہی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہوسکتی ہے کہ ہم لوگوں کو دین کی پرواہ نہیں۔ اس کا نفع ہم لوگوں کی نگاہ میں نفع نہیں۔ دنیا کی تجارت جس میں ایک آنہ دو آنہ فی روپیہ نفع ملتا ہے اس کے پیچھے دن بھر خاک چھانتے ہیں۔ آخرت کی تجارت جس میں ستائیس گناہ نفع ہے اس سے غافل ہیں۔

تمام اسلامی بہنیں اپنے بھائیوں اور والد صاحب کو جماعت سے نماز کی دعوت دیں۔

نماز جمعۃ المبارک

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، روایت ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی نماز مساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔ (رواہ ابن عساکر، جامع صغیر: ص ۱۴۵، ج ۱)

تشریح وتفصیل

پیاری اسلامی بہنو! نماز جمعہ صرف حج ہی نہیں بلکہ یہ دن مسلمانوں کے لئے عید

کا دن ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم اس دن کو دوسرے دنوں کی طرح ضائع کر دیتے ہیں۔ قیامت کے دن اس کے فضائل جب سامنے آئیں گے تو پچھتائیں گے لیکن اس دن کا پچھتاوا کام نہ آئے گا۔ اسی لئے لازم ہے کہ جمعہ کے دن ہم عبادات میں مصروف رہیں۔ چند عبادات فقیر عرض کرتی ہے۔

(۱) کثرتِ درود شریف رات کو بھی اور دن کو بھی۔

(۲) صلوٰۃ التسبیح (کتابوں میں اس کا طریقہ درج ہے ورنہ کسی عالم دین سے سمجھ لیں۔

(۳) زیارات قبور والدین اور بزرگانِ دین۔

(۴) نیک لوگوں کی ملاقات اور اپنے عزیز و اقارب کی خبر گری۔

(۵) صدقہ و خیرات فقراء و مساکین کے گھروں میں جا کر پہنچانا وغیرہ۔

ایک مخصوص درود شریف پڑھنا

دلائل الخیرات شریف میں ایک مخصوص درود شریف ہے اس کے بارے میں صاحب دلائل الخیرات لکھتے ہیں۔

نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف ایک دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔

پھر آگے صاحب دلائل الخیرات لکھتے ہیں یہ ثواب اس شخص کے لئے ہے جو اس درود شریف کو ہر جمعہ کے دن پڑھے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

تشریح و تفصیل

امام محمد مہدی فاسی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ یعنی صاحب دلائل الخیرات کا اس درود شریف کو ہر جمعہ کے دن پڑھنے سے مقید کرنا ان کے اپنے فہم کی بناء پر ہے

ورنہ کسی بھی وقت میں اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھنے سے حج مقبول کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ (مطالع المسرات، ص۳۴۰) واللہ اعلم

کسی بھی وقت میں درود شریف پڑھنا

پیاری اسلامی بہنو! شیخ عبد الرحمٰن منصوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ میں نے کتاب القول البدیع میں یہ حدیث دیکھی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب سے مروی ہے کہ تاجدار رسالت شہنشاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فرض حج کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو اس کا یہ جہاد چار سو حج کے ساتھ لکھا جاتا ہے یہ سن کر ان لوگوں کے دل ٹوٹ گئے جو جہاد نہیں کر سکتے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے میں اس کے درود شریف کو ان چار سو جہادوں کے ہمراہ لکھوں گا جن میں سے ہر ایک کے ہمراہ چار سو حج ہوں گے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۵، ج ۲)

حج کا ثواب اور مزید فضائل یٰسین شریف

پیارے اسلامی بہنو! سورۂ یٰسین شریف کے فضائل بھی بکثرت ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ جو روزانہ اس کی تلاوت کرنے گا اس پر سکرات الموت آسان ہوگی۔ اور مرنے والے پر نزع کے وقت سورۂ یٰسین پڑھی جائے تو اس پر نزع کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے اور حج ایک نہیں بیس حجوں کا اجر و ثواب نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تورات میں سورۂ یٰسین کا نام معمہ ہے عرض کیا گیا معمہ کا کیا معنی ہے؟ فرمایا یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی عام کرتی ہے اور اس کی دنیا کی مصیبت اور آخرت کا ڈر زائل کر دیتی ہے۔ جو شخص اسے تلاوت کرے اس کے

لئے یہ بیس حجوں کے برابر ہوتی ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۵۹، ج ۲)

زیارت مدینہ منورہ

علامہ سمہودی ''وفاء الوفا میں اور شیخ عبدالحق دہلوی'' جذب القلوب میں یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مکہ میں حج کرے پھر میری مسجد میں میرا قصد کرے تو اس کے لئے دو پاکیزہ حج ہیں۔

رمضان میں اعتکاف کرنا

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف دو حجوں اور دو عمروں جیسا ہے۔

(رواہ الطبرانی، الجامع الصغیر صفحہ ۴۵، ج ۱)

رمضان میں عمرہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم وصحیحہ السیوطی، جامع صغیر، ج ۲، ص ۶۶، مشکوۃ شریف، ج ۲، ص ۲۰۰)

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث ان لفظوں کے ساتھ مروی ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی طرح ہے''۔

(رواہ سمویہ، صحیحہ السیوطی، جامع صغیر، ج ۲، ص ۶۶)

عاشورہ کا روزہ

پیاری اسلامی بہنو! نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ لکھ دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ص ۱۷۳، ج ۱)

اللہ کی راہ میں چلنا

حضرت ابومضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: البتہ اللہ کی راہ میں ایک بار سفر کرنا پچاس حجوں کے برابر ہے۔

(رواہ ابوالحسن الصیلقی فی الاربعین، الجامع الصغیر ص ۱۲۳، ج ۲)

تشریح و تفصیل

حق کی رضائے طلبی مدنظر ہو تو ہر نیک کام کے لئے چلنے سے مذکورہ بالا ثواب ملنے کی امید ہے مثلاً گھر سے چل کر مسجد کو آنا علم کے حصول کے لئے مدارس دینیہ کا رخ کرنا رشتہ داروں، عزیزوں کی ملاقات کو جانا وغیرہ وغیرہ اسی زمرہ میں ہیں۔ دعوت اسلامی کے مبلغین اور ان کے ساتھ چل کر نیکی کی باتیں سکھانے والے وغیرہ وغیرہ۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

حضرت مکحول سے مرسلا مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ میں ایک مرتبہ لڑائی لڑنا میرے نزدیک چالیس حجوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(رواہ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا، السیوطی فی الجامع الصغیر ص ۱۲۴، ج ۲)

مہمان کو کھانا کھلانا

حضور پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مہمان مومن کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک ہزار برکتیں اور ایک ہزار رحمتیں داخل ہوتی ہیں اور گھر والے کے لئے ہر اس لقمہ کے عوض میں جسے مہمان کھاتا ہے ایک حج اور ایک عمرہ لکھا جاتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ص ۲۱۶، ج ۱)

مسلمان کی حاجت روائی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے اس کے لئے اس شخص جیسا اجر ہے جو حج وعمرہ کرے۔

(رواہ الخطیب فی التاریخ فی الجامع الصغیر ص ۱۷۹، ج ۲)

پیاری اسلامی بہنو! حسب استطاعت ہر مسلمان بھائی کی جائز حاجت پورا کرنے کے بے شمار فضائل وفوائد ہیں۔

صبح وشام تسبیح پڑھنا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے وہ اس شخص جیسا ہے جس نے ایک سو حج کئے۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث غریب) (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۲، ج ۱)

غروب آفتاب کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا

شیخ عبدالرحمٰن منصوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو شخص آیت الکرسی کو غروب آفتاب کے وقت چالیس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چالیس حج کا ثواب لکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ص ۳۷، ج ۱)

میری اسلامی بہنو! اس طرح کی پاکیزہ سوچ ہمیں کہاں سے ملے گی دعوت اسلامی کے پیارے پیارے اور مہکے مہکے مدنی ماحول سے ملے گی۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو:

اگر آپ رضائے الٰہی کو پانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جائیے، اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ اس کی برکت سے آپ کا سینہ مدینہ بن جائے گا۔

الحمدللہ دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، خوش نصیب اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچارہی ہیں۔ آپ بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جائیے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنائیے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نورانی سیرت اپنائیے اور دونوں جہانوں میں عزت پائیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت و ریاضت میں مصروف رکھے اور اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر کاربند رکھے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

جھوٹ کی مذمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت دورد پاک

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک کاتب کا انتقال ہو گیا۔ میں نے (بعد وفات) اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ اُس نے کہا: مجھے بخش دیا گیا ہے، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ فرمایا: میری عادت تھی کہ جب بھی حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی لکھتا تو ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھتا تھا، اس پر اللہ عزوجل نے ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں ایسی بات کھٹکی۔

(دلائل الخیرات)

تعظیم جس نے کی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی
اللہ نے اُس پہ آتشِ دوزخ حرام کی

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ: صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

جھوٹ کی مذمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھا اس پر اللہ عزوجل دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد نمبر ا باب الصلوٰۃ علی النبی)

میری پیاری اسلامی بہنو! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا!

(۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرانا، (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا، (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا، (۴) اور جھوٹ بولنا ہیں۔

(جامع ترمذی جلد ا، ص ۶۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان چاروں باتوں میں سے ایک بات ہوگی۔ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اس کو چھوڑ دے۔

(۱) جب امام بنایا جائے تو خیانت کرے، (۲) جب بات کرے جھوٹ بولے، (۳) جب کسی سے کوئی عہد کرے تو عہد شکنی کرے، (۴) اور جب جھگڑا کرے تو بد زبانی کرے۔

(صحیح البخاری شریف ج ا، باب علامت المنافق)

میری پیاری بہنو! اس حدیث مبارکہ میں اور اس سے پہلی حدیث مبارکہ میں بھی دونوں حدیثوں میں جھوٹ کی مذمت بیان ہوئی ہے پہلی حدیث مبارکہ جو کہ حضرت

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ کو کبیرہ گناہ کہا ہے اور دوسری حدیث مبارکہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں جھوٹ کو منافق کی علامت میں شمار کیا ہے اور نفاق کی خصلت کہا بلاشبہ یہ خصلت یعنی جھوٹ بولنا ہرگز ہرگز مومن کی خصلت نہیں ہے تو نفاق کی خصلت ہے اگر یہ بھی نہیں تو کم ازکم کبیرہ گناہ تو حدیث کی رو سے ہے۔ لہٰذا جس طرح ایک مسلمان کفر وشرک اور تمام گناہ کبیرہ سے بچنا ضروری ہے اسی طرح ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جھوٹ جیسی برائی سے بچے اور دل سے برا جانے اور روزانہ ہونے والی گفتگو میں جھوٹ کو زبان پر نہ لائے یعنی جھوٹی بات نہ کہے اور نہ سنے کیونکہ ہمیں اپنی اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اس لئے اس سے بچنا چاہئے چنانچہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ میں چار خصلتیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون سی وہ شخص عرض گزار رہا۔ بدکار ہوں زنا کرتا ہوں، چوری کرتا ہوں، شراب پیتا ہوں، جھوٹ بولتا ہوں، ان میں سے جس ایک کو آپ فرمادیں میں آپ کی خاطر چھوڑ دوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ نہ بولا کرو چنانچہ اس نے وعدہ کیا کہ جھوٹ نہ بولوں گا۔ جب رات ہوئی تو اس کا دل شراب پینے کو کہہ رہا تھا پھر بدکاری کے لئے آمادہ ہوا تو اس کو خیال گزرا کہ صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھیں گے کہ تم نے رات کو شراب پی بدکاری کی ہے۔ اگر اقرار کروں گا تو شراب پینے اور زنا کرنے کی سزا ملے گی اگر انکار کروں گا تو وعدہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ سوچ کر دونوں بری خصلتوں سے باز آ گیا جب رات گزری تو چوری کے لئے گھر سے نکلنا چاہا۔ تو پھر اسی خیال سے کہ وعدہ ٹوٹ جائے گا۔ چوری سے باز رہا کہ صبح پوچھا گیا تو کیا کہوں گا اگر اقرار کرلیا تو ہاتھ کٹے گا اور اگر نہ کروں گا تو وعدہ خلافی

ہوگی۔ جب صبح ہوئی تو بارگاہِ نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہ بولنے سے اور سچائی اختیار نہ کرنے سے میری دوسری خصلتیں چھوٹ گئی یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے۔

(تفسیر عزیزی تفسیر سورۃ نون)

میری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جھوٹ تمام بُرے کاموں کی بنیاد ہے اس لئے جھوٹ سے بچنا چاہئے اسی لئے شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ

کسے راکہ نا داستی گشتت کار!
کجا روز محشر شود رست گار!
زنا راستی نیست کارے البتر!
از و گم شود نام نیک نام اے پسر!

جس کا جھوٹ ہی مشغلہ ہو وہ قیامت میں کب فلاح پانے والا ہوگا جھوٹ سے کوئی بُرا کام نہیں ہے اس سے نیک نامی گم ہوجاتی ہے اے دوست!

حضرت صفوان ابن سلیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ مومن بزدل ہوسکتا ہے فرمایا: ہاں پھر عرض کیا گیا مومن کنجوس ہوسکتا ہے فرمایا: ہاں پھر عرض کیا گیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے فرمایا: نہیں اللہ عزوجل ہمیں جھوٹ جیسی برائی سے بچائے۔ (آمین)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو:

اگر آپ رضائے الٰہی کو پانا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اپنے حلقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔ ان شاء اللہ اس کی برکت سے آپ کا سینہ مدینہ

بن جائے گا۔

الحمدللہ دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، خوش نصیب اسلامی بہنیں گھر گھر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچارہی ہیں۔ آپ بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جائیے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنائیے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نورانی سیرت اپنائیے اور دونوں جہانوں میں عزت پائیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادت وریاضت میں مصروف رکھے اور اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر کاربند رکھے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

ساتِ مہلک گناہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضیلت دورد پاک

انبیاء کے سالار، ہم غریبوں کے غمگسار، شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان خوشبودار ہے: جمعہ کے روز مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بے شک تم میں سے جب بھی کوئی درود شریف پڑھتا ہے اُس کے فارغ ہونے سے پہلے پہلے وہ درود میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ (فیضانِ سنت قدیم صفحہ ۲۰۶، بحوالہ جامع صغیر)

مومن پڑھتے رہو تم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ: صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کردیں والے کاموں سے بچو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، ایسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ نے حرام کیا سوائے حق کے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے روز پیٹھ پھیر جانا اور پاکدامن ایماندار و بے خبر عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیث بالا میں مذکور سات کام گناہ کبیرہ ہیں۔ شیخ ابو طالب مکی رحمۃ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے ان احادیث کو جمع کیا جن میں کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے تو میں نے یہ سترہ کام گناہ کبیرہ پائے۔

(۱) شرک، (۲) گناہ کا پختہ ارادہ، (۳) اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا، (۴) اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا، (۵) جھوٹی گواہی، (۶) پاکدامن پر زنا کا الزام، (۷) جھوٹی قسم اُٹھانا، (۸) جادو، (۹) زنا، (۱۰) شراب نوشی، (۱۱) یتیم کا مال کھانا، (۱۲) سود کھانا، (۱۳) لواطت، (۱۴) بغیر حق کے قتل کرنا، (۱۵) چوری، (۱۶) کفار سے لڑائی کے روز بھاگنا، (۱۷) والدین کی نافرمانی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کبیرہ گناہوں کی تعداد ستر کے قریب ہے۔

حدیث بالا میں مذکور سات مہلکات (ہلاک کردینے والے گناہوں) کی مختصر وضاحت۔

شرک

اے میری اسلامی بہنو! لفظ شرک کا لغوی معنیٰ حصہ داری ہے اور حصہ دار کو شریک

کہتے ہیں۔ شرح شریف میں شرک توحید کی ضد ہے توحید کا شرعی معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات اور عبادت کے مستحق ہونے میں یکتا ماننا اور شرک کا معنی شرعی ہے کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں یا عبادت کے حقدار ہونے میں حصہ دار بنانا۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات حقیقی آٹھ ہیں۔

(۱) زندہ یعنی موجود ہونا، (۲) علم، (۳) سننا، (۴) دیکھنا، (۵) ارادہ، (۶) کلام نفس، یعنی وہ کلام جو ارادے میں ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ زبان اور الفاظ سے پاک ہے، (۷) قدرت، (۸) تکوین یعنی عدم سے وجود میں لانا۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات غیر مخلوق ہے اور کسی کی محتاج نہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات بھی غیر مخلوق ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز مخلوق ہے اور تمام مخلوقات حتیٰ کہ انبیاء ورسل وملائکہ، کی صفات، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں۔ لہٰذا کوئی مخلوق ذات اور صفات میں اللہ تعالیٰ کی حصہ دار نہیں ہوسکتی۔

عقیدہ توحید وشکر کے بارے میں ایک ضروری وضاحت

اے میری اسلامی بہنو! عقیدہ توحید وشرک کا معنی یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو مانا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کو عطا کردہ صفات اور اختیارات کی نفی کی جائے بلکہ عقیدہ توحید وشرک کی اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کی صفات میں فرق واضح کیا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر مخلوق مستقل اور ذاتی ہیں۔ جبکہ مخلوق کی صفات اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں غیر مستقل ہیں اور مجازی وعطائی ہیں۔

عقیدہ توحید وشرک کے بارے میں ایک مغالطہ اور اس کا ازالہ

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا، حاجت روا، داتا (دینے والا) اور غوث (مددگار) ہے، لہٰذا کسی نبی ولی کو مشکل کشا، حاجت روا، داتا اور غوث ماننا درست

نہیں، بلکہ شرک وکفر ہے۔ اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بے اختیار پیدا نہیں کیا، بلکہ درجہ بدرجہ اختیارات عطا فرمائے ہیں اور انبیاء واولیاء اور ملائکہ کو تو بہت زیادہ کمالات واختیارات عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، نابیناؤں کو بینا کرنا اور ایسے ہی کئی ایک اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے اختیارات وکمالات قرآن پاک سے ثابت ہیں۔ احادیث مبارکہ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات واختیارات کے واقعات عجیبہ سے بھری پڑی ہیں۔

اے میری پیاری اسلامی بہنو! ان دلائل شرعیہ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مشکل کشا، حاجت روا، داتا اور غوث جیسے صفاتی اسماء سے پکارا جاتا ہے اور یہ قطعاً شرک نہیں بلکہ عطیات خداوندی پر ایمان کا اظہار ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھا اس کی ذاتی صفتیں ہیں، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سننے اور دیکھنے کی صفت ماننا شرک نہیں اسی طرح مشکل کشا، حاجت روا، داتا اور غوث ہونا اللہ تعالیٰ کی ذات صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان صفات کا اس کے پیارے بندوں میں پایا جانا قطعاً شرک نہیں بلکہ عین توحید ہے اور یہی عقیدہ صحابہ کرام اور صوفیاء اسلام سے ثابت ہے۔

کیا شیخ جیلانی کو غوث اعظم کہنا شرک ہے

کچھ لوگ عقیدہ توحید کی غلط تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں غوث اعظم صرف اللہ تعالیٰ ہے، لہٰذا حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث اعظم کہنا شرک وکفر ہے وغیرہ وغیرہ

اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ

اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ غوث کا معنی مدد یا مددگار لہٰذا غوث اعظم کا معنی سب سے بڑا ولی اللہ ہے اور تمام سلاسل روحانیہ کے اولیاء کا اتفاق ہے کہ امت مصطفیٰ کے سب سے بڑے ولی اللہ حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
اے میری معزز بہنو! اس وضاحت کے بعد واضح ہو گیا کہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث اعظم کہنے کا معنی یہ ہے کہ آپ اولیا کرام میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فارق اعظم کہا جاتا ہے، یا جیسا کہ ائمہ مجتہدین میں سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو امام اعظم کہا گیا ہے۔ اور تحریک پاکستان کے قائدین میں سے مسٹر محمد علی جناح کو قائداعظم کہا جاتا ہے، تو کیا اگر کوئی کہے کہ صدیق اکبر، فاروق اعظم، امام اعظم اور قائداعظم تو اللہ ہے؟ تو ایسے قائل کو جو جواب دیا جائے گا۔ وہی جواب غوث اعظم کے لفظ پر اعتراض کرنے والے کو دیا جائے گا۔ بلکہ میں کہوں گی! کہ جو الفاظ عرف میں بندگان خدا کے لئے بولے جاتے ہیں ان الفاظ کو خدا تعالیٰ کے لئے بولنا اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت سے نیچے لا کر بندوں کی صف میں لانے کے مترادف ہو گا جیسا کہ کوئی بیوقوف کہے۔ گورنر پنجاب فلاں نہیں بلکہ اللہ ہے، شاہ یمن فلاں نہیں بلکہ اللہ ہے صدر پاکستان فلاں نہیں بلکہ اللہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ

دوسرا موبقہ (ہلاک کردینے والا گناہ)

سحر (جادو) سے مراد ایسا ٹونا ہے۔ جس کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچانا یا کوئی ناجائز مقصد حاصل کرنا مقصد ہو۔ جادو اگر کسی کلمہ کفریہ کفریہ فعل پر مشتمل ہو تو بالاجماع کفر ہے اور ایسا جادوگر اور علم کے باوجود ایسے جادوگر سے ایسا جادو کروانے والا کفر کرتا

ہے بلکہ کافر ہے جادو سیکھنا بھی جائز نہیں البتہ کسی موذی جادوگر کے توڑ کے لئے ایسا جادو سیکھنا جو خلاف شرح کلمات وافعال پر مشتمل نہ ہو جائز ہے۔ جادو کے ذریعے کسی مسلمان کی جان، مال، اولاد اور عزت و آبرو کو نقصان پہنچانا سخت حرام ہے، بلکہ اسلامی ممالک کے اندر شہریت رکھنے والے یہود و نصاریٰ کے خلاف جادو کرنا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ کہ ذمیوں کی جان و مال کی حفاظت اہل اسلام پر لازم ہے۔

تیسرا موبقہ قتل نفس

میری اسلامی بہنو! کسی مسلمان کے قتل کو جائز سمجھ کر اسے ناحق قتل کر دینا کفر ہے جس کی سزا دائمی عذاب جہنم ہے۔ کسی مسلمان کے قتل کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہوئے اسے قتل کرنا یا کسی ذمی (اہل کتاب جو دار السلام کے شہری ہوں) کو جان بوجھ کر قتل کر دینا سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ البتہ حدود و قصاص میں قاضی اسلام کے فیصلے کے مطابق کسی مجرم کو قتل کرنا یا پھر اہل حرب اور باغیوں کے خلاف قتال میں کفار اور باغیوں کو قتل کرنا جائز ہے۔ قرآن و حدیث میں کفار اور باغیوں کو قتل کرنا جائز ہے۔ قرآن و حدیث میں ناحق قتل کو بہت بڑا فساد قرار دیا گیا ہے اور اس پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ حدیث پاک میں ہے! جو قاتل کی آدھے لفظ کے ساتھ امداد کرے اسے بھی جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اے میری بہنو! اس حدیث مبارکہ کی رو سے وکلاء کے لئے قاتل کا مقدمہ لڑنا جائز نہیں اور برادری اور دوست واحباب کو بھی قاتل کا ساتھ دینا جائز نہیں۔ کاش کہ لوگ اس حدیث پاک پر عمل کریں تا کہ قاتلوں کی حوصلہ شکنی ہو اور قتل و غارت کا خاتمہ ہو سکے۔

چوتھا موبقہ رِبا (سود)

کسی کو پیسہ دے کر اس کی عوض اصل رقم سے زائد رقم مقرر کر کے وصول کرنا۔ یا

دو ایسی چیزیں جو ہم جنس ہو اور وزن یا کیل کی جاتا ہوں کے لین دین میں زیادتی کرنا یا ادھار کرنا ''ربا'' یعنی سود ہے۔ قرآن وحدیث میں سود کو بہت بڑا گناہ قرار دے کر سخت حرام قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں سود خوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کا چیلنج کیا گیا ہے۔

اے میری بہنو! حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود کا حساب وکتاب لکھنے والے اور سودی کاروبار میں گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اس وقت دنیا میں افراط زر، مہنگائی اور تجارتی خساروں کی بڑی وجہ سود ہی ہے۔ یہ تو دنیاوی نقصان ہے اور آخرت میں جو دردناک عذاب ہے اللہ کی پناہ حدیث پاک میں ہے کہ شب معراج حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود خوروں کو جہنم میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے پیٹ بڑی بڑی کوٹھریوں کی طرح ہیں یہ لوگ جہنم میں پتھر اور تھوہر کے کانٹے کھا رہے ہیں۔ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ

پانچواں موبقہ یتیم کا مال کھانا

یتیم سے مراد وہ نابالغ ہے جس کا والد فوت ہو جائے۔ یتیم کا مال کھانے سے مراد کسی بھی ناجائز طریقہ سے یتیم کی مال سے فائدہ اُٹھانا ہے، ویسے تو شریعت اسلامیہ میں ہر خیانت حرام ہے۔ لیکن یتیم کے مال میں خیانت پر نہایت سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی یتیم پر ظلم کرتا ہے تو اس گناہ کی وجہ سے عرش معلیٰ کانپ جاتا ہے۔ اسلام میں یتیموں کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ہے۔ جو شخص کسی یتیم کے سر پر دست شفقت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کے نیچے آنے والے بالوں کی تعداد کے مطابق اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں ایک حدیث پاک میں ہے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ

بدسلوکی کی جاتی ہے۔

چھٹا موبقہ قتال کے روز بھاگ جانا

اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور کفار وفسادیوں کے فتنہ وفساد کو کچلنے کے لئے مسلمانوں پرتا روز قیامت قتال فرض کر دیا گیا ہے جب مسلمانوں کا امام قتال کا اعلان کر دے اور لڑائی کا وقت آ جائے تو مسلمانوں کو ڈٹ کر لڑنے کا حکم ہے۔ ایسی جنگ میں جان دینے والا شہید کا اعلیٰ درجہ پاتا ہے اور شہادت کی موت طبعی موت سے بدرجہ بہتر ہے اور شہید کے لاتعداد فضائل قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ میدان جنگ میں راہ عزیمت یہ ہے کہ مسلمان کو کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ لیکن اگر کفار کی تعداد دو گناہ سے زائد ہو اور فتح کو کوئی صورت نظر نہ آ رہی ہو تو دوبارہ تیاری کر کے قتال کرنے کی نیت سے پیچھے ہٹنے کی رخصت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ کہ صحابہ کرام کے ایک (سریہ چھوٹا شکر) نے جب دیکھا کہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے تو واپس لوٹ آئے، اہل مدینہ اس لشکر کو فراروں (یعنی بھاگ آنے والے) کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ فراروں نہیں کراروں (یعنی پلٹ کر حملہ کرنے والے) ہیں لیکن کفار کے تعداد دو گناہ یا کم ہونے کی صورت میں پیچھے ہٹنے کی قطعاً اجازت نہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

و ان یکن منکم یائة صابرة یقلبوا مائتین!

(القرآن، الانفال، آیۃ نمبر ۶۶)

اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر ضرور غالب آئیں گے۔

ساتواں موبقہ زنا کا جھوٹا الزام

حدیث میں پاکدامن عورتوں پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے کو ہلاک کرنے دینے

والا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن دیگر دلائل شرعیہ کی روشنی میں عورت کی طرح پاکدامن
مرد پر زنا کا الزام لگانا بھی سخت حرام ہے اور اس کی سزا بھی حد قذف ہے۔ حد قذف یہ
ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان مرد یا عورت پر زنا کا الزام لگائے اور چار عادل یعنی گواہ
پیش نہ کر سکے تو زنا کا الزام لگانے والے کو ۸۰ کوڑے لگائے جائیں گے اور تا زندگی وہ
کسی عدالت میں گواہی کے قابل نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا سزا مسلمان پر زنا کا جھوٹا
الزام لگانے والے کی ہے۔ لیکن اگر کسی کا فر مرد یا عورت پر جھوٹا زنا کا الزام لگایا تو
اگرچہ یہ ناجائز اور گناہ ہے لیکن ایسے شخص پر حد قذف نہیں لگائی جائے گی اور نہ ہی وہ
مردود الشہادۃ قرار پائے گا۔ اگر شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے تو حکم مختلف ہے
اس صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر شوہر چار عادل عینی گواہ پیش کر دے تو عورت کو
سنگسار کیا جائے گا کیوں کہ شادی شدہ، افراد، مسلمان، زانی کی سزا ایسی ہے اور اگر
شوہر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو شوہر پر حد قذف نہیں لگائی جائے گی بلکہ لعان کرایا جائے
گا۔

لعان کیا ہے

اے میری اسلامی بہنو! لعان یہ ہے کہ قاضی اسلام کی عدالت میں شوہر چار بار
اپنی بیوی کے زانیہ ہونے کی گواہی دے گا اور پانچویں بار کہے گا اگر وہ جھوٹ کہہ رہا
ہے تو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اس کے بعد قاضی ان دونوں میں تفریق (علیحدہ) کرا
دے گا۔ اگر تفریق کے بعد عورت اقرار کرے کہ الزام درست تھا تو اسے سنگسار کیا
جائے گا اور اگر مرد اقرار کرے کہ اس نے جھوٹا الزام لگایا تھا تو اس پر حد قذف لگائی
جائے گی۔ حد قذف کے بعد دونوں پھر سے نکاح کرنے کے مجاز ہوں گے۔

میری پیاری اسلامی بہنو! اس طرح کی پاکیزہ سوچ ہمیں کہاں سے ملے گی
دعوت اسلامی کے پیارے مدنی ماحول سے ملے گی۔

الحمد للہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کا سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں۔ آپ بھی ٦٣ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنایئے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْنُ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

دل کی سختی کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ!فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت دورد پاک

فضیلت درود پاک

شمس العارفین ، راحۃ العاشقین ، مراد المشتاقین، محبوب ربّ العالمین، حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان خوشبودار ہے: جس نے قرآن پڑھا اور اپنے پروردگار کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اُس نے خیر کو اپنی جگھوں سے تلاش کرلیا۔ (فیضان سنت قدیم صفحہ ۲۰۵ بحوالہ القول البدیع)

ثنا تیری کرتا ہے قرآں کے اندر خدائے دو عالم سلام علیکم
قیامت کے دن ساری مخلوق ہوگی تیرے زیرِ پرچم سلام علیکم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے دل کی سختی کی شکایت کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (رواہ احمد)

اے میری پیاری اسلامی بہنو! قسوۃ کے معنی دل کی سختی کے ہیں دل کی سختی ایک روحانی بیماری ہے۔ جب دل میں سختی پیدا ہو جاتی ہے تو دل سے رحم و شفقت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے اور آدمی بالکل بے رحم ہو جاتا ہے۔ اور جب انسان کا دل رحمٰن و مہربانی کے جذبہ سے خالی ہو جاتا ہے۔ تو آدمی بالکل ہی بدخلق، بلکہ انتہائی ظالم، وخون خوار اور درندوں کے مثل ہو جاتا ہے۔ اس کو نہ کسی پر رحم آتا ہے۔ نہ وہ کسی کے ساتھ مہربانی وشفقت کرتا ہے نہ کسی پر اس کو پیار آتا ہے۔ نہ کسی سے محبت و مروت کا برتاؤ کرتا ہے بلکہ ہر وقت ظلم و ستم پر کمر بستہ رہتا ہے یہاں تک کہ لوگوں پر ظلم و ستم ڈھانے میں اس کو خاص قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے اور انسانوں اور جانوروں کے دکھ درد اور ان کی مصیبتوں کو دیکھ کہ اس کو مسرت وخوشی حاصل ہوتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ قسوۃ (سخت دلی) کتنی خطرناک اور کس قدر مہلک بیماری ہے کہ اس کی نحوست سے انسان حسنِ اخلاق مروت، صلہ رحمی، نیک سلوک، کریمانہ برتاؤ، رحم وشفقت وغیرہ سینکڑوں بہترین خصلتوں کے محاسن وفضائل سے محروم ہو جاتا ہے اور تمام انسان بلکہ جانوروں تک کہ نگاہوں میں مردود و مبغوض اور قابل نفرت بن جاتا ہے اور خداوند قدوس کے دربار میں ظالم و جابر اور جفا کار اور ستم پیشہ قرار پا کر قابل لعنت بن جاتا ہے اور دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں سے محروم ہو کر گناہوں کا مجسمہ اور پاپ کا پتلا بن جاتا ہے اور وہ اس کے سوا اور کسی لائق نہیں رہتا کہ اس پر مخلوق خدا کی لعنتوں اور نفرتوں کی بے شما پھٹکار پڑتی ہے اور قہر الٰہی کی بجلیاں اس کے خرمن وجود کو سوخت کر کے اس کو تہس نہس کرتی رہیں اور وہ دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار ہو کر خرمان وخسران کے ایسے عمیق غار میں گر پڑے جہاں صلاح وفلاح کی روشنی بھی نہ پہنچ سکتی ہو اس لئے صحابہ کرام میں

سے ایک خیر پسند شخص نے جو اس قسوۃ (سخت دلی) کی بیماری میں گرفتار تھا دونوں عالم کے حکیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ شفاء میں حاضر ہو کر اس بیماری کا علاج پوچھا اور اپنی سخت دلی کی شکایت عرض کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بیماری کے دو علاج بتائے (۱) تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو، (۲) مسکین کو کھانا کھلاؤ، ان سے تمہاری سخت دل کی بیماری دور ہو جائے گی۔

مرض وعلاج میں مناسبت

اے میری پیاری بہنو! اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے اور مسکین کو کھانا کھلانے سے انسانوں کے دل کی سختی کیوں کر اور کیسے دور ہو جائے گی آخر ان دونوں کاموں کا دل کی سختی سے کیا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دنیا عالم اسباب ہے اور اس دنیا کی ہر چیز میں ایک خاص تاثیر ہے اور ہر چیز کی تاثیرات دوسری چیزوں میں اثر انداز ہوتی ہیں اور ہر چیز کسی نہ کسی چیز کا سبب بنتی ہے کیونکہ خلاق عالم نے ایک چیز کو دوسری چیز کا سبب بنا دیا ہے۔ اور ایک چیز کی تاثیر سے دوسری چیز عالم وجو میں آجایا کرتی ہے۔ مثلاً کسی کو کھٹا لمو کھاتے دیکھ کر سب کے منہ میں پانی آ جاتا ہے پیاز کاٹنے سے سب کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کسی آشوب چشم والے کی آنکھوں کی سرخی کو دیکھ کر سب کی آنکھوں میں سرخی آ جاتی ہے۔ کسی کو مکا دکھانے سے ''غضب ناک ہو جاتا ہے کسی کے آگے ہاتھ جوڑے سے وہ رحم دل ہو جاتا ہے یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوتا ہے اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب اسباب وجہات اور تاثیرات واثرات خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں جس کی علتوں اور حکمتوں کو بندہ کما حقہ نہیں سمجھ سکتا۔ پس یہی حال یہاں بھی ہے کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی تاثیر ہے کہ انسان کے قلب میں نرمی پیدا ہو کر اس کے دل کی سختی کی بیماری دُور ہو جاتی ہے۔ یا یوں کہہ لو کہ یتیم کے سر پر ہاتھ

پھیرنا اور مسکین کو کھانا کھلانا یہ دل کو نرم کرنے اور قلب کی سختی دور کرنے کا سبب ہیں کہ جب یتیم کے سر پر پھیرو گے اور مسکین کو کھانا کھلاؤ گی تو دل ضرور نرم ہو گا اور سخت دلی دور ہو جائے گی اس لئے یتیم کے سر پر پھیرنا اور مسکین کو کھلونا کھلانا سخت دلی کی بیماری کا شافی علاج ہے۔

سر پر ہاتھ پھیرنے سے کیا مراد ہے؟

میری پیاری اسلامی بہنو! یادرکھو کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلانے سے مراد ان دونوں پر ہر معاملہ جس رحم وشفقت کرنا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی یتیم کے سر پر جوتا بھی مارتا رہے اور ہاتھ بھی پھیرتا ہے اسی طرح مسکین کا گلا بھی گھونٹتا رہے اور کھانا بھی دکھلاتا رہے، تو اس کے ہرگز ہرگز اس کے دل کی سختی دور نہیں ہوسکتی۔ تو ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے جو رحم وشفقت کا ایک نشان ہے اور مسکین کو کھانا کھلائے جو حسن سلوک اور رحیمانہ برتاؤ کی ایک علامت ہے، خلاصہ کلام یہ ہے کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلائے یعنی ہمیشہ یتیم اور مسکین پر محبت وشفقت کرتا رہے اور ان دونوں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ وکریمانہ سلوک و برتاؤ کرے۔ تو اس کا یہ اثر ہو گا کہ اس کے دل کی سختی کا مرض دور ہو جائے گا اور رحم دلی پیدا ہو جائے گی۔

یتیم کے ساتھ حسن سلوک

اے میری اسلامی بہنو! یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ اور مشفقانہ سلوک کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے مسلمانوں میں سب سے اچھا اور بہترین وہ گھر ہے جس گھر میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بُرا اور بدترین وہ گھر ہے کہ جس میں کوئی

یتیم ہو اور اس کے ساتھ بدترین برتاؤ کیا جاتا ہو۔

(مشکوٰۃ شریف ج۲،ص۴۲۳)

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یتیموں کا ذکر کرتے ہوئے یوں اور ارشاد فرمایا: کسی یتیم بچی یا یتیم بچے کے ساتھ سلوک کرنے والا جنت میں میرے ساتھ رہے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ج۲ص۴۲۳)

مسکینوں کے ساتھ نیک برتاؤ

میرے اسلامی بہنو! مسکینوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور ان کو کھانا کھلانے اور کپڑا پہنانے کا کتنا بڑا اجر اور کتنا عظیم ثواب ہے؟ اس سلسلے میں بھی ایک حدیث پڑھ لو۔
حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ننگے کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو کسی کو کھلائے گا۔ اور جو کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا وہ شربت پلائے گا جس پر مہر لگی ہو گی۔

(مشکوٰۃ شریف ج۱،ص۱۹۹)

بہر حال ملت اسلامیہ کے یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ مشفقانہ سلوک اور کریمانہ برتاؤ یہ دل کی سختی کا ایک شافی علاج ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین عمل صالح بھی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اور حدیثوں میں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص طور فرمایا!

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

یتیم کو مت جھڑکیے اور مسلمان کو بھی مخاطب کر کے ارشاد فرمایا!

ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلمًا انما یاکلون فی بطونھم نارًا

جو لوگ یتیموں کا مال کھا ڈالتے ہیں اور درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں۔

دوسری جگہ یتیموں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والوں کے بارے میں مذامت کرتے ہوئے قرآن نے اعلان فرمایا:

فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ

جو شخص یتیموں کو دھکا دے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی رغبت نہ دلائے وہ ان لوگوں کے طریقے پر ہے جو قیامت کے منکر ہیں۔

یعنی یتیموں کو دھکا دینا اور مسکیوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا، یہ مسلمان کا طریقہ نہیں ہے بلکہ کافروں کا طریقہ ہے (نعوذ باللہ منہ)

اے میری میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

خلاصہ کام یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ ملت اسلامیہ کے یتیموں اور مسکینوں پر ہمیشہ نظر رحمت رکھے اور نہایت شفقت و محبت کے ساتھ ان لوگوں سے اچھے سے اچھا برتاؤ کرے۔ کاش! دور حاضر کے مسلمان اور ارشاد نبوی کو اپنا نمونہ عمل بنا کر اسلامی معاشرہ میں بہترین انقلاب پیدا کریں اور تعلیمات نبوت سے اقوام عالم کو متاثر کر کے ان کو دامن اسلام میں لا کر اسلام کا بول بالا کریں۔

الحمدللہ! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں

سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کی سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں۔ آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے۔ ان شاءاللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے ہے۔ ان شاءاللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاءاللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

قربِ الٰہی کا انمول نسخہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت دورد پاک

آقائے رحمت، حبیب ربّ العزت، مالک کوثر و جنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بابرکت ہے: سب دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے، اسی دن سیدنا آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو پیدا کیا گیا، اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، لہٰذا اس دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے وصال کے بعد درود پاک آپ تک کیسے پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا: اللہ (عزوجل) نے انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل الجمعہ، جلد ۱، صفحہ ۳۹۱، رقم الحدیث ۱۰۴۷)

معلوم ہوا کہ مکی مدنی سلطان، رحمت دو جہان، رسول ذیشان صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اپنے مزار پر انوار میں بہ نفس نفیس زندہ و تابندہ ہیں، انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے اجسام کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔

اے میری پیاری اسلامی بہنو! کنز العمال کی یہ تفصیلی حدیث مبارکہ تقرب الٰہی کا انمول نسخہ اور دینوی واُخروی فوز وفلاح کے لئے کامل ترین تحفہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس حدیث مبارکہ کے بارے میں حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالعباس المستغفری فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو حامد مصری سے طلب علم کی غرض سے مصر کا قصد کیا۔ اوران سے حضرت خالد بن ولید صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث سنانے کی درخواست کی، تو موصوف نے مجھے (ایام منہیہ کو چھوڑ کر) ایک سال تک روزے رکھنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ ان کے حکم پر میں نے ایک سال کے روزے رکھے جس کا مقصد ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنے کی غرض سے استاد محترم کے حکم پر عمل کرنا تھا۔ اور استاد صاحب کا یہ حکم دینے سے مقصد ان کا تزکیہ اور تطہیر تھا، تاکہ یہ شاگرد اس ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کو لینے کے قابل ہو سکے۔ کیونکہ جس نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں دو دو مہینے تک آگ نہیں جلی، ان کے ارشادات کو حاصل کرنا کوئی آسان کام تھوڑا ہی ہے اللہ اکبر! پھر ایک سال روزے رکھنے کے بعد میں دوبارہ ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے وہ حدیث پاک اپنی سند کے ساتھ جو ان کو یکے بعد دیگرے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تک مشائخ حدیث سے حاصل ہوئی تھی، پڑھائی فرمایا! کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں آپ سے دنیا و آخرت سے متعلق کچھ مسائل کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پوچھ جو تیرا جی چاہے۔ اس نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتا

ہوں کہ تمام لوگوں سے زیادہ علم والا بن جاؤں۔ (یعنی اپنے مقام یا اپنی جگہ کی نسبت سے) سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرا کر۔ تو سب لوگوں سے زیادہ علم والا ہو جائے گا۔ اس نے پھر عرض کیا۔ چاہتا ہوں کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤں۔ ارشاد فرمایا: قناعت اختیار کر تو سب سے بڑھ کر غنی ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں سے (یعنی اپنے ماحول کے تمام لوگوں سے) بہتر ہو جاؤں فرمایا: سب لوگوں میں بہتر وہ ہوتا ہے جو دوسرون کو نفع پہنچائے (یعنی بہتر آدمی کی تعریف یہ ہے) لہٰذا لوگوں کو نفع پہنچایا کر (تو خود بخود بہتر آدمی قرار پا جائے گا) عرض کیا چاہتا یہ ہوں کہ سب لوگوں سے زیادہ عدل و انصاف والا بن جاؤں فرمایا: لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کیا کر جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے، تو اس طرح تم دوسرے لوگوں کی نسبت سے زیادہ عدل والے ہو جاؤ گے۔ اس نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ بارگاہِ الٰہی میں دوسرے لوگوں کی نسبت سے زیادہ خاص فرد قرار پا جاؤں فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کر۔ (اس کی وجہ سے) بارگاہِ الٰہی میں دوسرے بندوں کی نسبت سے تو زیادہ خصوصیت والا قرار پا جائے گا اس نے پھر عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ نیکو کاروں میں سے ہو جاؤں فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کیا کر کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے، پھر اگر تصور کا یہ مقام تجھے حاصل نہ ہو جائے تو یقین رکھا کہ وہ ضرور تجھے دیکھ رہا ہے عرض کیا چاہتا ہوں کہ میرا ایمان کامل ہو جائے، فرمایا: اپنے اخلاق کو اچھا بناؤ تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا۔ اس آنے والے بندہ خدا نے پھر عرض کیا۔ چاہتا یہ ہوں کہ خدا تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں میں سے ہو جاؤں، فرمایا! اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ فرائض کو ادا کیا کر تو اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں کی صف میں شامل ہو جائے گا۔ اس نے پھر عرض کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اللہ سے ملاقات کروں ارشاد فرمایا کہ! جنابت کا

غسل (اس طرح بڑی احتیاط سے کیا کر تو فی الواقع صحیح طور پر) پاک صاف ہو جائے تو (اس احتیاطی عمل کی وجہ سے) قیامت کے دن تو اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا کہ تجھ پر کوئی گناہ نہ ہوگا اس نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن نور (روشنی) میں میرا حشر ہو! (اٹھایا جاؤں) فرمایا! کبھی کسی پر ظلم نہ کرنا تو قیامت کے دن نور میں تمہارا حشر ہوگا۔ (اٹھائے جاؤ گے اور تمہارا یہ مقصد نور بھی یوں حاصل ہو جائے گا) عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرا ربّ مجھ پر رحم فرمائے۔ ارشاد فرمایا: اپنے آپ پر اور اللہ کی دوسری مخلوق پر رحم کیا کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے گا عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ کم ہوں فرمایا: اللہ سے استغفار کیا کریوں تیرے گناہ کم ہو جائیں گے۔ اس نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگوں سے بزرگ قرار پاؤں فرمایا۔ اللہ کا کوئی شکوہ مخلوق سے نہ کیا کر تو لوگوں سے زیادہ بزرگ قرار پائے گا۔ اس نے پھر عرض کیا چاہتا ہوں کہ میری رزق و روزی میں وسعت ہو فرمایا (اس کا گر یہ ہے) کہ ہمیشہ باوضو رہا کر تو تیرے رزق میں وسعت ہو جائے گی۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں میں سے ہو جاؤں فرمایا: (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسندیدہ چیزوں (مرضیات الٰہی ورسولی) کو پسند کیا کر اور جس چیز سے اللہ اور اللہ کا رسول بغض رکھتے ہیں اس سے تو بھی بغض رکھا کر عرض کیا چاہتا ہوں کہ اللہ کی ناراضگی سے بچ جاؤں فرمایا کسی پر بھی غصہ نہ کیا کر (تو یوں تم بھی) اللہ کے غضب اور اس کی ناراضگی سے بچ جاؤ گے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میری دعا مستجاب (مقبول) ہو فرمایا: (اس کا گر یہ ہے کہ) حرام سے اجتناب کیا کر تیری دعا مستجاب ہوا کرے گی۔ اس نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے (یعنی میدان قیامت میں یا دنیا میں) اللہ مجھے رسوا نہ کرے فرمایا: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کرتا کہ تو لوگوں کی موجودگی میں رسوا نہ

ہو۔ عرض کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ میرے عیبوں کو چھپائے۔ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو اپنے مسلمان بھائیوں کی پردہ پوشی کیا کر اللہ تیری پردہ پوشی فرمائے گا۔ اس نے عرض کیا وہ کیا چیز ہے جو میرے گناہوں کو مٹا ڈالے؟ فرمایا: اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے آنسو بہانا اور جھکنا، عاجزی کرنا اور بیماریاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ کون سی نیکی اللہ کے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا: اچھا اخلاق، تواضع، بلا و آزمائش پر صبر کرنا اور قضا پر راضی ہونا، اللہ کے فیصلے اور تقدیر پر راضی رہنا اس نے عرض کیا کون سی برائی اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے؟ فرمایا: بدخلقی اور وہ حرص جس کے پیچھے آدمی چل پڑے اس نے عرض کیا! وہ کیا چیز ہے جو رحمٰن کے غضب کو ٹھہرا دے؟ نبی مکرم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپ کر صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا، اس نے عرض کیا وہ کیا شے ہے جو جہنم کی آگ کو بجھا دیتی ہے؟ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ یعنی فرضی روزوں کے علاوہ نفلی روزوں سے بھی آتش جہنم بجھ جایا کرتی ہے سبحان اللہ! حدیث مبارکہ کیا ہے؟ دین دنیا، اوّلو آخر کی کامیابی کا راز ہے خدا تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے اور اس پر عمل کو ہمارے لئے آسان سے آسان تر فرمائے۔ آمین

میری پیاری اسلامی بہنو! اس طرح کی اچھی سوچ ہمیں کہاں سے ملے گی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ملے گی۔

الحمدللہ! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر،

ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کی سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں۔ آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِيْنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

نامِ مصطفیٰ ﷺ کا مقام ومرتبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضیلت دورد پاک

حضرت سید محمد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب باقیات الصالحات میں لکھا ہے۔ میری والدہ ماجدہ نے بتایا کہ اُن کے والد محترم (یعنی میرے نانا جان) جن کا نام محمد عالم (رحمۃ اللہ علیہ) تھا، انہوں نے مجھے وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے اور مجھے غسل دے دیا جائے تو چھت سے ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا اُس رقعے کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ بعد وفات غسل دے کر فارغ ہوئے تو رقعہ گرا، جس پر لکھا تھا۔

هذه برائة محمد بن العالم بعلمه من النار۔

(یہ نجات کی چٹھی ہے محمد عالم کے لئے جنہیں اُن کے علم کے سبب بخش دیا گیا ہے)

اُس رقعے کی خاص بات یہ تھی کہ جس طرف سے بھی پڑھتے سیدھا ہی لکھا ہوا نظر آتا۔ میں نے والدہ ماجدہ سے پوچھا۔ کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: درود پاک کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

(سعادۃ الدارین ماخوذ من فیضانِ سنت صفحہ نمبر ۱۴۸)

میری اسلامی بہنو! اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت خاتم الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے چونکہ محبت کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے یاد کے انداز بھی مختلف ہوں گے بلکہ انوکھے اور نرالے ہوں گے۔ کبھی تو محبّ اپنے محبوب باکی یار ہی کی مالا کو جپتا رہتا ہے اور باقی ہر ماسوا کو بھول جاتا ہے بس ایک دعا ہر وقت اس کے لبوں پر مچلتی رہتی ہے۔

دل سے مرے ہر چیز کی ہو جائے فنا یاد
یا ربّ نہ رہے کچھ بھی مجھے اس کے سوا یاد

دن اس کے خیالات میں بسر ہوتا ہے اور رات کو اس کے سپنے بلکہ اس کی یاد اُسے اکیلا پا کر اس کے دروازے پر آ دستک دیتی ہے دن تیرے خیالاں وچ لنگدا راتیں سونواں تے تیرے سپنے نے تیری یاد بناں میرے چن سجناں جھڑا ساہ آیا اوہ حرام آیا اس کیفیت میں کوئی اُسے دیوانہ کہے یا پاگل کہتا رہے اُس کو اس سے کیا غرض؟ بلکہ اُس کا عندیہ یہ ہوتا ہے کہ

ایک ہمیں آوارہ کہنا کوئی بڑا الزام نہیں
دنیا والے دل والوں کو اور بہت کچھ کہتے ہیں

اس کی جو خوابوں کی دنیا بھی اسی سے بسی رہتی ہے تصورات کے تانے بانے بھی اس کی یاد سے بنے جاتے ہیں۔ اس کے باوصف وہ اپنی زبان کو اس قابل نہیں سمجھتا۔

اے میری اسلامی بہنو! اس محبّ کی بات رہی اپنی جگہ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ بتا؟ وہ کون سی ہستی ہے جس کے لئے تیرا دل دھڑکتا ہے؟ وہ کون ہے جو تیرے سپنوں کا راجا ہے؟ تیری پلکوں پہ اشکوں کے موتی کس کے ذکر سے مزید چمکنے لگتے ہیں؟ اس کا نام کیا ہے؟ ہں کہوں گا میرا محبوب وہ ہے جس کی خاطر کائنات تخلیق کی گئی؟ تاروں کی جھلملاہٹ، چاند کی ہاے، سورج، سوج کی کرنیں، قوس وقزح کی رنگینیاں، پتوں کی تالیاں، شاخوں کا وجد کناں رہنا، صبحوں کا مسکانا، شاموں کا سنوالا، راتوں کا کجلانا، کرنوں کا بل کھانا ہر لمحہ چڑیوں کی چہچاہٹ، اوس کے موتیوں کی ڈھلک، غرض ہر چیز، چرخ نیلی فام کا فیلاخم، جس کا جحرا بجالاتا ہے موذن کی اذانوں میں اسی کا نام، مکبر کی تکبیر میں اسی کے مقدس نام کی جھلک، نمازیوں کی نماز میں اس پر سلام، کائنات ارضی وسماوی کا ہر ذرہ جس کا مرہون منت ہے، اور خالق کائنات جل وعلیٰ اس پر درود پڑھتا ہے، نعت گویان ونعت خواناں کی تخیلات وعقیدت کا مرکز اسی کی ذات، مقررین کی تقریریں واعظین کے وعظ اسی کے پیارے نام سے شیریں بنتے ہیں۔

دکھی اسی کے نام کا واسطہ دے کر دکھوں سے نجات حاصل کرتے ہیں اگر کوئی پوچھے کہ اُس کا نام تو بتاؤ؟ تو میں کہتی ہوں کچھ لوگوں کا کہنا ہے چھوڑو جی! نام میں کیا رکھا ہے؟ تم شخصیت کی بات کرو۔ تم سیرت وکردار پر بات کرو۔ تو میں کہتا ہوں نہیں، ایسا نہیں، بلکہ جو میرا محبوب ہے، جس کا نام پوچھ رہے ہو اس کے تو نام ہی میں بھی بہت کچھ ہے، بلکہ سب کچھ ہے دونوں جہاں کی دولتیں، ثروتیں اور رعنائیاں صرف اسی محبوب کے نام سے عبارت ہیں، جو کچھ اس نام میں ہے اگر ساری کائنات کو سمیٹ کر رکھ دیا جائے تو اس کی قیمت اس کے ناک کا برابر پر کاہ کی بھی حیثیت نہ رکھے۔ آسمان کا کوئی ستارہ نہیں جو اس نام جیسا روشن ہو سمندروں کدی پہنائیوں میں ایسا کوئی گوہر نہیں جو اس نام سے زیادہ قیمتی ہو منجم حضرات نے تقدیر کائنات کو عوم وسیا

رگاں سے وابستہ کررکھا ہے، لیکن دنیا میں کوئی ایسا ستارہ یا سیارہ نہیں جس کی اپنی تقدیر خود اس کے نام سے وابستہ نہ ہو۔

اے میری اسلامی بہنو! اللہ کے بے حد نعمتیں ہیں اور اُن میں سے ہر نعمت ایسی کہ اُس کے بغیر زندگی کی رعنائیاں دم توڑنے لگیں، لیکن ابھی ایسا پھل حضرت انسان کے علم میں نہیں اور نہ ہی ابدالآباد تک آنے کا امکان ہے جو پھل اُس نام نامی اسم گرامی سے زیادہ شیریں ہو، میٹھا ہو، ارض وسماء میں جو چیز بھی حضرت انسان کی تخلیق کے لئے تخلیق ہوئی اس کی دو حیثیتیں ہیں وہ ہر چیز بیک وقت رحمت بھی ہے اور زحمت بھی مثلاً۔

پانی

پانی اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ دنیا کی ہر چیز اسی سے نشو ونما پاتی ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۔ ہر زندہ چیز کی زندگی اسی سے وابستہ ہے لیکن اگر یہی پانی سیلاب بلاخیز کی صورت میں اُمڈ آئے تو اس سے بڑھ کر کوئی زحمت نہیں عالی شان مکانات اور محلات چشم زدن میں زمین بوس کردے فصلیں غرق ہو جائیں، باغات تباہ وبرباد ہو جائیں زندگی معطل ہو جائے اور نظام مواسلات درہم برہم ہو جائے۔

ہوا

ہوا ایک ایسی نعمت جس کے بغیر ایک لمحہ زندہ رہنا محال، انسان، حیوان، چرند، پرند، نباتات، جمادات کی زندگی کے لئے اس کا وجود سراسر رحمت ہی رحمت لیکن اگر یہی ہوا طوفان، آندھی اور بگولے کی صورت اختیار کرلے تو ہر شخص الامان والحفیظ پکار اٹھے۔ پھر اس سے بڑھ کر اور زحمت کیا ہوگی۔

بجلی

بجلی نے دور حاضر میں بودوباش کو ایک نیا رنگ وروپ بخشا ہے، ٹیوبوں، بلبوں

اور قمقموں کی صورت میں اندھیروں کو اجالوں میں بدل دیا پنکھوں، موٹروں اور انجنوں کی صورت میں حرکت میں مزید برکت پیدا کی۔اب اس کے بغیر زندگی اندھیر ہو جائے۔لیکن یہی بجلی آسمان سے گرے تو ہر چیز نیست و نابود کر دے اس کے ننگے تار پہ ہاتھ لگ جائے تو سانس کی کچی ڈوری وفعتہً ٹوٹ جائے۔

اولاد

اولاد ایک ایسی نعمت ہے جس کی طلب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے بھی کی ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں جا بجا موجود ہے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام اور دیگر جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام نے اسی اولاد کے لئے خصوصی دعائیں مانگی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس نعمت کے عطا کرنے کو بھی بڑے پیارے انداز میں بیان کیا ہے اگر یہ نعمت اتنی بڑی اور عظیم نہ ہوتی تو خدا رسیدہ شخصیات اس کے حصول کے لئے خصوصی التجائیں نہ کرتیں۔میری پیاری بہنو! حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے کتنے بیٹے دیئے تھے؟ ان میں صرف ایک بیٹا حضرت یوسف علیہ السلام کچھ عرصہ کے لئے جدا ہوتے ہیں تو رو رو کر ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہتی ہے آخر وہ کیا بات ہے جو اس نعمت کے حصول پر بے چینی و بے قراری بڑھا جاتی ہے۔اس سوال کا جواب خود اس سوال کے اندر موجود ہے کہ یہ نعمت ہی ایسی ہے کہ دنیا میں اس کا کوئی متبادل نہیں۔پنجاب کی ثقافت کا قول ہے

دنیا وچ اک میوہ ڈِٹھا
جناں کچا اونا مٹھا

اور وہ میوہ سوائے اولاد اور کوئی نہیں، لیکن یہ اولاد جتنی بڑی نعمت ہے اتنی ہی بڑی زحمت بھی ہے اولاد صالح ہو۔نیک ہو فرمانبردار ہو، محبت اور خدمت کرنے

والے ہو تو اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں اگر خدانخواستہ یہی اولاد بدطینت ہو، بدسرشت ہو، ناکارہ فلائق ہو، نافرمان اور گستاخ ہو تو دنیا میں اس سے بڑی کر کوئی زحمت نہیں۔

اے میری اسلامی بہنو! اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کا تذکرہ کروں؟ جس نعمت پر بھی ہاتھ رکھو وہ جتنی بڑی نعمت ہوگی بصورت دیگر وہ اتنی بڑیء ہی زحمت بھی ہوگی۔ لیکن ربّ کعبہ کی قسم، میرا محبوب، میرا مطلوب، میرا مقصود، میری کائنات، میرا دین، میری آخرت، میرا ایمان، میری دنیا، میرے خواب، میری زندگی، جو اللہ تعالیٰ کی سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے، جس کے نام کی مالا جپنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے، جس کے نام کے بغیر مجھے کوئی وظیفہ بھاتا ہی نہیں، کوئی اس کا نام لے لے تو فرطِ جذبات سے آگے بڑھ کر ان کا منہ چوم لوں، جس کے نام سے میری جان اور ایمان تازہ ہے، اس کا نام اور اس کی ذات صرف رحمت ہی رحمت ہے اور ہر اعتبار سے رحمت ہے، اپنوں کے لئے غیروں کے لئے، اچھوں کے لئے، بروں کے لئے، کسی بھی دور کا کوئی بھی انسان، کوئی حیوان، اس کی رحمت سے محروم نہ رہا، نہ ہے اور نہ ہوگا، اسی کا نام میرا ورد، میرا وظیفہ، میری تسبیح کا ہر دانہ اسی کے نام۔

ٹھہرو ٹھہرو! پوچھتی ہو اس کا نام کیا ہے؟ سنو سنو! دل کے دریچے کھول لو، جذابات کی بھٹی تیز کر لو، ہمہ تن گوش ہو جاؤ، سر نیاز جھکا لو، میں نام لینے لگی ہوں ان کا نیاز مدنی سے سر جھکا لو درود پڑھ لو۔ سلام پڑھ لو۔ وہ رحمتوں کی پھوار آئی تم نے اپنی آنکھوں کے کٹورے پاکیزہ موتیوں سے بھر لیے ہیں؟ لبوں کو پاک کر لیا ہے؟ کیا اپنا سارا ماحول پاکیزہ تر کر لیا ہے؟ لوبان چھڑک لیا ہے؟ عطر و گلاب سے معطر کر لیا ہے؟ تو پھر سنو؟ وہ حامد ہیں، وہ محمود ہیں وہ محبوب ہیں، مطلوب ہیں، رحمت ہیں، راحت ہیں، مراد المشتاقین ہی، شفیع المذنبین ہیں، سراج السالکین ہیں، وہ دافع البلاء ہیں، وہ

دافع القحط والمرض ہیں، وہ شفیع ہیں وہ شرف آدمیت ہیں، وہ نسیم ہیں، جسم ہیں، وہ معراج انسانیت ہیں صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ واصحبہٖ وبارك وسلم ہاں ہاں! مجھے ان کا نام لینے سے پہلے صفاتی نام لینے کی حاجت ہے میری مجبوری ہے، میری ضرورت ہے اصل یہ سارے نام اوراس جیسے ہزاروں خوبصورت نام جو آثارو کتب مسرت میں محفوظ ہیں، وہ سارے کے سارے اسی ایک ذات کے نام ہیں، میری اسلامی بہنو! گلاب کو جس نام سے یاد کرو، وہ گلاب ہے، گلاب ہی رہے گا، کوئی کہے خوشبو ہے، سبحان اللہ! کوئی کہے مہک ہے، واہ کیا کہنا، کوئی کہے نزاکت ہے الحمدللہ! ان تمام رعنائیوں کے باوصف نام تو پھر نام ہے۔ کہتے ہیں شہنشاہ عربی سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک غلام اور وزیر حضرت ایاز رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کا نام اسی مقدس اور عظیم نام پر تھا جس نام کے حسین وجمیل ذکر کے لئے میرے قلم کی زبان ہزار بار بوسے لینے کو بے چین و بے قرار ہے، محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس غلام زادے کو اسی پیارے نام سے بلایا کرتے تھے اور بڑی محبت سے بلایا کرتے تھے، ایک دن نہ جانے کیا ہوا؟ انہوں نے اسے اسی پیارے نام سے بلانا چاہا، لیکن نہ بلا سکے، سوچنے لگے کیسے پکاروں؟ دل مین آئی، ایاز کا بیٹا، کہہ کر پکار لیتے ہیں، اس سے بھی تو وہی مراد ہوگا، آخرانہوں نے انسے ایاز کا بیٹا کہہ کر پکار ہی لیا۔ اے میری پیاری اسلامی بہنو! لیکن وہ بھی بڑے حساس تھے آ تو گئے لیکن سلطان معظم کے بلانے کا انداز پسند نہ آیا میرا نام اتنا خوبصورت، اتنا پیارا اتنا اجلا اور پھر میرا نام لینا پسند نہ کیا اور ایاز کا بیٹا کہہ کر بلایا اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ میں ایاز ہی کا بیٹا ہوں اور مجھے ان کا بیٹا ہونے پر فخر ہے۔ لیکن میرے نام سے بلانا تو مجھے ان کے بیٹے ہونے سے زیادہ عزیز ہے، سوچا کوئی خطا ایسی ضرور ہوگئی ہے جو وجہ ناگواری ہوا اور اسی ناکردہ لغزش پر نادم ہونے لگے، سوچتے سوچتے تھک گئے آخر کیا غلطی ہوئی جس کی جا کر معذرت

کروں؟ ادھر سلطان معظم کو بھی ان کی غیر حاضری کھٹکی، وہ تو انہیں جان سے بھی زیادہ عزیز تھا وہ جان جان کی غیر حاضری کیسے برداشت کرتے؟ ایاز سے پوچھا ایاز بیٹا کہاں ہے؟ وہ آبدیدہ ہوئے، عرض کیا آقا! جانے غلام سے کیا خطا ہوئی؟ اپ نے اسے اس کے نام سے نہیں بلایا بلکہ ایاز کا بیٹا کہہ کر یاد فرمایا تھا، حالانکہ اس کا نام آپ کو بھی بہت پسند تھا، سلطان معظم، محمود غزنوی رحمتہ نے کہا ایاز اس سے غلطی کوئی نہیں ہوئی دراصل وہ نام ہی اتنی عظمت والا ہے شان والا ہے اور اتنی قدر و منزلت والا ہے کہ اس نام کو میں نے کبھی بے وضو نہیں لیا۔ چونکہ اس وقت میں بے وضو تھا اس لئے اس مقدس، مطہر نام لینے سے محروم ہوا، اب میں باوضو ہوں اسے بلاؤ اب میں اس کو اسی پیارے نام سے بلاؤں گا۔

تمام عمر کے سجدوں کو غسل کرا دوں
چند قطرے جو پاؤں آب وضوئے رسول ﷺ

چلئے آیئے! میں بتاتی ہوں ان کا نام لینے سے پہلے اتنا اہتمام کیوں کرنا پڑتا ہے؟ اے میری اسلامی بہنو! آپ کا نام نامی اسم گرامی کلمہ طیبہ کا حصہ ہے اسی نام کا کلمہ پڑھ کر جہنمی جنتی بنتا ہے، غیر اپنے ہو جائے ہیں، معتوب محبوب بن جاتے ہیں، لیکن عشاق کا کہنا ہے کہ ان کا نام کلمہ طیبہ میں رکھنے میں بھی ایک خاص اہتمام کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس جس نے بھی ان کا نام لینا ہو پہلے ان کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنی زبان کو پاک کرے پھر ان کا مقدس نام لے، اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے ناں، اسے کس کی پرواہ؟ **اللّٰہ الصمد** جو ٹھہرا وہ کسی کا محتاج نہیں، وہ قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے، کس میں اتنی جرات؟ اسے کہے کہ اے پروردگار عالم! تو نے ایسا کیوں کیا؟

لیکن سوچو! اس بے نیاز و غیر محتاج خالق و مالک یکتا و بے ہمتا پروردگار کائنات

جل وعلیٰ نے نسل انسانی میں معراج انسانیت کا درجہ پانے والے انبیاء کرام کے جتنے بھی نام ہیں ان سب کو ان کے مالک نے ان کے اسی نام سے پکارا ہے جو نام ان کے والدین نے رکھا ہے، یا جو نام مبارک مصروف ومقبول عام ہوا۔ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلانا چاہا تو یا آدم کہہ دیا، آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا تو یا نوح سے خطاب سے فرمایا، جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس بے نیاز نے یا ابراھیم کہہ کر پکارا پتھروں سے پانی کے چشمے جاری کرنے والے، بلا واسطہ اپنے خالق و مالک سے ہمکلامی کا شرف پانے والے بھی یا موسیٰ سے خطاب کئے گئے، حسن کی دولت کو عام کرنے والے جنہیں دیکھ دیکھ کر زنان مصر اپنے ہاتھ کاٹ لیں، بھوک و افلاس کے مارے شرف دیدار پائیں تو تین تین ماہ تک دیکھنے والوں کے پیٹ کی بھوک ختم ہو جائے، انہیں بھی یا یوسف کہہ کر بلایا،، بلکہ یہ کہا جائے تو بہتر ہے کلہ دنیا میں ہر وہ حسن جس سے کسی کو عروج ملا اس کو ان سراپا اقدس ہستیوں کے طفیل ملا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان عزت مآب ہستیوں کو ان کے اسی نام سے ان کو یاد فرمایا، جس نام سے ان کے والدین ان کو بلاتے تھے یا عام زمانہ انہیں جس نام سے یاد کرتا تھا ہاں ہاں! جب میرے آقا کریم آقا، میرے مولا، میرے ہادی اور میرے محبوب جن کا نام ہی میرے لئے راحت جان ہے، سکون ہے، آرام ہے، ایمان ہے، جب ان کی بات آئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس نام سے اس انداز میں نہیں بلایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے دوسرے نفوس قدسیہ کو بلایا۔ بلکہ جب بھی پکارا آواز دی، بلایا تو بڑے خوبصورت اور حسین لقابات سے نواز کر بلایا قرآن پاک کے تیس پاروں اور تیس پاروں کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات مبارکہ میں سے کسی ایک آیت مبارکہ میں بھی آپ کو نام لے کر نہیں بلایا بلکہ جو ان کی قربت پانے والے ہیں، جو ان پر جان نچھاور کرنے والے ہیں، ان سب کو بھی خصوصاً منع فرما دیا کہ اے میرے محبوب سے محبت کرنے والو! یہ

تمہارے ہی محبوب نہیں میرے بھی محبوب ہیں بے دھیانی میں بے تکلفی یا عدم توجہ سے یا آداب محفل کا خیال رکھے بغیر نہ بلانا، بلکہ جب بھی ان کو بلانا مقصود ہو تو میری سنت ادا کرو، ان کو حسین و جمیل القابات سے پکارو، کبھی یا الرسول کہہ کر بلا لو۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ بھی کہہ سکتے ہو۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ بھی پکارا جا سکتا ہے یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ بھی خوبصورت لقب ہے، اور سنو! ذرا ادھر دھیان دو اور کان کھول کر سنو اگر تم نے ان آداب کا خیال نہ رکھا، بلکہ جیسے منہ میں آیا نام لے لیا تو تم اپنی نمازوں، اپنے روزوں، زکوٰتوں، عبادتوں، ریاضتوں کے زعم میں نہ رہنا، ایک لمحہ بھی نہ گزرے گا، کہ تمہارے سارے نیک اعمال کی تختی یوں دھو دی جائے گی جیسے اس پر کچھ لکھا ہی نہ تھا۔ اے میری بہن! جب تم نے اپنے دل کو، محفل جان کو، خیالات و تصورات کو ان کی یاد سے آباد کر لیا ہے، ان کے ذکر سے پاک کر لیا ہے، اپنے ذہن اور فکر کی رسائی کی حد، ان کو مقرر کر لیا ہے، تصورات کی دنیا میں ان کو بسا لیا ہے دل کی دھڑکنیں ان کے نام سے منسوب کر لی ہی، کج کلاہی کے تمام کروفر کے بت توڑ کر سر عقیدت ان کے حضور جھکا لیا ہے زبان ان کی نعت پڑھنے میں لذت لینے لگی ہے، آپ نے ان پر درود پڑھ لیا ہے سلام عرض کر لیا ہے تو اگرچہ ادب کا تقاضا تو یہ ہے کہ میں بھی اور آپ بھی ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ ان کا نام لے سکیں، لیکن چونکہ ان کے نام کے سوا ہمارے پاس ہے بھی کیا؟ ہم جیسے بھی ہیں انہی کے ہیں ہم نالائق سہی، ناکارہ خلائق سہی، آخر نام تو انہیں کا لے لے کر جی رہے ہیں اس لئے میں ان کا نامی اسم گرامی لیتی ہوں، میں نام لینے لگی ان کا نیاز مندی سے سر جھکا لو، درود پڑھ لو! وہ رحمتوں کی پھوار آئی قسیم بھی وہ جسیم بھی وسیم بھی، وہ نسیم بھی، وہ شفیع اعظم مطاع مطلق کرم سے سے جھولی بھری ہوئی ہے محمد ان کا ہے نام نامی، امین عظمت بڑا گرامی ہے کتنا شیرین یہ نام پیارا، مٹھاس کتنی بھری ہوئی ہے، میرا ایک حبیب ہے جس کے تصور

میں گم رہنا میری زندگی کا نصب العین ہے اور اس کا اسم گرامی میرے دل کی گہرائیوں میں محفوظ ہے جب اس کی یاد آتی ہے تو دل بے قرار ہو جاتا ہے اور اگر اس کے بارے میں غور و فکر کرتی ہوں تو آنکھیں بے چین ہو جاتی ہیں۔

حضرت ملا علی قاری رحمتہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پر کبھی مکھی نہ بیٹھی تھی، آپ کا اسم گرام لفظ اللہ جل شانہ کی طرح غیر منقوط رکھا گیا کہ لفظ پر نقط مکھی کے مشابہ ہوتا ہے بدیں وجہ جسم ولباس دونوں پر کبھی مکھی نہ بیٹھی تھی۔

قسمت مجھے مل جائے بلال حبشی کی
دم عشق محمد میں نکل جائے تو اچھا ہے
مشکل جو آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
تیرا نام ہے ہر مرض کی دوا صل علیٰ محمد

اے ہمارے اللہ عزوجل! ہمیں حضور پُرنور، آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم عطا فرما آمین۔

الحمد للہ! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کی سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں۔

آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنایئے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

استاد کے حقوق اور آداب واحترام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

﴿فضیلت درود پاک﴾

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو، تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(مراۃ المناجیح سرح مشکوۃ المصابیح جلد دوم، صفحہ ۹۷ بحوالہ نسائی)

سبحان اللہ! رحمت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمتوں پہ قربان! ہم جہاں بھی ہوں، بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں درود وسلام پیش کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سماعت فرما لیتے ہیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو!

قرآن پاک گواہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے سینکڑوں میل سے اپنے پیارے، بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لباس کی خوشبو پالی، حضرت سیدنا سلیمان علیہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین میل

کی مسافت سے چیونٹی کی آواز سن لی۔ اسی طرح امام الانبیاء محبوب کبریاء علیہ التحیۃ و الثناء بھی دنیا بھر سے اپنے عاشقوں کے درود کو سماعت فرمالیتے ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو! علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کیونکہ علم بڑی دولت اور عظیم نعمت ہے علم دل کی زندگی اور آنکھوں کا نور ہے۔ علم ذریعہ معرفت الٰہی اور وصف الوہیت ہے علم اگر دنیاوی ہو تو انسان کائنات کو تسخیر کرتا ہے اور علم اگر دین کا ہو تو انسان معرفت ربانی اور عشق رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خزانے سمیٹتا ہے۔ پیاری بہنو! ملت اسلامیہ کو پہلا درس معلم کائنات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے آپ نے پڑھایا بھی سکھایا بھی اور سمجھایا بھی اور دلوں کو علم و معرفت اور حکمت و دانائی کے نور سے منور و روشن کر دیا۔ پھر درس و تدریس اور تعلم و تعلیم کا ایسا عظیم اور مبارک سلسلہ شروع ہوا کہ چودہ صدیاں گزر گئیں مگر یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے، قرآن مجید ہمارے علم و حکمت اور عقل و دانائی کی بنیاد اور مرکز و مربع ہے علم و حکمت کی ساری بہاریں اور ساری رعنائیاں اسی کے دم سے ہیں مگر افسوس کہ قرآن مجید پڑھانے والا، علم دین سکھانے والا، ہماری نظروں میں کچھ وقعت اور قدر و منزلت نہیں رکھتا، حالانکہ معلم کامل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن خود بھی سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے۔ (صحیح البخاری جلد ۲، ص ۷۵۲)

میری پیاری بہنو! ایک وہ زمانہ تھا کہ صرف قرآن مجید ہی ہمارے تعلیمی نصاب میں تھا اور صرف قرآن پڑھانے والا ہی ہمارا استاد ہوتا تھا۔ دو تین صدیوں تک یہی صورت حال برقرار رہی اور قرآن مجید کی برکت سے ہم کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے اور اب تو قرآن حکیم کی تعلیم ہماری تعلیم کی فہرست میں ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلام میں دینی علوم پڑھانے والے کی بڑی عظمت وفضیلت ہے بلکہ ہر استاد کی

بڑی قدر و منزلت ہے ہمیں تو یہ تصور بلکہ یہ سبق دیا گیا ہے کہ ایک آیت پڑھانے والا بھی نہ صرف ہمارا استاد ہے بلکہ ہمارا آقا و مولا ہے مگر افسوس! کہ آج کل ہم ابتدائی تعلیم دینے والے استاد کو کسی فہرست میں شامل نہیں کرتے، جب اللہ تعالیٰ بڑا بنا دیتا ہے تو سب استادوں کو بھول جاتے ہیں۔ استاد کی ناقدری کرنا ناشکری اور احسان فراموشی ہے، علم سیکھئے تو ادب واحترام بھی سیکھئے عجز وانکساری بھی سیکھئے۔ عہدو منصب اور جاہ وجلال کا غرور بالآخر خاک میں ملا دیتا ہے یہ قول استادی المحترم حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب دامت فیوضہم کہ آدمی کچھ بن جاتا ہے مثلاً ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، کمشنر، وزیر وغیرہ بن جانا تو بہت آسان کام ہے لیکن کامل انسان بننا بہت مشکل کام ہے کیونکہ انسانیت کا کمال تو عبدیت میں ہے اور عاجزی وانکساری اور تواضع میں ہے، ایک اچھے انسان کا طرہ امتیاز اور وصف کمال یہی ہوتا ہے جبکہ تکبر اور غرور تو شیطان کا کام ہے اور یہ کسی انسان کو نہیں جچتا ہے یہ تکبر وغرور اور کبریائی تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ صرف اسی کو ہی زیبا ہے پیاری اسلامی بہنو! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ علم دین دیکھو اور علم کے لئے وقار ورسنجیدگی سیکھو اور جس استاد نے تمہیں دین کا علم سکھایا ہے اس کے سامنے ہمیشہ عاجزی وانکساری اختیار کرو۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جس شخص نے کسی بندہ کو کتاب اللہ کی ایک آیت کی تعلیم دی ہے وہ اس کا مولیٰ ہے وہ اس کو نامراد نہ کرے اور نہ ہی اس پر اپنے آپ کو ترجیح دے۔ (مجمع الزوائد، طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہین کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء کی عزت کیا کرو۔ کیونکہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عالم کا تم

پر یہ حق ہے کہ تم مجلس میں لوگوں کو بالعموم سلام کرو اور عالم کو خصوصیت کے ساتھ علیحدہ سلام کرو اور تم ان کے سامنے بیٹھو تو ہاتھوں اور آنکھوں سے اشارے بازے نہ کرو۔

پیارے اسلامی بہنو! مشہور عالم دین ابومعاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے خلیفہ بغداد ہارون الرشید کے ساتھ کھانا کھایا، ایک آدمی نے میرے ہاتھ دھلوائے مگر میں اسے نہ پہچان سکا، کیونکہ ابومعاویہ نابینا تھے، ہارون الرشید نے مجھ سے پوچھا جانتے ہیں آپ کے ہاتھ کس نے دھلوائے تھے؟ میں نے کہا میں اسے نہیں جان سکا تب ہارون الرشید نے بتایا کہ آپ کی علمی وفقہی عظمت کے پیش نظر میں نے ہی آپ کے ہاتھ دھلوائے ہیں۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ نیک آدمی نے اپنے بیٹے کو ایک استاد کے سپرد کیا کہ وہ اسے قرآن مجید پڑھا دے۔ ابھی اس کے بیٹے نے صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھی تھی کہ باپ نے چار ہزار دینار شکریہ کے طور پر بھیجے۔ استاد نے کہا کہ ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے کہ اتنی مہربانی فرمائی ہے اس پر اس لڑکے کے والد نے کہا آج کے بعد میرے لڑکے کو ہرگز نہ پڑھانا کیونکہ کہ تمہارے دل میں قرآن پاک کی عزت وعظمت نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حماد نے جب اپنے استاد سے سورۃ فاتحہ پڑھ لی تو امام اعظم نے معلم کو ایک ہزار درہم عطا کئے معلم نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے ایسا کون سا بڑا کام کیا ہے کہ اتنی بڑی رقم عطا فرمائی ہے امام اعظم نے فرمایا کہ آپ نے میرے بچے کو جو پڑھایا ہے وہ بہت بڑی دولت ہے خدا کی قسم اگر میرے پاس اس سے بھی زیادہ رقم ہوتی تو میں وہ بھی بے تامل آپ کی نذر کر دیتا۔

میری محترم اسلامی بہنو! اساتذہ کی تعظیم وتکریم اور اطاعت کرنا ہر شاگرد پر واجب ہے، ادب کے بغیر علم تو شاید حاصل ہو جائے لیکن فیضان علم انوار علم اور برکات

علم اور استاد کی پر خلوص دعاؤں سے انسان یقیناً محروم رہتا ہے۔ جس نے بھی اپنے استاد کو کسی قسم کی بھی اذیت و تکلیف پہنچائی وہ علم کی برکت اور رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ جس نے مجھے علم کا ایک حرف بھی سکھایا، میں اس کا غلام ہوں اگر وہ چاہے تو مجھے بیچ دے، اگر چاہے تو مجھے آزاد کر دے اور اگر چاہے تو مجھے غلام بنائے رکھے۔

پیاری اسلامی بہنو! درس و تدریس اور تعلیم و تربیت تعمیر انسانیت کا ایک پاکیزہ عمل ہے اس لئے تمام طلباء پر لازم ہے کہ وہ اپنے اساتذہ کرام کے درس و سبق اور تمام باتوں کو نہایت غور سے سنیں اور ان پر فوراً عمل کریں اور استاد کے سامنے ہمیشہ خاموشی اور ادب و احترام کے ساتھ بیٹھیں، جہاں بھی استاد کا ذکر آئے تو ان کا نام عزت و احترام کے ساتھ لیں اور ان کا ذکر ہمیشہ اچھے الفاظ میں کریں اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے رہیں۔ استاد کو سلام کرنے میں پہل کریں ساتھ چل رہے ہوں تو ان کے آگے نہ چلیں اور اگر استاد کی خدمت کرنے کا موقع ملے تو بالکل انکار اور کوتاہی نہ کریں بلکہ استاد کی خدمت کرنا اپنے لئے ایک اعزاز اور سعادت سمجھیں۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص کے تین والد ہوتے ہیں ایک حقیقی والد، دوسرا استاد اور تیسرا سسر ہوتا ہے اور ان تینوں میں استاد کا درجہ سب سے بلند ہوتا ہے سسر اپنی لخت جگر کو پالتا ہے اس کی پرورش کرتا اور پھر اپنے داماد کے سپرد کر دیتا ہے اور والد حقیقی اپنے بچے کو آسمان سے زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے یعنی اس کی پیدائش کا ذریعہ بنتا ہے اور استاد اپنی تعلیم و تربیت سے اسے زمین سے آسمان تک پہنچا دیتا ہے اور علم و عمل کا زیور اسے عطا کرتا اور دین و دنیا میں اسے ایک کامیاب انسان بنا دیتا ہے اس لئے استاد کا درجہ سے سے بلند تر ہے۔

علامہ منادی فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کو علم سکھائے وہ بہترین باپ ہے

کیونکہ وہ بدن کا نہیں روح کا باپ ہے۔ شیخ ابراہیم بن اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ طالب علم کو استاد کی مسند پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔

طالب علم کو استاد کے بہت قریب نہیں بیٹھنا چاہئے۔

طالب علم مکان کا دروازہ نہ کھٹکھٹائے بلکہ صبر کرے یہاں تک کہ استاد خود باہر نکل آئیں۔

معلم کی تعظیم و تکریم کے لئے اس کے آگے نہیں چلنا چاہئے۔ طالب علم کو چاہئے کہ استاد کی ناراضگی سے خود کو بچائے۔

جس نے بھی اپنے استاد کو کسی قسم کی اذیت پہنچائی وہ علم کی برکات سے محروم رہ جاتا ہے۔

میری پیاری اسلامی بہنو! ایک خاص بات یہ ہے کہ جس استاد نے آپ کو ایک دن بھی پڑھایا بلکہ ایک حرف بھی پڑھایا تو وہ عمر بھر آپ کا استاد رہے گا۔ اگرچہ بعد میں اس استاد سے آپ کا سلسلہ تعلیم منقطع بھی ہو جائے لیکن سلسلہ نسبت یعنی تلمند ساری زندگی قائم و دائم رہے گا خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ طالب علم پر لازم ہے کہ وہ استاد کا ادب و احترام کرے اور استاد کے حقوق کی محافظت کرے اور حتیٰ الوسع استاد کی خدمت و اعانت کرے، کیونکہ استاد کا رتبہ بہت عظیم اور بلند ہے اور علماء کرام کی تصریحات کے مطابق استاد کا حق اور مقام و مرتبہ تو والدین سے بھی بڑھ کر ہے جو طالب علم صدق دل اور خلوص نیت سے اپنے اساتذہ کرام کی خدمت اور عزت و احترام کرتا ہے تو اسے دوسرے طالب علموں پر سبقت و فوقیت حاصل ہوتی ہے اور دین و دنیا میں برکتیں اور سعادتیں ملتی ہیں۔

میری پیاری اسلامی بہنو! دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اساتذہ کرام کا ادب واحترام اور ان کے حقوق و فرائض پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

الحمد للہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کی سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں۔ آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

بدعت کا صحیح معنی و مفہوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضیلت دورد پاک

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب مکاشفۃ القلوب میں ایک حدیث پاک نقل کی ہے کہ آقائے نامدار، دو عالم کے مالک ومختار باذن پروردگار (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا فرمان خوشبودار ہے: اللہ عزوجل نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اُس کا سر عرش الٰہی کے نیچے اور پاؤں ساتویں زمین تلے ہیں، ساری مخلوق کی تعداد کے برابر اُس کے پر ہیں میرا کوئی بھی اُمتی (مرد یا عورت) جب مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ عرش تلے واقع، بحر نور میں غوطہ لگائے پھر وہ فرشتہ نور کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اور باہر نکل کر اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اُس کے پروں سے گرنے والے ہر ہر قطرے کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک درود بھیجنے والے کے لئے بخشش کی دعا کرتا رہتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب مترجم صفحہ نمبر ۴۱، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام
مدد کو آ گئے جب بھی پکارا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ: صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ۔
(صحیح مسلم کتاب الاقضیہ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے دین میں ایسی نئی چیز پیدا کرے جو اس دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود (غیر مقبول) ہے۔

حدیث کا مفہوم

میری پیاری اسلامی بہنو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین میں پیدا ہونے والی ہر اس نئی چیز کو مردود فرمایا جو دین میں سے نہ ہو دین میں سے ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ نئی چیز دلائل شرعیہ میں سے کسی دلیل سے ثابت نہ ہو بلکہ دلائل شرعیہ میں سے کسی ایک کے مخالف یا کسی حکم شرعی میں تبدیلی پیدا کردینے والی ہو دلائل شرعیہ سے مراد (۱) کتاب اللہ، (۲) سنت رسول اللہ، (۳) اجماع امت، (۴) اور قیاس شرعی ہے (قیاس شرعی یہ ہے کہ شرع شریف میں کسی مسئلہ میں کسی علت کی بنیاد پر حکم موجود ہو لیکن کسی دوسری مسئلہ میں حکم موجود نہ ہو لیکن اس مسئلہ میں بھی وہی علت پائی جاتی ہو تو کوئی مجتہد عالم دین اس دوسرے مسئلہ میں بھی وہی حکم بیان کردے، جیسا کہ ہزاروں نئے مسائل میں فقہاء اسلام نے اجتہاد کر کے احکام بیان فرمائے)۔

میری پیاری اسلامی بہنو! حدیث بالا سے واضح ہو گیا کہ دین میں نئی پیدا کی گئی

ہر چیز مردود نہیں ہے، مردود وہ نئی چیز ہے جس کی دلیل شرع شریف میں موجود نہ ہو بلکہ وہ نئی چیز دین سے متصادم ہو یا دین میں تغیر وتبدل پیدا کردینے والی ہو۔ شارح مشکوٰۃ علامہ علی قاری مکی فرماتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو نئی چیز پیدا کی جائے جو کہ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، یا آثار اصحابہ یا اجماع امت کے مخالف ہو تو وہ گمراہی ہے اور جو اچھی نئی چیز پیدا کی جائے جو ان دلائل شرعیہ میں سے کسی ایک کی مخالف نہ ہو تو وہ بُری نہیں۔ (شرح مشکوٰۃ)

یہ حدیث بدعت اور اس کی اقسام واحکام کی اصل ہے لہٰذا ہم بدعت کی حقیقت اور اقسام پر مختصر گفتگو کرتے ہیں۔

بدعت کی حقیقت اور اقسام

بدعت کا معنی ایجاد اور نئی چیز ہے اور شرع شریف میں بدعت کا معنی ہے ایسی نئی چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو، پھر بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ (اچھی بدعت)، بدعت سیئہ (بُری بدعت)۔

بدعت کی یہ دونوں قسمیں بخاری ومسلم کی اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اس کے لئے اس کا اجر اور اس پر عمل کرنے والے کا اجر بھی، اور جو اسلام میں بُرا طریقہ ایجاد کرے تو اس پر اس کا گناہ اور اس پر عمل کرنے والے کا گناہ بھی۔ (مشکوٰۃ)

بدعت کی یہ تقسیم بڑے بڑے محدثین وفقہا نے کی ہے نیز غیر مقلدین کے نواب وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی میں اور دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے مواعظ میلاد میں بیان کی ہے اور ہدیۃ المہدی، میں یہی تقسیم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے بھی منقول ہے۔

بدعت حسنہ

وہ نیا مسئلہ جس کی اصل دلائل شرعیہ میں موجود ہو جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو ایک جماعت کے ساتھ نماز تراویح کا حکم دیا۔ اور اس کے بعد جب لوگوں کو ایک جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھتے دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا یہ اچھی بدعت ہے۔ میری پیاری اسلامی بہنو! ایسے ہی قرآن مجید کا کتابی صورت میں جمع کرنا، قرآن پاک کے الفاظ پر حرکات و سکنات لگانا، قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں ترجمے کرنا، حاشیے اور تفاسیر لکھنا، حدیث اور علوم دینیہ کی ہزاروں کتابیں، دینی تعلیم کے لئے نصاب مقرر کرنا، مسجدوں میں مینار بنانا، تبلیغ دین کے جدید طریقے، محافل میلاد گیارہویں شریف، ختم قل و چہلم اور ایصال ثواب کی دیگر محافل ذکر وفکر و مجالس اصلاح وارشاد اور ہزاروں نئے دینی کام بدعت حسنہ ہیں۔ جن میں سے بعض واجب بعض مستحب اور بعض مباح کا درجہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

پڑھنا صحیح ہے کیوں کہ اس کی اصل نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (یا محمد پکارنا) دین میں موجود ہے اسی طرح اذان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا صحیح ہے کیونکہ اس کی اصل سنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونا، دین میں موجود ہے، اس طرح محافل میلاد منعقد کرنا صحیح ہے کیونکہ اس کی اصل خود اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں انبیاء کرام کی ولادت کا ذکر کرنا دین میں موجود ہے۔

اسی طرح ختم گیارہویں، ختم قل و چہلم اور دیگر ختم جائز ہیں کیونکہ ان کی اصل دعائے مغفرت، ایصال ثواب، تلاوت قران، نعت خوانی، وعظ ونصیحت اور ذکر وفکر

وغیرہ دین میں موجود ہے۔

قرآن مجید کا ترجمہ لکھنا جائز ہے اگرچہ عمل نبوی وعمل صحابہ سے ثابت نہیں کیونکہ اس کی اصل قرآن کی تعلیم دین میں موجود ہے۔

میری اسلامی بہنو! یادرہے کہ چونکہ بدعت حسنہ کی اصل شرع شریف میں موجود ہوتی ہے لہٰذا بدعت حسنہ درحقیقت سنت الاسلام ہے کیونکہ سنت کا ایک معنی شریعت اسلامیہ بھی ہے اور بدعت حسنہ کی اصل شریعت اسلامیہ میں موجود ہوتی ہے۔

بدعت سیئہ

جونئی چیز جس کی اصل اور دلیل شرع شریف میں موجود نہ ہو یعنی وہ کسی عمومی قاعدے یا دلیل خصوصی سے ثابت نہ ہو سکے بلکہ وہ کسی حکم شرعی کے خلاف ہو، لیکن اس کا پیروکار اسے دین اور شریعت کا حصہ قرار دے۔

لہٰذا بدعت سیئہ کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس کے پائے جانے سے کسی حکم شرعی اور سنت اسلام کو نقصان پہنچتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو قوم کوئی بدعت سیئہ ایجاد کرے تو اس کی مثل سنت اٹھائی جاتی ہے، پس سنت کو تھامنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔ (مسند احمد)

اس کی مثال

جیسا کہ آج کل جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ اور دیگر کئی قبرستانوں میں نجدیوں نے پختہ قبریں تعمیر کی ہوئی ہیں۔ مردوں پر زہریلے کیمیکل ڈال کر جلا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں تو پگھلے ہوئے مردوں کی راکھ، جلی اور گلی ہوئی ہڈیاں قبروں میں سے باہر نکال پھینکتے ہیں۔ یہ سارا کافرانہ عمل حرمین شریفین میں قابض نجدی علماء کی سرپرستی میں ہوتا ہے نجدیوں وہابیوں کا یہ خبیث عمل دلائل شرعیہ سے کسی طرح بھی ثابت نہیں بلکہ مردوں کو جلا کر راکھ کر دینا ہندوؤں اور سکھوں کا طریقہ ہے، یہ کافرانہ عمل مردوں کی

سخت توہین وتذلیل ہے جبکہ احادیث مبارکہ میں مسلمانوں کے اجسام کا مرنے کے بعد بھی احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عقائد میں بدعت سیئہ کی مثال

جیسا کہ تمام وہابی و دیوبندی ومودودی وتبلیغی فرقوں کے مسلمہ مرشد ومجدد شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے اور نماز میں پیر ومرشد اور اس جیسی بڑی ہستیوں اگرچہ جناب رسالت مآب ہی ہوں کی طرف خیال لے جانا اپنی گائے اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے کئے گنا زیادہ بُرا ہے۔(اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)

کیا جشن میلاد اور ختم کے لئے تاریخ مقرر کرنا دین میں اضافہ ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس اور سیرت طیبہ بیان کرنے یا حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ختم دلانے کے لئے تاریخ مقرر کی جائے تو وہابی مولوی تاریخ مقرر کرنے کو بھی بدعت اور دین میں اضافہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہابی مولوی خود اپنے ہزاروں تعلیمی وتبلیغی پروگراموں کے لئے تاریخ وقت اور ٹائم خود مقرر کرتے ہیں تو کیا پھر یہ لوگ بدعت اور دین میں کمی و بیشی کا ارتکاب کرتے ہیں اس منہ توڑ الزامی جواب کے بعد تحقیقی جواب یہ ہے کہ جن عبادات کا وقت شرع شریف میں مقرر کر دیا گیا ہے کہ جن عبادات کا وقت شرع شریف میں مقرر کر دیا گیا ہے جیسا کہ روزہ رمضان ایسی عبادات کا وقت آگے پیچھے کرنا یقیناً دین میں کمی بیشی اور بدعت سیئہ ہے اور جن عبادات کا وقت شرع شریف نے مقرر نہیں کیا جیسے تعلیم دین تبلیغ اسلام، دعا وایصال وثواب نکاح مسنون، درود شریف ذکر میلاد تو ایسے امور خیر کا وقت مقرر کرنا بندوں کے لئے جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے وعظ وتبلیغ کے لئے

جمعرات کا دن مقرر کر سکتے ہیں۔

ہر بدعت گمراہی ہے کا مفہوم

میری اسلامی بہنو! دیو بندی وہابی علماء سب سے زیادہ اس حدیث کا غلط مفہوم بیان کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی بدعت حسنہ نہیں ہوتی، حدیث کی رو سے ہر بدعت گمراہی ہے اور جہنم میں لے جانے والا ہے۔

اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ دین میں اگر ہر نئی چیز بدعت سیئہ و گمراہی ہے تو پھر وہابی مولویوں پر لازم ہے کہ مساجد، مدارس اور تعلیم و تبلیغ کے جدید انداز ختم کر دیں۔

قران پاک کے ترجمے اور تفسیر و حدیث کی لاکھوں کتابیں ختم کر دیں، نیز اپنی تنظیموں، مدرسوں مسجدوں اور تبلیغی پروگراموں کے نئے نئے جو عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت نہیں بھی ختم کر دیں اور اپنی تبلیغ پر خود عمل کر کے دکھائیں اور صرف وہی کام کریں جو عمل نبوی صحابہ سے ثابت ہیں۔ اگر کچھ نوجوان وہابی مولویوں پر یہ سوالات بر سر عام اجتماعات میں پیش کریں۔ تو انشاء اللہ بدعت کا غلط مفہوم بیان کرنا چھوڑ دینگے اور ایک بڑا فتنہ ختم ہو جائے گا۔

میری بہنو! اس کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ حدیث بالا کُلُّ بُدْعَةٍ ضَلَالَةٍ میں باجماع محدثین و شارحین حدیث بدعت سیئہ مراد ہے اور معنی حدیث ہے ہر بری بدعت گمراہی ہے کیونکہ ان الفاظ سے پہلے فان کل محدثه بدعه کے الفاظ ہیں۔

جن کا معنی ہے دین میں ایسی پیدا کی ہوئی ہر وہ چیز جس کی اصل و دلیل دین میں نہیں بدعت ہے اور ہر ایسی بدعت یعنی بدعت سیئہ گمراہی ہے۔

یا پھر اس حدیث میں بدعت سے گمراہ فرقوں خارجیوں، رافضیوں، مرزائیوں، اور وہابیوں وغیرہ کے گستاخانہ عقائد و نظریات مراد ہیں اور کُلُّ بُدْعَةٍ ضَلَالَةٍ کا معنی ہے دین میں پیدا ہونے والا ہر نیا عقیدہ گمراہی ہے۔

الحمدللہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آپ سے بھی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی قافلے بھی سنتوں کی تربیت کے لئے قریہ قریہ، شہر شہر، ملک بملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر پر آمادہ کیجئے اور انہیں تیار کر کے مدنی مرکز بھیج دیجئے۔ آپ کے شفقت فرمانے سے اگر آپ کا کوئی عزیز مدنی قافلے کا مسافر بن گیا تو اُس کے ساتھ ساتھ آپ کا سینہ بھی مدینہ بن جائے گا۔

خوش نصیب اسلامی بہنیں فکر مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرتی ہیں۔ آپ بھی ۶۳ مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے اور روزانہ اُسے پُر کرنے کا معمول بنائیے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنی حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مردوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی سر بلندی کے لئے نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْنُ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن